Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ

نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں، خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

لڑکیوں اور عورتوں کو

اس آیت کے مضمون پر عمل کرنیکا طریقہ بتلانے کے لیے یہ رسالہ مسمّٰی بہ

اشرفی اصلی بہشتی زیور مکمل عکسی

حصہ

اور اس کے مجموعہ حصص میں مستورات کی تمام ضروریات، عقائد و مسائل اخلاق و ادب، معاشرت اور تربیت اولاد وغیرہ مذکور ہیں

مصنفہ: حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

جسیم بُک ڈپو

۴۰۱، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

دینا بھی جائز نہیں۔ البتہ چمار بھنگیوں سے پھینکنے کے لئے اٹھوا دیا پھر انہوں نے کھا لیا تو تم پر کچھ الزام نہیں اور اسکی کھال نکلوا کر درست کر لینے اور بنا لینے کے بعد بیچنا اور اپنے کام میں لانا درست ہے جیسا کہ پہلے حصہ میں صفحہ ۵۴ پر ہم نے بیان کیا ہے۔

مسئلہ۱۸ جب ایک نے مول تول کر کے ایک دم ٹھہرائے اور وہ بیچنے والا اتنے دام مول پر رضامند بھی ہو تو اسوقت کسی دوسرے کو دام بڑھا کر خود لے لینا جائز نہیں اسی طرح یوں کہنا بھی درست نہیں کہ تم اس سے نہ لو ایسی چیز میں تم کو اس سے کم داموں پر دیدوں گی۔

مسئلہ۱۹ ایک کنجڑن نے تم کو پیسہ کے چار امرود دیئے پھر کسی نے زیادہ تکرار کر کے پیسہ کے پانچ لئے تو اب تم کو اس سے ایک امرود لینے کا حق نہیں زبردستی کر کے لینا ظلم اور حرام ہے جس سے جو کچھ طے ہو بس اتنا ہی لینے کا اختیار ہے۔

مسئلہ۲۰ کوئی شخص کچھ بیچتا ہے لیکن تمہارے ہاتھ بیچنے پر راضی نہیں ہوتا تو اس سے زبردستی لے کر دام دے دینا جائز نہیں کیونکہ وہ اپنی چیز کا مالک ہے، چاہے بیچے یا نہ بیچے اور جسکے ہاتھ چاہے بیچے۔ پولیس والے اکثر زبردستی سے لے لیتے ہیں یہ بالکل حرام ہے۔ اگر کسی کا میاں پولیس میں نوکر ہو تو ایسے موقع پر میاں سے تحقیق کر لیا کرے یوں ہی نہ برت لے۔

مسئلہ۲۱ ٹکے کے سیر بھر آلو لئے اسکے بعد تین چار آلو زبردستی اور لے لئے یہ درست نہیں البتہ اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ اور دیدے تو اسکا لینا جائز ہے۔ اسی طرح جو دام طے کر لئے ہیں چیز لے لینے کے بعد اب اس سے کم دام دینا درست نہیں البتہ اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ کم کر دے تو کم دے سکتی ہے۔

مسئلہ۲۲ جسکے گھر میں شہد کا چھتہ لگا ہے وہی مالک ہے کسی غیر کو اسکا توڑنا اور لینا درست نہیں۔ اور اگر اسکے گھر میں کسی پرندے نے بچے دیئے تو وہ گھر والے کی ملک نہیں بلکہ جو پکڑے اُسی کے ہیں لیکن بچوں کو پکڑنا اور ستانا درست نہیں ہے۔

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

تاج بہشتی زیور کا پانچواں حصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۹ نفع لے کر یا دام کے دام پر بیچنے کا بیان

مسئلہ ۱: ایک چیز ہم نے ایک روپیہ کو خریدی تھی تو اب اپنی چیز کا ہم کو اختیار ہے چاہے ایک ہی روپیہ کو بیچ ڈالیں اور چاہے دس بیس روپے کو بیچیں اسمیں کوئی گناہ نہیں۔ لیکن اگر معاملہ اس طرح طے ہوا۔ کہ اُسنے کہا ایک آنہ روپیہ منافع لیکر ہمارے ہاتھ بیچ ڈالو۔ اس پر تم نے کہا اچھا ہم نے روپے پیچھے ایک آنہ نفع پر بیچا تو اب اکنی روپیہ سے زیادہ نفع لینا جائز نہیں۔ یا یوں ٹھہرا کہ جتنے کو خریدا ہے اُس پر چار آنہ نفع لے لو۔ اب بھی ٹھیک ٹھیک دام تبلا دینا واجب ہے اور چار آنے سے زیادہ نفع لینا درست نہیں۔ اسی طرح اگر تم نے کہا کہ یہ چیز ہم تم کو خرید کے دام پر دینگے کچھ نفع نہ لیں گے۔ تو اب کچھ نفع لینا درست نہیں خرید ہی کے دام ٹھیک ٹھیک تبلا دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۲: کسی سودے کا یوں مول کیا کہ اکنی روپیہ کے نفع پر بیچ ڈالو۔ اُسنے کہا اچھا میں نے اتنے ہی نفع پر بیچا۔ یا تمنے کہا کہ جتنے کو لیا ہے اُتنے ہی دام پر بیچ ڈالو۔ اُسنے کہا اچھا تم وہی دیدو نفع کچھ نہ دینا لیکن اُسنے ابھی یہ نہیں تبلایا کہ یہ چیز کتنے کی خرید ہے تو دیکھو اگر اُسی جگہ اُٹھنے سے پہلے وہ اپنی خرید کے دام تبلا دیوے تب تو یہ بیع صحیح ہے۔ اور اگر اُسی جگہ نہ تبلاوے بلکہ یُوں کہے آپ لے جائیے حساب دیکھ کر تبلایا جاوے گا یا اور کچھ کہا تو وہ بیع فاسد ہے۔

مسئلہ ۳: لینے کے بعد اگر معلوم ہوا کہ اُسنے چالاکی سے اپنی خرید غلط تبلائی ہے اور نفع وعدہ سے زیادہ لیا ہے تو خریدنے والے کو دام کم دینے کا اختیار نہیں ہے بلکہ اگر خریدنا منظور ہے تو وہی دام دینا پڑینگے جتنے کو اُسنے بیچا ہے۔ البتہ یہ اختیار ہے کہ اگر لینا منظور نہ ہو تو پھیر دیوے۔ اور اگر خرید کے دام پر بیچ دینے کا اقرار تھا اور یہ وعدہ تھا کہ ہم نفع نہ لینگے پھر اُسنے اپنی خرید غلط اور زیادہ تبلائی تو جتنا زیادہ تبلایا ہے اسکے لینے کا حق نہیں ہے لینے والی کو اختیار ہے کہ فقط خرید کے دام دیوے اور جو زیادہ تبلایا ہے وہ نہ دیوے۔

مسئلہ ۴: کوئی چیز تم نے اُدھار خریدی تو اب جب تک دوسرے خریدنے والے کو یہ نہ تبلا دو کہ بھائی ہم نے یہ چیز اُدھار لی ہے اُسوقت تک اسکو نفع پر بیچنا یا خرید کے دام پر بیچنا ناجائز ہے بلکہ تبلا دیوے کہ یہ چیز میں نے اُدھار خریدی تھی پھر اسطرح نفع لے کر یا دام کے دام پر بیچنا درست ہے۔ البتہ اگر اپنی خرید کے داموں کا کچھ ذکر نہ کرے پھر چاہے جتنے دام پر بیچ دے اور

مسئلہ ۵: ایک کپڑا ایک روپیہ کا خریدا۔ پھر چار آنے دے کر اسکو رنگوایا۔ یا اسکو دھلوایا یا سلوایا تو اب ایسا سمجھیں گے کہ سوا روپے کو اسنے مول لیا۔ لہٰذا اب سوا روپیہ اسکی اصل قیمت ظاہر کر کے نفع لینا درست ہے۔ مگر یوں نہ کہے کہ سوا روپے کو میں نے لیا ہے بلکہ یوں کہے کہ سوا روپے میں یہ چیز مجھ کو پڑی ہے تاکہ جھوٹ نہ ہونے پاوے۔

مسئلہ ۶: ایک بکری چار روپے کو مول لی۔ پھر مہینہ بھر تک رہی اور ایک روپیہ اسکی خوراک میں لگ گیا تو اب پانچ روپے اسکی اصل قیمت ظاہر کر کے نفع لینا درست ہے۔ البتہ اگر وہ دُودھ دیتی ہو تو جتنا دودھ دیا ہے اتنا گھٹا دینا پڑے گا۔ مثلاً اگر مہینہ بھر میں آٹھ آنے کا دودھ دیا ہے تو اب اصلی قیمت ساڑھے چار روپے ظاہر کرے اور یوں کہے کہ ساڑھے چار میں مجھکو پڑی ہے اور چونکہ عورتوں کو اس قسم کی ضرورت زیادہ نہیں پڑتی اسلئے ہم اور مسائل نہیں بیان کرتے۔

باب ۱۰ سُودی لین دین کا بیان

سودی لین دین کا بڑا بھاری گناہ ہے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف میں اسکی بڑی بُرائی اور اس سے بچنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود دینے والے اور لینے والے اور بیچ میں پڑ کے سود دلانے والے سودی دستاویز لکھنے والے گواہ شاہد وغیرہ سب پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ سود دینے والا اور لینے والا گناہ میں دونوں برابر ہیں اس لئے اس سے بہت بچنا چاہیئے اسکے مسائل بہت نازک ہیں۔ ذرا ذرا سی بات میں سود کا گناہ ہو جاتا ہے اور انجان لوگوں کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ کیا گناہ ہوا۔ ہم ضروری ضروری مسئلے یہاں بیان کرتے ہیں لین دین کے وقت ہمیشہ ان کا خیال رکھا کرو۔

فائدہ

مسئلہ: ہندو پاکستان کے رواج سے سب چیزیں چار قسم کی ہیں۔ ایک تو خود سونا چاندی یا اُن کی بنی ہوئی چیز۔ دوسرے اسکے سوا اور وہ چیزیں جو تول کر بکتی ہیں جیسے اناج غلہ، لوہا، تانبہ، روئی، ترکاری وغیرہ۔ تیسرے وہ چیزیں جو گز سے ناپ کر بکتی ہیں جیسے کپڑا۔ چوتھے وہ جو گنتی کے حساب سے بکتی ہیں جیسے انڈے، آم، امرود، نارنگی، بکری، گائے، گھوڑا وغیرہ۔ ان سب چیزوں کا حکم الگ الگ سمجھ لو۔

نوٹ۔ بوقت تالیف بہشتی زیور روپیہ اور ریزگاری چاندی کے رائج تھے لہٰذا روپیہ وغیرہ سے چاندی وغیرہ خریدنے کے مسائل لکھے گئے تھے۔ اب چونکہ روپیہ اور ریزگاری دوسری دھات کے ہیں اسلئے موجودہ روپیہ سے اسکے وزن سے کم وبیش بھی خریدی جا سکتی ہے۔ ہاں ہاتھ در ہاتھ ہونا اب بھی شرط ہے اور ان مسائل کو اب بھی باقی اسلئے رکھا گیا ہے کہ اگر پھر کبھی روپیہ وغیرہ چاندی کا رائج ہو جاوے تو مسائل معلوم رہیں۔ شبیر علی

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

سونے چاندی اور اُن کی چیزوں کا بیان

مسئلہ ۱ چاندی سونے کے خریدنے کی کئی صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ چاندی کو چاندی سے اور سونے کو سونے سے خریدا۔ جیسے ایک روپیہ کی چاندی خریدنا منظور ہے یا آٹھ آنے کی چاندی خریدی اور دام میں اٹھنی دی یا اشرفی سے سونا خریدا۔ غرض کہ دونوں طرف ایک ہی قسم کی چیز ہے تو ایسے وقت دو باتیں واجب ہیں ایک تو یہ کہ دونوں طرف کی چاندی یا دونوں طرف کا سونا برابر ہو دوسرے یہ کہ جدا ہونے سے پہلے ہی پہلے دونوں طرف سے لین دین ہو جائے کچھ اُدھار باقی نہ رہے اگر ان دونوں باتوں میں سے کسی بات کے خلاف کیا تو سود ہو گیا مثلاً ایک روپے کی چاندی تم نے لی تو وزن میں ایک روپے کے برابر لینا چاہیئے اگر روپے بھر سے کم لی یا اس سے زیادہ لی تو یہ سود ہو گیا۔ اسی طرح اگر تم نے روپیہ تو دے دیا لیکن اُس نے چاندی ابھی نہیں دی تھوڑی دیر میں تم سے الگ ہو کر دینے کا وعدہ کیا یا اسی طرح تم نے ابھی روپیہ نہیں دیا چاندی اُدھار لے لی تو یہ بھی سود ہے۔

مسئلہ ۲ دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں طرف ایک قسم کی چیز نہیں بلکہ ایک طرف چاندی اور ایک طرف سونا ہے اسکا حکم یہ ہے کہ وزن کا برابر ہونا ضروری نہیں ایک روپے کا چاہے جتنا سونا ملے جائز ہے اسی طرح ایک اشرفی کی چاہے جتنی چاندی ملے جائز ہے لیکن جدا ہونے سے پہلے ہی پہلے لین دین ہو جانا کچھ اُدھار نہ رہنا یہاں بھی واجب ہے جیسا کہ ابھی بیان ہوا۔

مسئلہ ۳ بازار میں چاندی کا بھاؤ بہت تیز ہے یعنی اٹھارہ آنے کی روپیہ بھر چاندی ملتی ہے روپے کی روپے بھر کوئی نہیں دیتا یا چاندی کا زیور بہت عمدہ بنا ہوا ہے اور دس روپے بھر اسکا وزن ہے مگر بارہ سے کم میں نہیں ملتا تو سود سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ روپے سے نہ خریدو بلکہ پیسوں سے خریدو اور اگر زیادہ لینا ہو تو اشرفیوں سے خریدو یعنی اٹھارہ آنے پیسوں کی عوض میں روپیہ بھر چاندی لے لو یا کچھ ریزگاری یعنی ایک روپے سے کم اور کچھ پیسے دے کر خرید لو تو گناہ نہ ہوگا لیکن ایک روپیہ نقد اور دو آنے پیسے نہ دینا چاہیئے نہیں تو سود ہو جائے گا اسی طرح اگر آٹھ روپے بھر چاندی نو روپے میں لینا منظور ہے تو سات روپے اور دو روپے کے پیسے دے دو تو سات روپے کے عوض میں سات روپے بھر چاندی ہو گئی باقی سب چاندی ان پیسوں کی عوض میں آ گئی۔ اگر دو روپے کے پیسے نہ دو تو کم سے کم اٹھارہ آنے کے پیسے ضرور دینا چاہیئے یعنی سات روپے اور چودہ آنے کی ریزگاری اور اٹھارہ آنے کے پیسے دیئے تو چاندی کے مقابلہ میں تو اُسی کے برابر چاندی آئی جو کچھ بچی وہ سب پیسوں کی عوض میں ہو گئی اگر آٹھ روپے اور ایک روپے کے پیسے دو گی تو گناہ سے نہ بچ سکو گی کیونکہ آٹھ روپے کی عوض میں آٹھ روپے بھر چاندی ہونی چاہیئے پھر یہ پیسے کیسے، اسلئے سود ہو گیا۔ غرضکہ اتنی بات ہمیشہ خیال میں رکھو کہ جتنی چاندی لی ہے تم اس سے کم چاندی دو اور باقی پیسے دے دو اگر پانچ روپے بھر چاندی لی ہے تو پورے پانچ روپے نہ دو۔ دس روپے چاندی لی ہو تو پورے دس روپے نہ دو کم دو۔ باقی پیسے شامل کر دو تو سود نہ ہوگا اور یہ بھی یاد رکھو کہ اس طرح ہرگز سودا نہ

طے کرو کہ نو روپے کی اتنی چاندی دے دو بلکہ یوں کہو کہ سات روپے اور دو روپے کے پیسوں کے عوض میں یہ چاندی دیدو اور اگر اس طرح کہا تو پھر سود ہو گیا خوب سمجھ لو۔

مسئلہ ۴ اور اگر دونوں لینے دینے والے رضامند ہو جاویں تو ایک آسان بات یہ ہے کہ جس طرف چاندی وزن میں کم ہو اسطرف پیسے شامل ہونے چاہئیں۔

مسئلہ ۵ اور ایک اس سے بھی آسان بات یہ ہے کہ دونوں آدمی جتنے چاہیں روپے رکھیں اور جتنی چاہیں چاندی رکھیں مگر دونوں آدمی ایک ایک پیسہ بھی شامل کر دیں اور یوں کہہ دیں کہ ہم اس چاندی اور اس پیسہ کو اس روپے اور اس پیسہ کے بدلے لیتے ہیں سارے بکھیڑوں سے بچ جاؤ گی۔

مسئلہ ۶ اگر چاندی سستی ہے اور ایک روپے کی ڈیڑھ روپیہ بھر ملتی ہے روپے کی روپیہ بھر لینے میں اپنا نقصان ہے تو اسکے لینے اور سود سے بچنے کی یہ صورت ہے کہ دا موں میں کچھ نہ کچھ پیسے ضرور ملا دو۔ کم سے کم دو ہی آنے یا ایک آنہ یا ایک پیسہ ہی سہی۔ مثلاً دس روپے کی چاندی پندرہ روپے بھر خریدی تو نو روپے اور ایک روپے کے پیسے دیدو یا دو ہی آنے کے پیسے دیدو۔ باقی روپے اور ریزگاری دیدو تو ایسا سمجھیں گے کہ چاندی کے عوض میں اسکے برابر چاندی لی باقی سب چاندی اُن پیسوں کی عوض میں ہے اس طرح گناہ نہ ہوگا اور وہ بات یہاں بھی ضرور خیال رکھو کہ یوں نہ کہو کہ اس روپے کی چاندی دے دو بلکہ یوں کہو کہ نو روپے اور ایک روپے کے پیسوں کے عوض میں یہ چاندی دیدو۔ غرضکہ جتنے پیسے شامل کرنا منظور ہیں معاملہ کرتے وقت اُنکو صاف کہہ بھی دو ورنہ سود سے بچاؤ نہ ہوگا۔

مسئلہ ۷ کھوٹی اور خراب چاندی دے کر اچھی چاندی لینا ہے اور اچھی چاندی اُسکے برابر نہیں مل سکتی تو یوں کرو کہ یہ خراب چاندی پہلے بیچ ڈالو جو دام ملیں اُنکی اچھی چاندی خرید لو اور بیچنے و خریدنے میں اسی قاعدے کا خیال رکھو جو اُوپر بیان ہوا یا یہاں بھی دونوں آدمی ایک ایک پیسہ شامل کر کے بیچ لو خرید لو۔

مسئلہ ۸ عورتیں اکثر بزاز سے سچا گوٹہ، ٹھپہ، لچکہ خریدتی ہیں اسمیں بھی اُن مسئلوں کا خیال رکھو کیونکہ وہ بھی چاندی ہے اور روپیہ چاندی کا اسکے عوض دیا جاتا ہے یہاں بھی آسان بات وہی ہے کہ دونوں طرف ایک ایک پیسہ ملا لیا جائے۔

مسئلہ ۹ اگر چاندی یا سونے کی بنی ہوئی کوئی ایسی چیز خریدی جس میں فقط چاندی ہی چاندی ہے یا فقط سونا ہے کوئی اور چیز نہیں ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سونے کی چیز چاندی یا روپوں سے خریدے یا چاندی کی چیز اشرفی سے خریدے تو وزن میں چاہے جتنی ہو جائز ہے فقط اتنا خیال رکھے کہ اسی وقت لین دین ہو جائے کسی کے ذمہ کچھ باقی نہ رہے۔ اور اگر چاندی کی چیز روپوں سے اور سونے کی چیز اشرفیوں سے خریدے تو وزن میں برابر ہونا واجب ہے اگر کسی طرف کچھ کمی

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

بیشی ہو تو اسی ترکیب سے خریدو جو اوپر بیان ہوئی۔

مسئلہ ۱۰ اور اگر کوئی ایسی چیز ہے کہ چاندی کے علاوہ اس میں کچھ اور بھی لگا ہوا ہے مثلاً جوشن کے اندر لاکھ بھری ہوئی ہے اور نگوں پر نگ جڑے ہیں انگوٹھیوں پر نگینے رکھے ہیں یا جوشنوں میں لاکھ تو نہیں ہے لیکن تاگوں میں گندھے ہوئے ہیں تو ان چیزوں کو روپوں سے خریدا تو دیکھو اس چیز میں کتنی چاندی ہے وزن میں اتنے ہی روپوں کے برابر ہے جتنے کو تم نے خریدا ہے یا اس سے کم ہے یا اس سے زیادہ اگر روپوں کی چاندی سے اس چیز کی چاندی یقیناً کم ہو تو یہ معاملہ جائز ہے اور اگر برابر یا زیادہ ہو تو سود ہو گیا اور اس سے بچنے کی وہی ترکیب ہے جو اوپر بیان ہوئی کہ دام کی چاندی اس زیور کی چاندی سے کم رکھو اور باقی پیسے شامل کر دو اور اسی وقت لین دین کا ہو جانا ان سب مسئلوں میں بھی شرط ہے۔

مسئلہ ۱۱ اپنی انگوٹھی سے کسی کی انگوٹھی بدل لی تو دیکھو اگر دونوں پر نگ لگا ہو تب تو بہر حال یہ بدل لینا جائز ہے چاہے دونوں کی چاندی برابر ہو یا کم زیادہ سب درست ہے البتہ ہاتھ در ہاتھ ہونا ضروری ہے اور اگر دونوں سادی یعنی بے نگ کی ہوں تو برابر ہونا شرط ہے اگر ذرا بھی کمی بیشی ہو گئی تو سود ہو جاوے گا اگر ایک پر نگ ہے اور دوسری سادی تو اگر سادی میں زیادہ چاندی ہو تو یہ بدلنا جائز ہے ورنہ حرام اور سود ہے۔ اسی طرح اگر اسی وقت دونوں طرف سے لین دین نہ ہوا ایک نے تو ابھی دیدی دوسری نے کہا بہن میں ذرا دیر میں دے دونگی تو یہاں بھی سود ہو گیا۔

مسئلہ ۱۲ جن مسئلوں میں اسی وقت لین دین ہونا شرط ہے اس کا مطلب ہے کہ دونوں کے جدا اور علیحدہ ہونے سے پہلے ہی پہلے لین دین ہو جائے اگر ایک آدمی دوسرے سے الگ ہو گیا اسکے بعد لین دین ہوا تو اس کا اعتبار نہیں یہ بھی سود میں داخل ہے مثلاً تم نے دس روپے کی چاندی یا سونا یا چاندی سونے کی کوئی چیز سنار سے خریدی تو تم کو چاہیئے کہ روپے اسی وقت دے دو اور اسکو چاہیئے کہ وہ چیز اسی وقت دیدے۔ اگر سنار چاندی اپنے ساتھ نہیں لایا اور یوں کہا کہ میں گھر جا کر ابھی بھیج دوں گا تو یہ جائز نہیں بلکہ اسکو چاہیئے کہ یہیں منگوادے اور اسکے منگوانے تک لینے والا بھی وہاں سے نہ ہلے نہ اسکو اپنے سے الگ ہونے دے اگر اسنے کہا تم میرے ساتھ چلو میں گھر پہنچکر دیدوں گا تو جہاں جہاں وہ جائے برابر اسکے ساتھ ساتھ رہنا چاہیئے اگر وہ اندر چلا گیا اور کسی طرح الگ ہو گیا تو گناہ ہوا اور وہ بیع ناجائز ہو گئی اب پھر سے معاملہ کریں۔

مسئلہ ۱۳ خریدنے کے بعد تم گھر میں روپیہ لینے آئیں یا وہ کہیں پیشاب وغیرہ کے لئے چلا گیا یا اپنی دوکان کے اندر ہی کسی کام کو گیا اور ایک دوسرے سے الگ ہو گیا تو یہ ناجائز اور سودی معاملہ ہو گیا۔

مسئلہ ۱۴ اگر تمہارے پاس اسوقت روپیہ نہ ہو اور ادھار لینا چاہو تو اسکی تدبیر یہ ہے کہ جتنے دام تم کو دینا چاہئیں اتنے روپے اس سے قرض لیکر اس خریدی ہوئی چیز کے دام بیباق کر دو قرض کی ادائیگی تمہارے ذمہ رہ جاوے گی اسکو جب چاہے دیدینا۔

مسئلہ ۱۵ ایک کامدار دوپٹہ یا ٹوپی وغیرہ دس روپے کو خریدا تو دیکھو اس میں کے روپے بھر چاندی نکلے گی جے روپے بھر چاندی اس میں ہو اتنے روپے اسی وقت پاس رہتے رہتے دے دینا واجب ہیں باقی روپے جب چاہو دو۔ یہی حکم جڑاؤ زیوروں وغیرہ کی خرید کا ہے مثلاً پانچ روپے کا زیور خریدا اور اسمیں دو روپے بھر چاندی ہو تو دو روپے اسی وقت دے دو باقی جب چاہے دینا۔

مسئلہ ۱۶ ایک روپیہ یا کئی روپے کے پیسے لئے یا پیسے دے کر روپیہ لیا تو اسکا حکم یہ ہے کہ دونوں طرف سے لین دین ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ ایک طرف سے ہو جانا کافی ہے مثلاً تم نے روپیہ تو اسی وقت دیدیا لیکن اسنے پیسے ذرا دیر بعد دیئے یا اسنے پیسے اسیوقت دیدیئے تم نے روپیہ علیحدہ ہونے کے بعد دیا یہ درست ہے البتہ اگر پیسوں کے ساتھ کچھ ریزگاری بھی لی ہو تو اس کا لین دین دونوں طرف سے اسی وقت ہو جانا چاہیئے کہ یہ روپیہ دیدے اور وہ ریزگاری دیدے لیکن یاد رکھو کہ پیسوں کا یہ حکم اسی وقت ہے جب دوکاندار کے پاس پیسے ہیں تو سہی لیکن کسی وجہ سے دے نہیں سکتا یا گھر پر تھے وہاں جاکر لاوے گا تب دے گا۔ اور اگر پیسے نہیں تھے یوں کہا جب سودا بکے اور پیسے آویں تو لے لینا یا کچھ پیسے ابھی دیدیئے اور باقی کی نسبت کہا جب بکری ہو اور پیسے آویں تو لے لینا یہ درست نہیں اور چونکہ اکثر پیسوں کے موجود نہ ہونے ہی سے یہ ادھار ہوتا ہے۔ اسلیئے مناسب یہی ہے کہ بالکل پیسے ادھار کے نہ چھوڑے۔ اور اگر کبھی ایسی ضرورت پڑے تو یوں کرو کہ جتنے پیسے موجود ہیں وہ قرض لے لو اور روپیہ امانت رکھا دو جب سب پیسے دے اسوقت بیع کر لینا۔

مسئلہ ۱۷ اگر اشرفی دے کر روپے لئے تو دونوں طرف سے لین دین سامنے رہتے رہتے ہو جانا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۸ چاندی سونے کی چیز روپے یا اشرفیوں سے خریدی اور شرط کر لی کہ ایک دن تک یا تین دن تک ہم کو لینے نہ لینے کا اختیار ہے تو یہ جائز نہیں ایسے معاملہ میں یہ اقرار نہ کرنا چاہیئے۔

جو چیزیں تُل کر بکتی ہیں ان کا بیان

مسئلہ ۱۹ اب ان چیزوں کا حکم سنو جو تول کر بکتی ہیں جیسے اناج، گوشت، لوہا، تانبا، ترکاری، نمک وغیرہ اس قسم کی چیزوں میں سے اگر ایک چیز کو اسی قسم کی چیز سے بیچنا اور بدلنا چاہو مثلاً ایک گیہوں دے کر دوسرے گیہوں لئے یا ایک دھان دیکر دوسرے دھان لئے یا آٹے کے عوض آٹا یا اسی طرح کوئی اور چیز غرضکہ دونوں طرف ایک ہی قسم کی چیز ہے تو اس میں بھی ان دونوں باتوں کا خیال رکھنا واجب ہے ایک تو یہ کہ دونوں طرف بالکل برابر ہو ذرا بھی کسی طرف کمی بیشی نہ ہو ورنہ سود ہو جائے گا۔ دوسری یہ کہ اسی وقت ہاتھ در ہاتھ دونوں طرف سے لین دین اور قبضہ ہو جاوے۔ اگر قبضہ نہ ہو تو کم سے کم اتنا ضرور ہو کہ دونوں گیہوں الگ کر کے رکھدیئے جاویں تم اپنے گیہوں تول کر الگ رکھ دو کہ دیکھو یہ رکھے ہیں جب تمہارا جی چاہے لیجانا۔ اسی طرح وہ بھی اپنے گیہوں تول کر الگ کر دے اور کہدے کہ یہ تمہارے الگ رکھے ہیں جب چاہو لے جانا۔ اگر یہ بھی نہ کیا اور ایک دوسرے سے الگ ہو گئی تو سود کا گناہ ہوا۔

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

مسئلہ ۲۰ خراب گیہوں دے کر اچھے گیہوں لینا منظور ہے یا بُرا آٹا دے کر اچھا آٹا لینا ہے اسلئے اسکے برابر کوئی نہیں دیتا تو سود سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ اس گیہوں یا آٹے وغیرہ کو پیسوں سے بیچ دو کہ ہم نے اتنا آٹا دو آنے کو بیچا۔ پھر اُسی دو آنے کے عوض اُس سے وہ اچھے گیہوں (یا آٹا) لے لو یہ جائز ہے۔

مسئلہ ۲۱ اور اگر ایسی چیزوں میں جو تول کر بکتی ہیں ایک طرح کی چیز نہ ہو جیسے گیہوں دے کر دھان لئے یا جو۔ چنا۔ جوار۔ نمک۔ گوشت۔ ترکاری وغیرہ کوئی اور چیز لی غرضکہ ادھر اور چیز ہے اور اُدھر اور چیز دونوں طرف ایک چیز نہیں تو اس صورت میں دونوں کا وزن برابر ہونا واجب نہیں سیر بھر گیہوں دیکر چاہے دس سیر دھان وغیرہ لے لو یا چھٹانک ہی بھر لو تو سب جائز ہے۔ البتہ وہ دُوسری بات یہاں بھی واجب ہے کہ سامنے رہتے رہتے دونوں طرف سے لین دین ہو جائے کم سے کم اتنا ہو کہ دونوں کی چیزیں الگ کر کے رکھ دی جائیں اگر ایسا نہ کیا تو سود کا گناہ ہو گیا۔

مسئلہ ۲۲ سیر بھر چنے کے عوض میں کنجڑن سے کوئی ترکاری لی پھر گیہوں نکالنے کے لئے اندر کوٹھڑی میں گئی وہاں سے الگ ہو گئی تو یہ ناجائز اور حرام ہے اب پھر سے معاملہ کرے۔

مسئلہ ۲۳ اگر اس قسم کی چیز جو تول کر بکتی ہے روپے پیسے سے خریدی یا کپڑے وغیرہ کسی ایسی چیز سے بدلی ہے جو تول کر نہیں بکتی بلکہ گز سے ناپ کر بکتی ہے یا گنتی سے بکتی ہے مثلاً ایک تھان کپڑا دے کر گیہوں وغیرہ لئے یا گیہوں چنے دے کر امرود نارنگی، ناشپاتی انڈے ایسی چیزیں لیں جو گن کر بکتی ہیں غرضکہ ایک طرف ایسی چیز ہے جو تول کر بکتی ہے اور دوسری طرف گنتی سے یا گز سے ناپ کر بکنے والی چیز ہے تو اس صورت میں ان دونوں باتوں میں سے کوئی بات بھی واجب نہیں۔ ایک پیسہ کے چاہے جتنے گیہوں آٹا ترکاری خریدے اسی طرح کپڑا دے کر چاہے جتنا اناج لیوے گیہوں چنے وغیرہ دے کر چاہے جتنے امرود نارنگی وغیرہ لیوے اور چاہے اُسی وقت اُسجگہ رہتے رہتے لین دین ہو جائے اور چاہے الگ ہونے کے بعد ہر طرح یہ معاملہ درست ہے۔

مسئلہ ۲۴ ایک طرف چھنا ہوا آٹا ہے دُوسری طرف بے چھنا یا ایک طرف موٹا ہے دُوسری طرف باریک۔ تو بدلتے وقت اُن دونوں کا برابر ہونا واجب ہے کمی زیادتی جائز نہیں اگر ضرورت پڑے تو اسکی وہی ترکیب ہے جو بیان ہوئی۔ اور اگر ایک طرف گیہوں کا آٹا ہے دُوسری طرف چنے کا یا جوار وغیرہ کا تو اب وزن میں دونوں کا برابر ہونا واجب نہیں مگر وہ دوسری بات بہر حال واجب ہے کہ ہاتھ در ہاتھ لین دین ہو جائے۔

مسئلہ ۲۵ گیہوں کو آٹے سے بدلنا کسی طرح درست نہیں چاہے سیر بھر گیہوں دے کر سیر ہی بھر آٹا لو چاہے کچھ کم زیادہ لو۔ بہر حال ناجائز ہے البتہ اگر گیہوں دے کر گیہوں کا آٹا نہیں لیا بلکہ چنے وغیرہ کسی اور چیز کا آٹا لیا تو جائز ہے مگر ہاتھ در ہاتھ ہو۔

مسئلہ ۲۶ سرسوں دے کر سرسوں کا تیل لیا یا تل دے کر تل کا تیل لیا تو دیکھو اگر یہ تیل جو تم نے لیا ہے یقیناً اس تیل سے زیادہ ہے جو اس سرسوں اور تل میں نکلے گا تو یہ بدلنا ہاتھ در ہاتھ صحیح ہے اور اگر اس کے برابر یا کم ہو یا شبہ اور شک ہو کہ شاید اس سے زیادہ نہ ہو تو درست نہیں بلکہ سود ہے۔

مسئلہ ۲۷ گائے کا گوشت دے کر بکری کا گوشت لیا تو دونوں کا برابر ہونا واجب نہیں کمی بیشی جائز ہے مگر ہاتھ در ہاتھ ہو۔

مسئلہ ۲۸ اپنا لوٹا دے کر دوسرے کا لوٹا لیا یا لوٹے کو پتیلی وغیرہ کسی اور برتن سے بدلا تو وزن میں دونوں کا برابر ہونا اور ہاتھ در ہاتھ ہونا شرط ہے اگر ذرا بھی کمی بیشی ہوئی تو سود ہو گیا کیونکہ دونوں چیزیں تانبے کی ہیں اسلئے وہ ایک ہی قسم کی سمجھی جاویں گی اسیطرح اگر وزن میں برابر ہو مگر ہاتھ در ہاتھ نہ ہوئی تب بھی سود ہوا، البتہ اگر ایک طرف تانبے کا برتن ہو دُوسری طرف لوہے کا یا پیتل وغیرہ کا تو وزن کی کمی بیشی جائز ہے مگر ہاتھ در ہاتھ ہو۔

مسئلہ ۲۹ کسی سے سیر بھر گیہوں قرض لئے اور یوں کہا ہمارے پاس گیہوں تو ہیں نہیں ہم اسکے عوض دو سیر چنے دیدینگے تو جائز نہیں کیونکہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ گیہوں کو چنے سے بدلتی ہے اور بدلتے وقت ایسی دونوں چیزوں کا اُسی وقت لین دین ہو جانا چاہیئے کچھ اُدھار نہ رہنا چاہیئے۔ اگر کبھی ایسی ضرورت پڑے تو یوں کرے کہ گیہوں اُدھار لیجائے اُسوقت یہ نہ کہے کہ اسکے بدلے ہم چنے دیدینگے بلکہ کسی دُوسرے وقت چنے لاکر کہے۔ بہن اس گیہوں کے بدلے تم یہ چنے لے لو یہ جائز ہے۔

مسئلہ ۳۰ یہ جتنے مسئلے بیان ہوئے سب میں اُسی وقت رہتے رہتے سامنے لین دین ہو جانا یا کم سے کم اسی وقت سامنے دونوں چیزیں الگ کر کے رکھ دینا شرط ہے۔ اگر ایسا نہ کیا تو سودی معاملہ ہوا۔

مسئلہ ۳۱ جو چیزیں تول کر نہیں بکتیں بلکہ گز سے ناپ کر یا گن کر بکتی ہیں اُن کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک ہی قسم کی چیز دے کر اسی قسم کی چیز لو جیسے امرود دے کر دوسرے امرود لئے یا نارنگی دے کر نارنگی یا کپڑا دے کر دُوسرا ویسا کپڑا لیا۔ تو برابر ہونا شرط نہیں کمی بیشی جائز ہے لیکن اسی وقت لین دین ہو جانا واجب ہے اور اگر ادھر اور چیز ہے اور اسطرف اور چیز مثلاً امرود دے کر نارنگی لی یا گیہوں دے کر امرود لئے یا تنزیب دے کر لٹھا یا گاڑھا لیا تو بہر حال جائز ہے نہ تو دونوں کا برابر ہونا واجب ہے اور نہ اُسی وقت لین دین ہونا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۲ سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ علاوہ چاندی سونے کے اگر دونوں طرف ایک ہی چیز ہو اور وہ چیز تول کر بکتی ہو جیسے گیہوں کے عوض گیہوں چنے کے عوض چنا وغیرہ تب تو وزن میں برابر ہونا بھی واجب ہے اور اسی وقت سامنے رہتے رہتے لین دین ہو جانا بھی واجب ہے، اور اگر دونوں طرف ایک ہی چیز ہے لیکن تول کر نہیں بکتی جیسے امرود دے کر امرود، نارنگی دیکر نارنگی کپڑا دیکر ویسا ہی کپڑا لیا یا اُدھر سے اور چیز ہے اسطرف سے اور چیز لیکن دونوں تول کر بکتی ہیں جیسے گیہوں کے بدلے

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

چنا چنے کے بدلے جوار لینا ان دونوں صورتوں میں وزن میں برابر ہونا واجب نہیں کمی بیشی جائز ہے البتہ اسی وقت لین دین ہونا واجب ہے۔ اور جہاں دونوں باتیں نہ ہوں یعنی دونوں طرف ایک ہی چیز نہیں اسطرف کچھ اور ہے اسطرف کچھ اور۔ اور وہ دونوں وزن کے حساب سے بھی نہیں بکتیں وہاں کمی بیشی بھی جائز ہے اور اسی وقت لین دین کرنا بھی واجب نہیں جیسے امرود دے کر نارنگی لینا۔ خوب سمجھ لو۔

مسئلہ ۲۳ چینی کا ایک برتن دوسرے چینی کے برتن سے بدل لیا۔ یا چینی کو تام چینی سے بدلا تو اسمیں برابری واجب نہیں ایک کے بدلے دو لیوے تب بھی جائز ہے۔ اسی طرح ایک سوئی دے کر دو سوئیاں یا تین یا چار لینا بھی جائز ہے لیکن اگر دونوں طرف چینی یا دونوں طرف تام چینی ہو تو اسی وقت سامنے رہتے رہتے لین دین ہو جانا چاہئے اور اگر قسم بدل جاوے مثلاً چینی کو تام چینی بدلی تو یہ بھی واجب نہیں۔

مسئلہ ۲۴ تمہارے پاس تمہاری پڑوسن آئی کہ تم نے جو سیر بھر آٹا پکایا ہے وہ روٹی ہم کو دے دو ہمارے گھر مہمان آگئے ہیں اور سیر بھر یا سوا سیر آٹا یا گیہوں لے لو یا اسوقت روٹی دیدو پھر ہم سے آٹا یا گیہوں لے لیجیو یہ درست ہے۔

مسئلہ ۲۵ اگر نوکر ماما سے کوئی چیز منگاؤ تو انکو خوب سمجھا دو کہ اس چیز کو اسطرح خرید کر لانا کبھی ایسا نہ ہو کہ وہ بے قاعدہ خرید لاوے جس میں سود ہو جائے پھر تم اور سب بال بچے اسکو کھاویں اور حرام کھانا کھانے کے وبال میں سب گرفتار ہوں اور جن جنکو تم کھلاؤ مثلاً میاں کو مہمان کو سب کا گناہ تمہارے اوپر پڑے۔

باب ۱۱ بیع سلم کا بیان

مسئلہ فصل کٹنے سے پہلے یا کٹنے کے بعد کسی کو دس روپے دیئے اور یوں کہا کہ دو مہینے یا تین مہینے کے بعد فلانے مہینے میں فلاں تاریخ میں ہم تم سے ان دس روپے کے گیہوں لیں گے اور نرخ اسی وقت طے کر لیا کہ روپے کے پندرہ سیر یا روپے کے بیس سیر کے حساب سے لینگے تو یہ بیع درست ہے جس مہینے کا وعدہ ہوا ہے اس مہینے میں اسکو اسی بھاؤ گیہوں دینا پڑینگے چاہے بازار میں گراں بکیں چاہے سستے بازار کے بھاؤ کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور اس بیع کو سلم کہتے ہیں لیکن اسکے جائز ہونے کی کئی شرطیں ہیں ان کو خوب غور سے سمجھو اول شرط یہ ہے کہ گیہوں وغیرہ کی کیفیت خوب صاف صاف ایسی طرح تبلا دیوے کہ لیتے وقت دونوں میں جھگڑا نہ پڑے مثلاً کہدے کہ فلاں قسم کا گیہوں دینا۔ بہت پتلا نہ ہو نہ بالا مارا ہوا ہو۔ عمدہ ہو خراب نہ ہو۔ اسمیں کوئی اور چیز چنے، مٹر وغیرہ نہ ملی ہو۔ خوب سوکھے ہوں گیلے نہ ہوں غرضکہ جس قسم کی چیز لینا ہو ویسی تبلا دینا چاہئے تاکہ اسوقت بکھیڑا نہ ہو۔ اگر اسوقت صرف اتنا کہدیا کہ دس روپے کے گیہوں دے دینا تو یہ ناجائز ہوا۔ یا یوں کہا کہ ان دس روپے

کے دھان دے دینا یا چاول دے دینا اس کی قسم کچھ نہیں تبلائی یہ سب ناجائز ہے دوسری شرط یہ ہے کہ نرخ بھی اسی وقت طے کر لے کہ روپے کے پندرہ سیر یا بیس سیر کے حساب سے لیویں گے۔ اگر یوں کہا کہ اسوقت جو بازار کا بھاؤ ہو اس حساب سے ہم کو دینا یا اس سے دو سیر زیادہ دینا تو یہ جائز نہیں بازار کے بھاؤ کا کچھ اعتبار نہ کرو۔ اسی وقت اپنے لینے کا نرخ مقرر کر لو۔ وقت آنے پر اسی مقرر کئے ہوئے بھاؤ سے لے لو۔ تیسری شرط یہ ہے کہ جتنے روپے کے لینا ہوں اسی وقت تبلا دو کہ ہم دس روپے یا بیس روپے کے گیہوں لیں گے۔ اگر یہ نہیں تبلایا اور یوں ہی گول مول کہدیا کہ تھوڑے روپے کے ہم بھی لیویں گے تو یہ صحیح نہیں۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ اسی وقت اسی جگہ رہتے رہتے سب روپے دے دیوے اگر معاملہ کرنے کے بعد الگ ہو کر پھر روپے دیئے تو وہ معاملہ باطل ہو گیا اب پھر سے کرنا چاہئے۔ اسی طرح اگر پانچ روپے تو اسی وقت دیئے اور پانچ روپے دوسرے وقت دیئے تو پانچ روپے میں بیع سلم باقی رہی اور پانچ روپے میں باطل ہو گئی۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ اپنے لینے کی مدت کم سے کم ایک مہینہ مقرر کرے کہ ایک مہینے کے بعد فلانی تاریخ ہم گیہوں لیویں گے مہینے سے کم مدت مقرر کرنا صحیح نہیں اور زیادہ چاہے جتنی مقرر کرے جائز ہے لیکن دن تاریخ مہینہ سب مقرر کر دے تاکہ بکھیڑا نہ پڑے کہ وہ کہے میں ابھی نہ دوں گا تم کہو نہیں آج ہی دو۔ اسلئے پہلے ہی سے سب طے کر لو۔ اگر دن تاریخ مہینہ مقرر نہ کیا بلکہ یوں کہا کہ جب فصل کٹے گی تب دیدینا تو یہ صحیح نہیں۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ یہ بھی مقرر کر دے کہ فلانی جگہ وہ گیہوں دینا یعنی اسی شہر میں یا کسی دوسرے شہر میں جہاں لینا ہو وہاں پہنچانے کے لئے کہدے یا یوں کہہ دے کہ ہمارے گھر پہنچا دینا۔ غرضکہ جو منظور ہو صاف تبلا دے۔ اگر یہ نہیں تبلایا تو صحیح نہیں۔ البتہ اگر کوئی ہلکی چیز ہو جسکے لانے اور لیجانے میں کچھ مزدوری نہیں لگتی مثلاً مشک خریدا یا سچے موتی یا اور کچھ، تو لینے کی جگہ تبلانا ضروری نہیں۔ جہاں یہ ملے اسکو دے دے اگر ان شرطوں کے موافق کیا تو بیع سلم درست ہے ورنہ درست نہیں۔

مسئلہ ۲ گیہوں وغیرہ غلہ کے علاوہ اور جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی کیفیت بیان کر کے مقرر کر دی جائے کہ لیتے وقت کچھ جھگڑا ہونے کا ڈر نہ رہے ان کی بیع سلم بھی درست ہے جیسے انڈے، اینٹیں کپڑا، مگر سب باتیں طے کر لے کہ اتنی بڑی اینٹ ہو اتنی لمبی۔ اتنی چوڑی۔ کپڑا سوتی ہو اتنا باریک ہو اتنا موٹا ہو۔ دیسی ہو یا ولایتی ہو غرضکہ سب باتیں تبلا دینا چاہئیں کچھ گنجلک باقی نہ رہے۔

مسئلہ ۳ روپے کی پانچ گٹھڑی یا پانچ کھانچی کے حساب سے بھوسا بطور بیع سلم کے لیا تو یہ درست نہیں کیونکہ گٹھڑی اور کھانچی کی مقدار میں بہت فرق ہوتا ہے البتہ اگر کسی طرح سے سب کچھ مقدار اور طے کر لے یا وزن کے حساب سے بیع کرے تو درست ہے۔

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

مسئلہ ۴ سلم کے صحیح ہونے کی یہ بھی شرط ہے کہ جس وقت معاملہ کیا ہے اسوقت سے لے کر لینے اور وصول پانے کے زمانے تک وہ چیز بازار میں ملتی رہے نایاب نہ ہو۔ اگر اس درمیان میں وہ چیز بالکل نایاب ہو جائے کہ اس ملک میں بازاروں میں نہ ملے گو دوسری جگہ سے بہت مصیبت جھیل کر منگوا سکے تو وہ بیع سلم باطل ہو گئی۔

مسئلہ ۵ معاملہ کرتے وقت یہ شرط کر دی کہ فصل کے کٹنے پر فلاں مہینے میں ہم نئے گیہوں لیویں گے یا فلانے کھیت کے گیہوں لیویں گے تو یہ معاملہ جائز نہیں ہے اسلئے یہ شرط نہ کرنا چاہیئے پھر وقت مقررہ پر اسکو اختیار ہے چاہے نئے دیوے یا پرانے۔ البتہ اگر نئے گیہوں کٹ چکے ہوں تو نئے کی شرط کرنا بھی درست ہے۔

مسئلہ ۶ تم نے دس روپے کے گیہوں لینے کا معاملہ کیا تھا وہ مدت گذر گئی بلکہ زیادہ ہو گئی مگر اُسنے اب تک گیہوں نہیں دیئے نہ دینے کی اُمید ہے تو اب یہ کہنا جائز نہیں کہ اچھا تم گیہوں نہ دو بلکہ اس گیہوں کے بدلے اتنے چنے یا اتنے دھان یا اتنی فلاں چیز دیدو۔ گیہوں کے عوض کسی اور چیز کا لینا جائز نہیں یا تو اسکو کچھ مہلت دیدو اور بعد مہلت گیہوں لو۔ یا اپنا روپیہ واپس لے لو۔ اسی طرح اگر بیع سلم کو تم دونوں نے توڑ دیا کہ ہم وہ معاملہ توڑتے ہیں۔ گیہوں نہ لیویں گے روپیہ واپس دیدو یا تم نے نہیں توڑا بلکہ وہ معاملہ خود ہی ٹوٹ گیا جیسے وہ چیز نایاب ہو گئی کہیں نہیں ملتی تو اس صورت میں تم کو صرف روپے لینے کا اختیار ہے اس روپے کے عوض اس سے کوئی اور چیز لینا درست نہیں۔ پہلے روپیہ لے لو لینے کے بعد اس سے جو چیز چاہو خرید و۔

باب ۱۲ قرض لینے کا بیان

مسئلہ ۱ جو چیز ایسی ہو کہ اُسی طرح کی چیز تم دے سکتے ہو اس کا قرض لینا درست ہے جیسے اناج ۲ انڈے، گوشت وغیرہ اور جو چیز ایسی ہو کہ اسی طرح کی چیز دینا مشکل ہے تو اسکا قرض لینا درست نہیں جیسے امرود، نارنگی، بکری، مرغی وغیرہ۔

مسئلہ ۲ جس زمانے میں روپے کے دس سیر گیہوں ملتے تھے اُسوقت تم نے پانچ سیر گیہوں قرض لئے پھر گیہوں سستے ہو گئے اور روپے کے بیس سیر ملنے لگے تو تم کو وہی پانچ سیر گیہوں دینا پڑینگے۔ اسی طرح اگر گراں ہو گئے تب بھی جتنے لئے ہیں اُتنے ہی دینا پڑینگے۔

مسئلہ ۳ جیسے گیہوں تم نے دیئے تھے اُسنے اُس سے اچھے گیہوں ادا کئے تو اس کا لینا جائز ہے یہ سود نہیں مگر قرض لینے کے وقت یہ کہنا درست نہیں کہ ہم اس سے اچھے لیں گے البتہ وزن میں زیادہ نہ ہونا چاہیئے۔ اگر تم نے دیئے ہوئے گیہوں سے زیادہ لئے تو یہ ناجائز ہو گیا۔ خوب ٹھیک تول کر لینا دینا چاہیئے لیکن اگر تھوڑا جھکتا تول دیا تو کچھ ڈر نہیں۔

مسئلہ ۴ کسی سے کچھ روپیہ یا غلہ اس وعدہ پر قرض لیا کہ ایک مہینہ یا پندرہ دن کے بعد ہم ادا کر دینگے اور اُسنے منظور کر لیا تب بھی یہ مدت کا بیان کرنا لغو بلکہ ناجائز ہے۔ اگر اسکو اس مدت سے پہلے ضرورت پڑے اور تم سے مانگے یا بے ضرورت ہی مانگے تو تم کو ابھی دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۵ تم نے دو سیر گیہوں یا آٹا وغیرہ کچھ قرض لیا جب اُس نے مانگا تو تم نے کہا۔ بہن اسوقت گیہوں تو نہیں ہیں اسکے بدلے تم دو آنہ پیسے لے لو اس نے کہا اچھا۔ تو یہ پیسے اسی وقت سامنے رہتے رہتے دیدینا چاہیئے۔ اگر پیسے نکالنے اندر گئی اور اسکے پاس سے الگ ہو گئی تو وہ معاملہ باطل ہو گیا۔ اب پھر سے کہنا چاہیئے کہ تم اس ادھار گیہوں کے بدلے دو آنے لے لو۔

مسئلہ ۶ ایک روپے کے پیسے قرض لئے پھر پیسے گراں ہو گئے اور روپے کے ساڑھے پندرہ آنے چلنے لگے تو اب سولہ آنے دینا واجب نہیں ہیں بلکہ اسکے بدلے روپیہ دے دینا چاہیئے۔ وہ یوں نہیں کہہ سکتی کہ میں روپیہ نہیں لیتی پیسے لئے تھے وہی دو۔

مسئلہ ۷ گھروں میں دستور ہے کہ دوسرے گھر سے اسوقت دس پانچ روٹی قرض منگالی۔ پھر جب اپنے گھر پک گئی گن کر بھیج دی یہ درست ہے۔

باب ۱۳ کسی کی ذمہ داری کر لینے کا بیان

مسئلہ ۱ نعیمہ کے ذمہ کسی کے کچھ روپے یا پیسے ہوتے تھے تم نے اسکی ذمہ داری کر لی کہ اگر یہ نہ دے گی تو ہم سے لے لینا یاں کہا کہ ہم اسکے ذمہ دار ہیں یا دیندار ہیں یا اور کوئی ایسا لفظ کہا جس سے ذمہ داری معلوم ہوئی اور اس حقدار نے تمہاری ذمہ داری منظور بھی کر لی تو اب اسکی ادائیگی تمہارے ذمہ واجب ہو گئی اگر نعیمہ نہ دیوے تو تم کو دینا پڑینگے اور اس حقدار کو اختیار ہے جس سے چاہے تقاضا کرے چاہے تم سے اور چاہے نعیمہ سے۔ اب جب تک نعیمہ اپنا قرض ادا نہ کرے یا معاف نہ کرا لے تب تک برابر تم ذمہ دار رہو گی البتہ اگر وہ حقدار تمہاری ذمہ داری معاف کر دے اور کہدے کہ اب تم سے کچھ مطلب نہیں ہم تم سے تقاضا نہ کرینگے۔ تو اب تمہاری ذمہ داری نہیں رہی اور اگر تمہاری ذمہ داری کے وقت ہی اس حقدار نے منظور نہیں کیا اور کہا تمہاری ذمہ داری کا ہم کو اعتبار نہیں یا اور کچھ کہا تو تم ذمہ دار نہیں ہوئیں۔

مسئلہ ۲ تم نے کسی کی ذمہ داری کر لی تھی اور اسکے پاس روپے ابھی نہ تھے اسلئے تم کو دینا پڑے تو اگر تم نے اس قرضدار کے کہنے سے ذمہ داری کی ہے تب تو جتنا تم نے حقدار کو دیا ہے اس قرضدار سے لے سکتی ہو۔ اور اگر تم نے اپنی خوشی سے ذمہ داری کی ہے تو دیکھو تمہاری ذمہ داری کو پہلے کس نے منظور کیا ہے اس قرضدار نے یا حقدار نے۔ اگر پہلے قرضدار نے منظور کیا تب تو ایسا ہی سمجھیں گے کہ تم نے اسکے کہنے سے ذمہ داری کی۔ لہٰذا اپنا روپیہ اس سے لے سکتی ہو اور اگر پہلے

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

حقدار نے منظور کر لیا تو جو کچھ تم نے دیا ہے قرضدار سے لینے کا حق نہیں ہے بلکہ اسکے ساتھ تمہاری طرف سے احسان سمجھا جائے گا کہ ویسے ہی اسکا قرض تم نے ادا کر دیا وہ خود دیدے تو اور بات ہے۔

مسئلہ ۳ اگر حقدار نے قرضدار کو مہینہ بھر یا پندرہ دن وغیرہ کی مہلت دیدی تو اب اتنے دن اس ذمہ داری کرنے والے کو بھی تقاضا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۴ اور اگر تم نے اپنے پاس سے دینے کی ذمہ داری نہیں کی تھی بلکہ اس قرضدار کا روپیہ تمہارے پاس امانت رکھا تھا اسلئے تم نے کہا تھا کہ ہمارے پاس اس شخص کی امانت رکھی ہے ہم اس میں سے دے دیویں گے پھر وہ روپیہ چوری ہو گیا یا اور کسی طرح جاتا رہا تو اب تمہاری ذمہ داری نہیں رہی۔ نہ اب تم پر اسکا دینا واجب ہے اور نہ وہ حقدار تم سے تقاضا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۵ کہیں جانے کے لئے تم نے کوئی یکہ یا بہلی کرایہ پر کی اور اس بہلی والے کی کسی نے ذمہ داری کر لی کہ اگر یہ نہ لے گیا تو میں اپنی بہلی دیدوں گا تو یہ ذمہ داری درست ہے، اگر وہ نہ دے تو اس ذمہ دار کو دینا پڑے گی۔

مسئلہ ۶ تم نے اپنی چیز کسی کو دی کہ جاؤ اسکو بیچ لاؤ۔ وہ بیچ آیا۔ لیکن دام نہیں لایا اور کہا کہ دام کہیں نہیں جا سکتے۔ دام کا میں ذمہ دار ہوں اس سے نہ ملیں تو مجھ سے لے لینا تو یہ ذمہ داری صحیح نہیں۔

مسئلہ ۷ کسی نے کہا کہ اپنی مرغی اسی میں بند رہنے دو اگر بلی لے جاوے تو میرا ذمہ مجھ سے لے لینا۔ یا بکری کو کہا اگر بھیڑیا لے جاوے تو مجھ سے لے لینا تو یہ ذمہ داری صحیح نہیں۔

مسئلہ ۸ نابالغ لڑکا یا لڑکی اگر کسی کی ذمہ داری کرے تو وہ ذمہ داری صحیح نہیں۔

باب ۱۴ اپنا قرضہ دوسرے پر اُتار دینے کا بیان

مسئلہ ۱ شفیعہ کا تمہارے ذمہ کچھ قرض ہے اور رابعہ تمہاری قرضدار ہے۔ شفیعہ نے تم سے تقاضا کیا تم نے کہا کہ رابعہ ہماری قرضدار ہے تم اپنا قرضہ اسی سے لے لو ہم سے نہ مانگو۔ اگر اسی وقت شفیعہ یہ بات منظور کر لیوے اور رابعہ بھی اس پر راضی ہو جائے تو شفیعہ کا قرضہ تمہارے ذمہ سے اُتر گیا۔ اب شفیعہ تم سے بالکل تقاضا نہیں کر سکتی بلکہ اسی رابعہ سے مانگے جا ہے جب ملے اور جتنا قرضہ تم نے شفیعہ کو دلایا ہے اتنا اب تم رابعہ سے نہیں لے سکتیں البتہ اگر رابعہ اس سے زیادہ کی قرضدار ہے تو جو کچھ زیادہ ہے وہ لے سکتی ہو۔ پھر اگر رابعہ نے شفیعہ کو دے دیا تب تو خیر اور اگر نہ دیا اور مر گئی تو جو کچھ مال و اسباب چھوڑا ہے وہ بیچکر شفیعہ کو دلا دینگے اور اگر اسنے کچھ مال نہیں چھوڑا جس سے قرضہ دلا دیں یا اپنی زندگی ہی میں مکر گئی اور قسم کھالی کہ تمہارے قرضہ سے مجھ سے کچھ واسطہ نہیں اور گواہ بھی نہیں ہیں تو اب اس صورت میں پھر

شفیعہ تم سے تقاضا کر سکتی ہے اور اپنا قرضہ تم سے لے سکتی ہے اور اگر تمہارے کہنے پر شفیعہ رابعہ سے لینا منظور نہ کرے یا رابعہ اسکو دینے پر راضی نہ ہو تو قرضہ تم سے نہیں اُترا۔

مسئلہ ۲ رابعہ تمہاری قرضدار نہ تھی تم نے یوں ہی اپنا قرضہ اس پر اُتار دیا اور رابعہ نے مان لیا اور شفیعہ نے بھی قبول و منظور کر لیا تب بھی تمہارے ذمہ سے شفیعہ کا قرضہ اُتر کر رابعہ کے ذمہ ہو گیا اسلئے اس کا بھی وہی حکم ہے جو ابھی بیان ہوا اور جتنا روپیہ رابعہ کو دینا پڑے گا دینے کے بعد تم سے لے لیوے اور دینے سے پہلے ہی لے لینے کا حق نہیں ہے۔

مسئلہ ۳ اگر رابعہ کے پاس تمہارے روپے امانت رکھے تھے اسلئے تم نے اپنا قرضہ رابعہ پر اُتار دیا پھر وہ روپے کسی طرح ضائع ہو گئے تو اب رابعہ ذمہ دار نہیں رہی بلکہ اب شفیعہ تم ہی سے تقاضا کریگی اور تم ہی سے لیوے گی اب رابعہ سے مانگنے اور لینے کا حق نہیں رہا۔

مسئلہ ۴ رابعہ پر قرضہ اُتار دینے کے بعد اگر تم ہی وہ قرضہ ادا کر دو اور شفیعہ کو دیدو یہ بھی صحیح ہے شفیعہ یہ نہیں کہہ سکتی کہ میں تم سے نہ لوں گی بلکہ رابعہ ہی سے لوں گی۔

باب ۱۵ کسی کو وکیل کر دینے کا بیان

مسئلہ ۱ جس کام کو آدمی خود کر سکتا ہے اسمیں یہ بھی اختیار ہے کہ کسی اور سے کہہ دے کہ تم ہمارا یہ کام کر دو۔ جیسے بیچنا مول لینا۔ کرایہ پر لینا دینا۔ نکاح کرنا وغیرہ مثلاً ماما کو بازار سودا لینے بھیجا یا ماما کے ذریعہ سے کوئی چیز بکوائی یا یکہ بہلی کرایہ پر منگوایا۔ اور جس سے کام کرایا ہے شریعت میں اسکو وکیل کہتے ہیں جیسے ماما کو یا کسی نوکر کو سودا لینے بھیجا تو وہ تمہارا وکیل کہلاوے گا۔

مسئلہ ۲ تم نے ماما سے گوشت منگوایا وہ اُدھار لے آئی تو گوشت والا تم سے دام کا تقاضا نہیں کر سکتا۔ اس ماما کو تقاضا کرے اور وہ ماما تم سے تقاضا کرے گی۔ اسی طرح اگر کوئی چیز تم نے ماما سے بکوائی تو اس لینے والے سے تم کو تقاضا کرنے اور دام کے وصول کرنے کا حق نہیں ہے اُسنے جس سے چیز پائی ہے اسی کو دام بھی دے گا اور اگر وہ خود تمہیں کو دام دیدے تب بھی جائز ہے مطلب یہ ہے کہ اگر وہ تم کو نہ دے تو تم زبردستی نہیں کر سکتیں۔

مسئلہ ۳ تم نے نوکر سے کوئی چیز منگوائی وہ لے آیا تو اسکو اختیار ہے کہ جب تک تم سے دام نہ لے لیوے تب تک وہ چیز تم کو نہ دیوے چاہے اُسنے اپنے پاس سے دام دے دیئے ہوں یا ابھی نہ دیئے ہوں دونوں کا ایک حکم ہے۔ البتہ اگر وہ دس پانچ دن کے وعدے پر اُدھار لایا ہو تو جتنے دن کا وعدہ کر آیا ہے اس سے پہلے دام نہیں مانگ سکتا۔

مسئلہ ۴ تم نے سیر بھر گوشت منگوایا تھا وہ ڈیڑھ سیر اُٹھا لایا تو پورا ڈیڑھ سیر لینا واجب نہیں اگر تم نہ لو تو آدھ سیر اسکو لینا پڑے گا

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

مسئلہ ۵ تم نے کسی سے کہا کہ فلانی بکری جو فلانے کے یہاں ہے اسکو جا کر دو روپے میں لے آؤ تو اب وہ وکیل وہی بکری خود اپنے لئے نہیں خرید سکتا غرضکہ جو چیز خاص تم مقرر کر کے بتلا دو اسوقت اسکو اپنے لئے خریدنا درست نہیں البتہ جو دام تم نے بتلائے ہیں اس سے زیادہ میں خرید لیا تو اپنے لئے خریدنا درست ہے اور اگر تم نے کچھ دام نہ بتلائے ہوں تو کسی طرح اپنے لئے نہیں خرید سکتا۔

مسئلہ ۶ اگر تم نے کوئی خاص بکری نہیں بتلائی بس اتنا کہا کہ ایک بکری کی ضرورت ہے ہم کو خرید دو تو وہ اپنے لئے بھی خرید سکتا ہے جو بکری چاہے اپنے لئے خریدے اور جو چاہے تمہارے لئے۔ اگر خود لینے کی نیت سے خریدے تو اسکی ہوئی اور اگر تمہاری نیت سے خریدے تو تمہاری ہوئی اور اگر تمہارے دیئے داموں سے خریدی تو بھی تمہاری ہوئی چاہے جس نیت سے خریدے۔

مسئلہ ۷ تمہارے لئے اسنے بکری خریدی پھر ابھی تم کو دینے نہ پایا تھا کہ بکری مرگئی یا چوری ہوگئی تو اس بکری کے دام تم کو دینے پڑینگے اگر تم کہو کہ تو نے اپنے لئے خریدی تھی ہمارے لئے نہیں خریدی تو اگر تم پہلے اسکو دام دے چکی ہو تو تمہارے گئے۔ اور اگر تم نے ابھی دام نہیں دیئے اور اب وہ دام مانگتا ہے تو تم اگر قسم کھا جاؤ کہ تو نے اپنے لئے خریدی تھی تو اسکی بکری گئی اور اگر قسم نہ کھا سکو تو اسکی بات کا اعتبار کرو۔

مسئلہ ۸ اگر نوکر یا ماما کوئی چیز گراں خرید لائی تو اگر تھوڑا ہی فرق ہو تب تو تم کو لینا پڑے گا اور دام دینا پڑینگے اور اگر بہت زیادہ گراں لے آئی کہ اتنے دام کوئی نہیں لگا سکتا تو اس کا لینا واجب نہیں اگر نہ لو تو اسکو لینا پڑے گا۔

مسئلہ ۹ تم نے کسی کو کوئی چیز بیچنے کو دی تو اسکو یہ جائز نہیں کہ خود لے لے اور دام تم کو دیوے۔ اسی طرح اگر تم نے کچھ منگوایا کہ فلانی چیز خرید لاؤ تو وہ اپنی چیز تم کو نہیں دے سکتا۔ اگر اپنی چیز دینا یا خود لینا منظور ہو تو صاف صاف کہدے کہ یہ چیز میں لیتا ہوں مجھ کو دے دو یا یوں کہدے کہ یہ میری چیز تم لے لو اور اتنے دام دے دو بغیر بتلائے ہوئے ایسا کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۰ تم نے ماما سے بکری کا گوشت منگوایا وہ گائے کا لے آئی تو تم کو اختیار ہے چاہے لو چاہے نہ لو۔ اسی طرح تم نے آلو منگوائے وہ بھنڈی یا کچھ اور لے آئی تو اس کا لینا ضروری نہیں اگر تم انکار کرو تو اسکو لینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۱ تم نے ایک پیسہ کی چیز منگوائی وہ دو پیسہ کی لے آئی تو تم کو اختیار ہے کہ ایک ہی پیسہ کے موافق لو۔ اور ایک پیسہ کی جو زائد لائی وہ اُسی کے سر ڈالو۔

مسئلہ ۱۲ تم نے دو شخصوں کو بھیجا کہ جاؤ فلانی چیز خرید لاؤ تو خریدتے وقت دونوں کو موجود رہنا چاہیئے۔ فقط ایک آدمی کو خریدنا جائز نہیں اگر ایک ہی آدمی خریدے تو وہ بیع موقوف ہے جب تم منظور کر لو گی تو صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۳ تم نے کسی سے کہا کہ ہمیں ایک گائے یا بکری یا اور کچھ کہا کہ فلانی چیز خرید لا دو۔ اس نے خود نہیں خریدا بلکہ کسی

اور سے کہدیا اس نے خریدا تو اسکا لینا تمہارے ذمہ واجب نہیں۔ چاہے لو چاہے نہ لو۔ دونوں اختیار ہیں البتہ اگر وہ خود تمہارے لئے خریدے تو تم کو لینا پڑے گا۔

باب ۱۶ وکیل کے برطرف کر دینے کا بیان

مسئلہ ۱ وکیل کے موقوف اور برطرف کرنے کا تم کو ہر وقت اختیار ہے مثلاً تم نے کسی سے کہا تھا ہم کو ایک بکری کی ضرورت ہے کہیں ملجائے تو لے لینا پھر منع کر دیا کہ اب نہ لینا تو اب اسکو لینے کا اختیار نہیں اگر اب لیوے گا تو اسی کے سر پڑیگی تم کو نہ لینا پڑے گی۔

مسئلہ ۲ اگر خود اسکو نہیں منع کیا بلکہ خط لکھ بھیجا یا آدمی بھیج کر اطلاع کر دی کہ اب نہ لینا تب بھی وہ برطرف ہو گیا۔ اور اگر تم نے اطلاع نہیں دی کسی اور آدمی نے اپنے طور پر اس سے کہدیا کہ تم کو فلانے نے برطرف کر دیا ہے اب نہ خریدنا تو اگر دو آدمیوں نے اطلاع دی ہو یا ایک ہی نے اطلاع دی مگر وہ معتبر اور پابند شرع ہے تو برطرف ہو گیا اور اگر ایسا نہ ہو تو برطرف نہیں ہوا۔ اگر وہ خرید لے تو تم کو لینا پڑے گا۔

باب ۱۷ مضاربت کا بیان یعنی ایک کا روپیہ ایک کا کام

مسئلہ ۱ تم نے تجارت کے لئے کسی کو کچھ روپے دیئے کہ اس سے تجارت کرو جو کچھ نفع ہوگا وہ ہم تم بانٹ لیویں گے یہ جائز ہے اسکو مضاربت کہتے ہیں لیکن اسکی کئی شرطیں ہیں اگر ان شرطوں کے موافق ہو تو صحیح ہے نہیں تو ناجائز اور فاسد ہے۔ ایک تو جتنا روپیہ دینا ہو وہ بتلا دو اور اسکو تجارت کے لئے دے بھی دو اپنے پاس نہ رکھو۔ اگر روپیہ اسکے حوالہ نہ کیا اپنے ہی پاس رکھا تو یہ معاملہ فاسد ہے۔ دوسرے یہ کہ نفع بانٹنے کی صورت طے کر لو اور بتلا دو کہ تم کو کتنا ملے گا اور اسکو کتنا۔ اگر یہ بات طے نہیں ہوئی بس اتنا ہی کہا کہ نفع ہم تم بانٹ لینگے تو یہ فاسد ہے تیسرے یہ کہ نفع تقسیم کرنے کو اسطرح نہ طے کرو کہ جس قدر نفع ہو اس میں سے دس روپے ہمارے باقی تمہارے۔ یا دس روپے تمہارے باقی ہمارے۔ غرضکہ کچھ خاص رقم مقرر نہ کرو کہ اتنی ہماری یا اتنی تمہاری بلکہ یوں طے کرو کہ آدھا ہمارا آدھا تمہارا۔ یا ایک حصہ اسکا دو حصے اسکے یا ایک حصہ ایک کا باقی تین حصے دوسرے کے۔ غرضکہ نفع کی تقسیم حصوں کے اعتبار سے کرنا چاہیئے نہیں تو معاملہ فاسد ہو جائے گا۔ اگر کچھ نفع ہوگا تب تو وہ کام کرنے والا اسمیں سے اپنا حصہ پاوے گا اور اگر کچھ نفع نہ ہوا تو کچھ نہ پاوے گا۔ اگر یہ شرط کر لی کہ اگر نفع نہ ہوا تب بھی ہم تم کو اصل مال میں سے اتنا دے دینگے تو یہ معاملہ فاسد ہے۔ اسی طرح اگر یہ شرط کی کہ اگر نقصان ہوگا تو

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

اس کام کرنے والے کے ذمہ پڑے گا یا دونوں کے ذمہ ہوگا یہ بھی فاسد ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جو کچھ نقصان ہو وہ مالک کے ذمہ ہے اسی کا روپیہ گیا۔

مسئلہ ۲ جب تک اسکے پاس روپیہ موجود ہو اور اس نے اسباب نہ خریدا ہو تب تک تم کو اسکے موقوف کر دینے اور روپیہ واپس لے لینے کا اختیار ہے اور جب وہ مال خرید چکا تو اب موقوفی کا اختیار نہیں ہے۔

مسئلہ ۳ اگر یہ شرط کی کہ تمہارے ساتھ ہم کام کرینگے یا ہمارا فلاں آدمی تمہارے ساتھ کام کرے گا تو یہ (معاملہ) فاسد ہے۔

مسئلہ ۴ اسکا حکم یہ ہے کہ اگر وہ معاملہ صحیح ہوا ہے کوئی واہیات شرط نہیں لگائی ہے تو نفع میں دونوں شریک ہیں جس طرح طے کیا ہو بانٹ لیں اور اگر کچھ نفع نہ ہوا یا نقصان ہوا تو اس آدمی کو کچھ نہ ملے گا اور نقصان کا تاوان اس کو دینا پڑے گا۔ اور اگر وہ معاملہ فاسد ہو گیا ہے تو پھر وہ کام کرنے والا نفع میں شریک نہیں ہے بلکہ وہ بمنزلہ نوکر کے ہے۔ یہ دیکھو کہ اگر ایسا آدمی نوکر رکھا جائے تو کتنی تنخواہ دینی پڑے گی بس اتنی ہی تنخواہ اسکو ملے گی نفع ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی بہرحال تنخواہ پائے گا اور نفع سب مالک کا ہے لیکن اگر تنخواہ زیادہ بیٹھتی ہے اور جو نفع ٹھیرا تھا اگر اسکے حساب سے دیں تو کم بیٹھتا ہے تو اس صورت میں تنخواہ نہ دینگے نفع بانٹ دیں گے۔

تنبیہ چونکہ اس قسم کے مسئلوں کی عورتوں کو نہایت کم ضرورت پڑتی ہے اسلئے ہم زیادہ نہیں لکھتے جب کبھی ایسا معاملہ کرے اسکی ہربات کو کسی مولوی سے پوچھ لیا کرو تاکہ گناہ نہ ہو۔

باب ۱۸ امانت رکھنے اور رکھانے کا بیان

مسئلہ کسی نے کوئی چیز تمہارے پاس امانت رکھائی اور تم نے لے لی۔ تو اب اسکی حفاظت کرنا تم پر واجب ہو گیا۔ اگر حفاظت میں کوتاہی کی اور وہ چیز ضائع ہو گئی تو اس کا تاوان یعنی ڈانڈ دینا پڑے گا۔ البتہ اگر حفاظت میں کوتاہی نہیں کی پھر بھی کسی وجہ سے وہ چیز جاتی رہی مثلاً چوری ہو گئی یا گھر میں آگ لگ گئی اسمیں جل گئی تو اس کا تاوان دینا نہیں۔ بلکہ اگر امانت رکھتے وقت یہ اقرار کر لیا کہ اگر جاتی رہے تو میں ذمہ دار ہوں مجھ سے دام لے لینا تب بھی اسکو تاوان لینے کا اختیار نہیں ہاں تم اپنی خوشی سے دیدو وہ اور بات ہے۔

مسئلہ ۲ کسی نے کہا میں ذرا کام سے جاتی ہوں میری چیز رکھ لو۔ تو تم نے کہا اچھا رکھ دو یا تم کچھ نہیں بولیں وہ تمہارے پاس رکھ کر چلی گئی تو امانت ہو گئی۔ البتہ اگر تم نے صاف کہہ دیا کہ میں نہیں جانتی اور کسی کے پاس رکھا دو یا اور کچھ کہہ کے انکار کر دیا پھر بھی وہ رکھ کے چلی گئی تو اب وہ چیز تمہاری امانت میں نہیں ہے البتہ اگر اسکے چلے جانے کے بعد تم نے اٹھا کر رکھ لیا

تو اب امانت ہو جائے گی۔

مسئلہ ۳ کئی عورتیں بیٹھی تھیں ان کے سپرد کر کے چلی گئی تو سب پر اس چیز کی حفاظت واجب ہے، اگر وہ چھوڑ کر چلی گئیں اور وہ چیز جاتی رہی تو تاوان دینا پڑے گا۔ اور اگر سب ساتھ نہیں اٹھیں ایک ایک کر کے اٹھیں تو جو سب سے اخیر میں رہ گئی اسی کے ذمہ حفاظت ہو گئی۔ اب وہ اگر چلی گئی اور چیز جاتی رہی تو اسی سے تاوان لیا جائے گا۔

مسئلہ ۴ جس کے پاس کوئی امانت ہو اسکو اختیار ہے کہ چاہے خود اپنے پاس حفاظت سے رکھے یا اپنی ماں بہن یا اپنے شوہر وغیرہ کسی ایسے رشتہ دار کے پاس رکھا دیوے کہ ایک ہی گھر میں اسکے ساتھ رہتے ہوں جن کے پاس اپنی چیز بھی ضرورت کے وقت رکھا دیتی ہو لیکن اگر کوئی دیانتدار نہ ہو تو اسکے پاس رکھانا درست نہیں۔ اگر جان بوجھ کے ایسے غیر معتبر کے پاس رکھ دیا تو ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا۔ اور ایسے رشتہ دار کے سوا کسی اور کے پاس بھی پرائی امانت رکھانا بدون مالک کی اجازت کے درست نہیں چاہے وہ بالکل غیر ہو یا کوئی رشتہ دار بھی لگتا ہو اگر اوروں کے پاس رکھا دیا تو بھی ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا البتہ وہ غیر اگر ایسا شخص ہے کہ یہ اپنی چیزیں بھی اسکے پاس رکھتی ہے تو درست ہے۔

مسئلہ ۵ کسی نے کوئی چیز رکھائی اور تم بھول گئیں اسے وہیں چھوڑ کر چلی گئیں تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا یا کوٹھری صندوقچہ وغیرہ کا قفل کھول کر تم چلی گئیں اور وہاں اپنے غیرے سب جمع ہیں اور وہ چیز ایسی ہے کہ عرفاً بغیر قفل لگائے اسکی حفاظت نہیں ہو سکتی تب بھی ضائع ہو جانے سے تاوان دینا ہوگا

مسئلہ گھر میں آگ لگ گئی تو ایسے وقت غیر کے پاس بھی پرائی امانت کا رکھا دینا جائز ہے لیکن جب وہ عذر جاتا رہا تو فوراً لے لینا چاہیئے۔ اگر اب واپس نہ لیوے گی تو تاوان دینا پڑے گا۔ اسی طرح مرتے وقت اگر کوئی اپنے گھر کا آدمی موجود نہ ہو تو پڑوسی کے سپرد کر دینا درست ہے۔

مسئلہ اگر کسی نے کچھ روپے پیسے امانت رکھوائے تو بعینہٖ ان ہی روپے پیسوں کا حفاظت سے رکھنا واجب ہے، نہ تو اپنے روپوں میں ان کا ملانا جائز ہے اور نہ ان کا خرچ کرنا جائز۔ یہ نہ سمجھو کہ روپیہ روپیہ سب برابر۔ لاؤ اسکو خرچ کر ڈالیں جب مانگے گی تو اپنا روپیہ دیدینگے البتہ اگر اس نے اجازت دے دی ہو تو ایسے وقت خرچ کرنا درست ہے لیکن اس کا یہ حکم ہے کہ اگر وہی روپیہ تم الگ رہنے دو تب تو امانت سمجھا جائے گا۔ اگر جاتا رہا تو تاوان نہ دینا پڑے گا۔ اور اگر تم نے اجازت لے کر اسے خرچ کر دیا تو اب وہ تمہارے ذمہ قرض ہو گیا امانت نہیں رہا۔ لہذا اب بہرحال تم کو دینا پڑے گا۔ اگر خرچ کرنے کے بعد تم نے اتنا ہی روپیہ اسکے نام سے الگ کر کے رکھ دیا تب بھی وہ امانت نہیں وہ تمہارا ہی روپیہ ہے اگر چوری ہو گیا تو تمہارا گیا اسکو پھر دینا پڑے گا غرضکہ خرچ کرنے کے بعد جب تک اسکو ادا نہ کر دو گی تب تک تمہارے ذمہ رہے گا۔

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

مسئلہ سو روپے کسی نے تمہارے پاس امانت رکھائے اس میں سے پچاس تم نے اجازت لیکر خرچ کرڈالے تو پچاس روپے تمہارے ذمہ قرض ہو گئے اور پچاس امانت۔ اب جب تمہارے پاس روپے ہوں تو اپنے پاس کے پچاس روپے امانت کے پچاس روپے میں نہ ملاؤ اگر اسمیں ملادو گی تو وہ بھی امانت نہ رہینگے یہ پورے سو روپے تمہارے ذمہ ہو جائینگے اگر جاتے رہے تو پورے سو دینا پڑینگے کیونکہ امانت کا روپیہ اپنے روپوں میں ملا دینے سے امانت نہیں رہتا بلکہ قرض ہو جاتا ہے اور ہر حال میں دینا پڑتا ہے۔

مسئلہ ۹ تم نے اجازت لے کر اسکے سو روپے اپنے سو روپے میں ملا دیئے تو وہ سب روپیہ دونوں کی شرکت میں ہو گیا۔ اگر چوری ہو گیا تو دونوں کا گیا کچھ نہ دینا پڑے گا اور اگر اس میں سے کچھ چوری ہو گیا کچھ رہ گیا تب بھی آدھا اسکا گیا آدھا اسکا اور اگر سو ایک کے ہوں دو سو ایک کے تو اسکے حصے کے موافق اسکا جاوے گا اسکے حصے کے موافق اسکا۔ مثلاً اگر بارہ روپے جاتے رہے تو چار روپے ایک سو روپیہ والے کے گئے اور آٹھ روپے دو سو والے کے۔ یہ حکم اسی وقت ہے جب اجازت سے ملائے ہوں اور اگر بغیر اجازت کے اپنے روپے میں ملا دیا ہو تو اسکا وہی حکم ہے جو بیان ہو چکا کہ امانت کا روپیہ بلا اجازت اپنے روپوں میں ملا لینے سے قرض ہو جاتا ہے اسلئے اب وہ روپیہ امانت نہیں رہا جو کچھ گیا تمہارا گیا اسکا روپیہ اسکو بہر حال دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۰ کسی نے بکری یا گائے وغیرہ امانت رکھائی تو اس کا دودھ پینا یا کسی اور طرح اس سے کام لینا درست نہیں۔ البتہ اجازت سے یہ سب جائز ہو جاتا ہے بلا اجازت جتنا دودھ لیا ہے اسکے دام دینے پڑینگے۔

مسئلہ ۱۱ کسی نے ایک کپڑا یا زیور یا چارپائی وغیرہ رکھائی اسکی بلا اجازت اسکا برتنا درست نہیں اگر اسنے بلا اجازت کپڑا یا زیور پہنا یا چارپائی پر لیٹی بیٹھی اور اسکے برتنے کے زمانہ میں وہ کپڑا پھٹ گیا یا چور لے گیا یا زیور چارپائی وغیرہ ٹوٹ گئی یا چوری ہو گئی تو تاوان دینا پڑے گا۔ البتہ اگر توبہ کر کے پھر اسی طرح حفاظت سے رکھ دیا پھر کسی طرح ضائع ہوا تو تاوان نہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۲ صندوق میں سے امانت کا کپڑا نکالا کہ شام کو یہی پہن کر فلانی جگہ جاؤنگی پھر پہننے سے پہلے ہی وہ جاتا رہا تو بھی تاوان دینا پڑیگا۔

مسئلہ ۱۳ امانت کی گائے یا بکری وغیرہ بیمار پڑ گئی تم نے اسکی دوا کی۔ اس دوا سے وہ مر گئی تو تاوان دینا پڑے گا۔ اور اگر دوا نہ کی اور مر گئی تو تاوان نہ دینا ہو گا۔

مسئلہ ۱۴ کسی نے رکھنے کو روپیہ دیا تم نے بٹوے میں ڈال لیا یا ازار بند میں باندھ لیا لیکن ڈالتے وقت وہ روپیہ ازار بند یا بٹوے میں نہیں پڑا بلکہ نیچے گر گیا مگر تم یہی سمجھیں کہ میں نے بٹوے میں رکھ لیا تو تاوان نہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۵ جب وہ اپنی امانت مانگے تو فوراً اسکو دے دینا واجب ہے، بلا عذر نہ دینا اور دیر کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی نے

اپنی امانت مانگی تم نے کہا بہن اس وقت ہاتھ خالی نہیں کل لے لینا۔ اس نے کہا اچھا کل ہی سہی تب تو خیر کچھ حرج نہیں اور اگر وہ کل کے لینے پر راضی نہ ہوئی اور نہ دینے سے خفا ہو کر چلی گئی تو اب وہ چیز امانت نہیں رہی۔ اب اگر جاتی رہے گی تو تم کو تاوان دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۶ کسی نے اپنا آدمی امانت مانگنے کے لئے بھیجا تم کو اختیار ہے کہ اس آدمی کو نہ دو اور کہلا بھیجو کہ وہ خود ہی آ کر اپنی چیز لیجاویں ہم کسی اور کو نہ دینگے اور اگر تم نے اسکو سچا سمجھ کر دے دیا اور پھر مالک نے کہا کہ میں نے اسکو نہ بھیجا تھا تم نے کیوں دیدیا۔ تو وہ تم سے لے سکتا ہے اور تم اس آدمی سے وہ شے لوٹا سکتی ہو۔ اور اگر اسکے پاس سے وہ شے جاتی رہی ہو تو تم اس سے دام نہیں لے سکتی ہو اور مالک تم سے دام لے گا۔

باب ۱۹ مانگے کی چیز کا بیان

مسئلہ ۱ کسی سے کوئی کپڑا یا زیور یا چارپائی، برتن وغیرہ کوئی چیز کچھ دن کے لئے مانگ لی کہ ضرورت نکل جانے کے بعد دے جاوینگی تو اسکا حکم بھی امانت کی طرح ہے اب اسکو اچھی طرح حفاظت سے رکھنا واجب ہے، اگر باوجود حفاظت کے جاتی رہے تو جس کی چیز ہے اسکو تاوان لینے کا حق نہیں ہے بلکہ اگر تم نے اقرار کر لیا ہو کہ اگر جاوے گی تو ہم سے دام لے لینا تب بھی تاوان لینا درست نہیں۔ البتہ اگر حفاظت نہ کی اس وجہ سے جاتی رہی تو تاوان دینا پڑے گا اور مالک کو ہر وقت اختیار ہے جب چاہے اپنی چیز لے لیوے تم کو انکار کرنا درست نہیں۔ اگر مانگنے پر نہ دی تو پھر ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۲ جس طرح برتنے کی اجازت مالک نے دی ہو اسی طرح برتنا جائز ہے اسکے خلاف کرنا درست نہیں اگر خلاف کریگی تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا جیسے کسی نے اوڑھنے کو دوپٹہ دیا یہ اسکو بچھا کر لیٹی اسلئے وہ خراب ہو گیا یا چارپائی پر اتنے آدمی لد گئے کہ وہ ٹوٹ گئی یا شیشے کا برتن آگ پر رکھ دیا وہ ٹوٹ گیا یا اور کچھ ایسی خلاف بات کی تو تاوان دینا پڑیگا۔ اسی طرح اگر چیز مانگ لائی اور یہ بدنیتی کی کہ اب اسکو لوٹا کر نہ دونگی بلکہ ہضم کر جاؤنگی تب بھی تاوان دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۳ ایک یا دو دن کے لئے کوئی چیز منگوائی تو اب ایک دو دن کے بعد پھیر دینا ضروری ہے جتنے دن کے وعدے پر لائی تھی اتنے دن کے بعد اگر نہ پھیرے گی تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۴ جو چیز مانگی لی ہے یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر مالک نے زبان سے صاف کہہ دیا کہ چاہو خود برتو چاہو دوسرے کو دو۔ مانگنے والی کو درست ہے کہ دوسرے کو بھی برتنے کے لئے دیدے۔ اسی طرح اگر اسنے صاف تو نہیں کہا مگر اس سے میل جول ایسا ہے کہ اسکو یقین ہے کہ ہر طرح اسکی اجازت ہے، تب بھی یہی حکم ہے اور اگر مالک نے صاف منع کر دیا کہ دیکھو تم خود برتنا

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

کسی اور کو مت دینا تو اس صورت میں کسی طرح درست نہیں کہ دوسرے کو برتنے کے لئے دی جائے اور اگر مانگنے والی نے یہ کہہ کر منگائی ہے کہ میں برتوں گی اور مالک نے دوسرے کے برتنے سے منع نہ کیا اور نہ صاف اجازت دی تو اس چیز کو دیکھو کیسی ہے اگر وہ ایسی ہے کہ سب برتنے والے اسکو ایک ہی طرح برتا کرتے ہیں برتنے میں فرق نہیں ہوتا تب تو خود بھی برتنا درست ہے اور دوسرے کو برتنے کے لئے دینا بھی درست ہے اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ سب برتنے والے اسکو ایک طرح نہیں برتا کرتے بلکہ کوئی اچھی طرح برتتا ہے کوئی بُری طرح تو ایسی چیز تم دوسرے کو برتنے کے واسطے نہیں دے سکتی ہو۔ اسی طرح اگر یہ کہہ کر منگائی ہے کہ ہمارا فلانا رشتہ دار یا ملاقاتی برتے گا اور مالک نے تمہارے برتنے نہ برتنے کا ذکر نہیں کیا تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے کہ اول قسم کی چیز کو تم بھی برت سکتی ہو اور دوسری قسم کی چیز کو تم نہیں برت سکو گی صرف وہی برتے گا جسکے برتنے کے نام سے منگائی ہے۔ اور اگر تم نے یونہی منگا بھیجی نہ اپنے برتنے کا نام لیا نہ دوسرے کے برتنے کا اور مالک نے بھی کچھ نہیں کہا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اول قسم کی چیز کو تو تم بھی برت سکتی ہو اور دوسرے کو بھی برتنے کے لئے دے سکتی ہے اور دوسری قسم کی چیز میں یہ حکم ہے کہ اگر تم نے برتنا شروع کر دیا تب دوسرے کو برتنے کے واسطے نہیں دے سکتیں۔ اور اگر دوسرے سے برت والیا تو تم نہیں برت سکتیں خوب سمجھ لیجیو۔

مسئلہ ۵ ماں باپ وغیرہ کا کسی کو چھوٹے نابالغ کی چیز کا مانگے دینا جائز نہیں ہے اگر وہ چیز جاتی رہے تو تاوان دینا پڑے گا اسی طرح اگر خود نابالغ اپنی چیز دیدے اسکا لینا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ ۶ کسی سے کوئی چیز مانگ کر لائی گئی پھر وہ مالک مر گیا تو اب مرنے کے بعد وہ مانگے کی چیز نہیں رہی اب اس سے کام لینا درست نہیں اسی طرح اگر وہ مانگنے والی مر گئی تو اسکے وارثوں کو اس سے نفع اٹھانا درست نہیں۔

باب ۲۰ ہبہ یعنی کسی کو کچھ دیدینے کا بیان

مسئلہ ۱ تم نے کسی کو کوئی چیز دی اور اس نے منظور کر لیا یا منہ سے کچھ نہیں کہا بلکہ تم نے اسکے ہاتھ پر رکھ دیا اور اس نے لے لیا تو اب وہ چیز اسی کی ہو گئی اب تمہاری نہیں رہی بلکہ وہی اسکی مالک ہے اسکو شرع میں ہبہ کہتے ہیں۔ لیکن اسکی کئی شرطیں ہیں ایک تو اسکے حوالہ کر دینا اور اسکا قبضہ کر لینا ہے اگر تم نے کہا یہ چیز ہم نے تم کو دے دی اس نے کہا میں نے لے لی۔ لیکن ابھی تم نے اسکے حوالے نہیں کیا تو یہ دینا صحیح نہیں ہوا ابھی وہ چیز تمہاری ہی ملک ہے البتہ اگر اس نے اس چیز پر قبضہ کر لیا تو اب قبضہ کر لینے کے بعد اسکی مالک بنی۔

مسئلہ ۲ تم نے وہ دی ہوئی چیز اسکے سامنے اس طرح رکھ دی کہ اگر وہ اٹھانا چاہے تو لے سکے اور کہہ دیا کہ لو اسکو لے لو تو

اس پاس رکھ دینے سے بھی وہ مالک بن گئی۔ ایسا سمجھیں گے کہ اس نے اٹھا لیا اور قبضہ کر لیا۔

مسئلہ ۳ بند صندوق میں کچھ کپڑے وپڑے دے دیئے لیکن اسکی کنجی نہیں دی تو یہ قبضہ نہیں ہوا جب کنجی دیوے گی تب قبضہ ہو گا اس وقت اسکی مالک بنے گی۔

مسئلہ ۴ کسی بوتل میں تیل رکھا ہے یا اور کچھ رکھا ہے تم نے وہ بوتل کسی کو دے دی لیکن تیل نہیں دیا تو یہ دینا صحیح نہیں اگر وہ قبضہ کر لے تب بھی اسکی مالک نہ ہو گی جب اپنا تیل نکال کے دو گی تب وہ مالک ہو گی۔ اور اگر تیل کسی کو دے دیا مگر بوتل نہیں دی اور اس نے بوتل سمیت لے لیا کہ ہم خالی کر کے پھیر دینگے تو یہ تیل کا دینا صحیح ہے۔ قبضہ کر لینے کے بعد مالک بن جاوے گی غرضکہ جب برتن وغیرہ کوئی چیز دو تو خالی کر کے دینا شرط ہے بغیر خالی کئے دینا صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے مکان دیا تو اپنا سارا مال اسباب نکال کے خود بھی اس گھر سے نکل کے دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۵ اگر کسی کو آدھی یا تہائی یا چوتھائی چیز دو پوری چیز نہ دو تو اسکا حکم یہ ہے کہ دیکھو وہ کس قسم کی چیز ہے آدھی بانٹ دینے کے بعد بھی کام کی رہے گی یا نہ رہے گی۔ اگر بانٹ دینے کے بعد اس کام کی نہ رہے جیسے چکی اگر بیچوں بیچ سے توڑ کے دیدو تو پیسنے کے کام کی نہ رہے گی۔ اور جیسے چوکی۔ پلنگ۔ پتیلی۔ لوٹا۔ کٹورہ۔ پیالہ۔ صندوق جانور وغیرہ ایسی چیزوں کو بغیر تقسیم کئے بھی آدھی تہائی جو کچھ دینا منظور ہو دینا جائز ہے اگر وہ قبضہ کر لے تو جتنا حصہ تم نے دیا ہے اسکی مالک بن گئی اور وہ چیز ساجھے میں ہو گئی۔ اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ تقسیم کرنے کے بعد بھی کام کی رہے جیسے زمین۔ گھر۔ کپڑے کا تھان جلانے کی لکڑی۔ اناج غلہ۔ دودھ دہی وغیرہ تو بغیر تقسیم کئے ان کا دینا صحیح نہیں ہے۔ اگر تم نے کسی سے کہا ہم نے اس برتن کا آدھا گھی تم کو دے دیا۔ وہ کہے ہم نے لے لیا تو یہ دینا صحیح نہیں ہوا بلکہ اگر وہ برتن پر قبضہ بھی کر لے تب بھی اسکی مالک نہیں ہوئی۔ ابھی سارا گھی تمہارا ہی ہے۔ ہاں اسکے بعد اگر اس میں کا آدھا گھی الگ کر کے اس کے حوالے کر دو تو اب البتہ اسکی مالک ہو جائے گی۔

مسئلہ ۶ ایک تھان یا ایک مکان یا باغ وغیرہ دو آدمیوں نے مل کر آدھا آدھا خریدا تو جب تک تقسیم نہ کر لو تب تک اپنا آدھا حصہ کسی کو دے دینا صحیح نہیں۔

مسئلہ ۷ آٹھ آنے یا بارہ آنے پیسے دو شخصوں کو دیئے کہ تم دونوں آدھے آدھے لے لو۔ یہ صحیح نہیں بلکہ آدھے آدھے تقسیم کر کے دینا چاہیئں۔ البتہ اگر وہ دونوں فقیر ہوں تو تقسیم کی ضرورت نہیں اور اگر ایک روپیہ یا ایک پیسہ دو آدمیوں کو دیا تو یہ دینا صحیح ہے۔

مسئلہ ۸ بکری یا گائے وغیرہ کے پیٹ میں بچہ ہے تو پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کا دے دینا صحیح نہیں ہے بلکہ اگر پیدا

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

ہونے کے بعد وہ قبضہ بھی کر لے تب بھی مالک نہیں ہوتی۔ اگر دینا ہو تو پیدا ہونے کے بعد پھر سے دیدے۔

مسئلہ ۹ کسی نے بکری دی اور کہا کہ اسکے پیٹ میں جو بچہ ہے اسکو ہم نہیں دیتے وہ ہمارا ہی ہے تو بکری اور بچہ دونوں اسی کے ہو گئے۔ پیدا ہونے کے بعد بچہ لے لینے کا اختیار نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰ تمہاری کوئی چیز کسی کے پاس امانت رکھی ہے تم نے اسی کو دے دی تو اس صورت میں فقط اتنا کہہ دینے سے کہ میں نے لی اسکی مالک ہو جائے گی اب جا کر دوبارہ اس پر قبضہ کرنا شرط نہیں ہے کیونکہ وہ چیز تو اسکے پاس ہی ہے۔

مسئلہ ۱۱ نابالغ لڑکا یا لڑکی اپنی چیز کسی کو دے دے تو اسکا دینا صحیح نہیں ہے اور اسکی چیز لینا بھی ناجائز ہے۔ اس مسئلہ کو خوب یاد رکھو بہت لوگ اسمیں مبتلا ہیں۔

باب ۲۱

بچوں کو دینے کا بیان

مسئلہ ۱ ختنہ وغیرہ کسی تقریب میں چھوٹے بچوں کو جو کچھ دیا جاتا ہے اس سے خاص اس بچہ کو دینا مقصود نہیں ہوتا بلکہ ماں باپ کو دینا مقصود ہوتا ہے اسلئے وہ سب نیوتہ بچہ کی ملک نہیں بلکہ ماں باپ اسکے مالک ہیں جو چاہیں سو کریں۔ البتہ اگر کوئی شخص خاص بچہ ہی کو کوئی چیز دیوے تو پھر وہی بچہ اسکا مالک ہے اگر بچہ سمجھدار ہے تو خود اسی کا قبضہ کر لینا کافی ہے جب قبضہ کر لیا تو مالک ہو گیا۔ اگر بچہ قبضہ نہ کرے یا قبضہ کرنے کے لائق نہ ہو تو اگر باپ ہو تو اسکے قبضہ کر لینے سے اور اگر باپ نہ ہو تو دادا کے قبضہ کر لینے سے بچہ مالک ہو جائے گا۔ اگر باپ دادا موجود نہ ہوں تو وہ بچہ جس کی پرورش میں ہے اسکو قبضہ کرنا چاہیئے اور باپ دادا کے ہوتے ماں نانی دادی وغیرہ اور کسی کا قبضہ کرنا معتبر نہیں ہے۔

مسئلہ ۲ اگر باپ یا اسکے نہ ہونے کے وقت دادا اپنے بیٹے پوتے کو کوئی چیز دینا چاہے تو بس اتنا کہہ دینے سے ہبہ صحیح ہو جائے گا کہ میں نے اسکو یہ چیز دیدی۔ اور باپ دادا نہ ہو اسوقت ماں بھائی وغیرہ بھی اگر اسکو کچھ دینا چاہیں اور وہ بچہ ان کی پرورش میں بھی ہو۔ انکے اس کہہ دینے سے بھی وہ بچہ مالک ہو گیا کسی کے قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۳ جو چیز ہو اپنی سب اولاد کو برابر برابر دینا چاہیئے۔ لڑکا لڑکی سب کو برابر دیوے۔ اگر کبھی کسی کو کچھ زیادہ دے دیا تو بھی خیر کچھ حرج نہیں لیکن جسے کم دیا اسکو نقصان دینا مقصود نہ ہو نہیں تو کم دینا درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۴ جو چیز نابالغ بچے کی ملک ہو اسکا حکم یہ ہے کہ اسی بچے ہی کے کام میں لگانا چاہیئے کسی کو اپنے کام میں لانا جائز نہیں خود ماں باپ بھی اپنے کام میں نہ لاویں نہ کسی اور بچہ کے کام میں لگاویں۔

مسئلہ ۵ اگر ظاہر میں بچہ کو دیا مگر یقیناً معلوم ہے کہ منظور تو ماں باپ ہی کو دینا ہے مگر اس چیز کو حقیر سمجھ کر بچے ہی کے نام سے دے دیا تو ماں باپ کی ملک ہے وہ جو چاہیں کریں پھر اس میں بھی دیکھ لیں اگر ماں کے علاقہ داروں نے دیا ہے تو ماں کا ہے اگر باپ کے علاقہ داروں نے دیا ہے تو باپ کا ہے۔

مسئلہ ۶ اپنے نابالغ لڑکے کے لئے کپڑے بنوائے تو وہ لڑکا مالک ہو گیا۔ یا نابالغ لڑکی کے لئے زیور گہنا بنوایا تو وہ لڑکی اسکی مالک ہو گئی۔ اب ان کپڑوں کا یا اس زیور کا کسی اور لڑکا لڑکی کو دینا درست نہیں جسکے لئے بنوائے ہیں اسی کو دیوے۔ البتہ اگر بنانے کے وقت صاف کہہ دیا کہ یہ میری ہی چیز ہے مانگے کے طور پر دیتا ہوں تو بنوانے والے کی رہے گی۔ اکثر دستور ہے کہ بڑی بہنیں بعض وقت چھوٹی نابالغ بہنوں سے یا خود ماں اپنی لڑکی سے دوپٹہ وغیرہ کچھ مانگ لیتی ہے تو ان کی چیز کا ذرا دیر کے لئے مانگ لینا بھی درست نہیں

مسئلہ ۷ جس طرح خود بچہ اپنی چیز کسی کو دے نہیں سکتا اسی طرح باپ کو بھی نابالغ اولاد کی چیز دینے کا اختیار نہیں۔ اگر ماں باپ اسکی چیز کسی کو بالکل دے دیں یا ذرا دیر یا کچھ دن کے لئے مانگی دیدیں تو اس کا لینا درست نہیں۔ البتہ اگر ماں باپ کو تنگی کی وجہ سے نہایت ضرورت ہو اور وہ چیز کہیں اور سے انکو نہ مل سکے تو مجبوری اور لاچاری کے وقت اپنی اولاد کی چیز لے لینا درست ہے۔

مسئلہ ۸ ماں باپ وغیرہ کو بچے کا مال کسی کو قرض دینا بھی صحیح نہیں بلکہ خود قرض لینا بھی صحیح نہیں خوب یاد رکھو۔

باب ۲۲

دیکر پھیر لینے کا بیان

مسئلہ ۱ کچھ دے کر پھیر لینا بڑا گناہ ہے لیکن اگر کوئی واپس لے لیوے اور جسکو دی تھی وہ اپنی خوشی سے دے بھی دیوے تو اب پھر اسکی مالک بن جائے گی مگر بعضی باتیں ایسی ہیں جس سے پھیر لینے کا اختیار بالکل نہیں رہتا۔ مثلاً تم نے کسی کو بکری دی اسنے کھلا پلا کر خوب موٹا تازہ کیا تو پھیرنے کا اختیار نہیں ہے یا کسی کو زمین دی اس میں اس نے گھر بنا لیا یا باغ لگایا تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں یا کپڑا دینے کے بعد اسنے کپڑے کو سی لیا یا رنگ لیا یا دھلوا لیا تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں۔

مسئلہ ۲ تم نے کسی کو بکری دی اسکے دو ایک بچے ہوئے تو پھیرنے کا اختیار باقی ہے۔ لیکن اگر پھیرے تو صرف بکری پھیر سکتی ہو بچے نہیں لے سکتی۔

مسئلہ ۳ دینے کے بعد اگر دینے والا یا لینے والا مر جائے تب بھی پھیرنے کا اختیار نہیں رہتا۔

مسئلہ ۴ تم کو کسی نے کوئی چیز دی۔ پھر اسکے بدلے میں تم نے بھی کوئی چیز اسکو دے دی اور کہہ دیا لو بہن اسکے عوض تم یہ لے لو تو بدلہ دینے کے بعد اب اسکو پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔ البتہ اگر تم نے یہ نہیں کہا کہ ہم اسکے عوض میں دیتے ہیں تو وہ اپنی چیز پھیر سکتی ہے اور تم اپنی چیز بھی پھیر سکتی ہو۔

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

مسئلہ ۵ بی بی نے اپنے میاں کو یا میاں نے اپنی بی بی کو کچھ دیا تو اسکے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے ایسے رشتہ دار کو کچھ دیا جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہے اور وہ رشتہ خون کا ہے جیسے بھائی بہن بھتیجا بھانجا وغیرہ تو اس سے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے اور اگر قرابت اور رشتہ تو ہے لیکن نکاح حرام نہیں ہے جیسے چچازاد، پھوپھی زاد بہن بھائی وغیرہ۔ یا نکاح حرام تو ہے لیکن نسب کے اعتبار سے قرابت نہیں یعنی وہ رشتہ خون کا نہیں بلکہ دُودھ کا رشتہ یا اور کوئی رشتہ ہے جیسے دُودھ شریک بھائی بہن وغیرہ یا داماد ساس خسر وغیرہ تو ان سب سے پھیر لینے کا اختیار رہتا ہے۔

مسئلہ ۶ جتنی صورتوں میں پھیر لینے کا اختیار ہے اس کا مطلب ہے کہ اگر وہ بھی پھیر دینے پر راضی ہو جائے اسوقت پھیر لینے کا اختیار ہے جیسا اوپر آچکا لیکن گناہ اس میں بھی ہے اور اگر وہ راضی نہ ہو اور نہ پھیرے تو بدون قضاء قاضی کے زبردستی پھیر لینے کا اختیار نہیں اور اگر زبردستی بدون قضاء کے پھیر لیا تو یہ مالک نہ ہوگا۔

مسئلہ ۷ جو کچھ ہبہ کر دینے کے حکم احکام بیان ہوئے ہیں اکثر خدا کی راہ میں خیرات دینے کے بھی وہی احکام ہیں مثلاً بغیر قبضہ کئے فقیر کی ملک میں چیز نہیں جاتی۔ اور جس چیز کا تقسیم کے بعد دینا شرط ہے اس کا یہاں بھی تقسیم کے بعد دینا شرط ہے جس چیز کا خالی کر کے دینا ضروری ہے یہاں بھی خالی کر کے دینا ضروری ہے البتہ دو باتوں کا فرق ہے۔ ایک ہبہ میں رضامندی سے پھیر لینے کا اختیار رہتا ہے اور یہاں پھیر لینے کا اختیار نہیں رہتا۔ دُوسرے آٹھ دس آنے پیسے یا آٹھ دس روپے اگر دو فقیروں کو دیدو کہ تم دونوں بانٹ لینا تو یہ بھی درست ہے۔ اور ہبہ میں اسطرح درست نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۸ کسی فقیر کو پیسہ دینے لگے مگر دھوکے سے اٹھنی چلی گئی تو اسکے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔

باب ۲۳

کرایہ پر لینے کا بیان

مسئلہ ۱ جب تم نے مہینہ بھر کے لئے گھر کرایہ پر لیا اور اپنے قبضہ میں کر لیا تو مہینے کے بعد کرایہ دینا پڑے گا چاہے اس میں رہنے کا اتفاق ہوا ہو یا خالی پڑا رہا ہو۔ کرایہ بہرحال واجب ہے۔

مسئلہ ۲ درزی کپڑا سی کر یا رنگریز رنگ کر یا دھوبی کپڑا دھو کر لایا تو اسکو اختیار ہے کہ جب تک تم سے اسکی مزدوری نہ لیوے تب تک تم کو کپڑا نہ دیوے۔ بغیر مزدوری دیئے اس سے زبردستی لینا درست نہیں۔ اور اگر کسی مزدور سے غلے کا ایک بورا ایک آنہ پیسہ کے وعدہ پر اٹھوایا تو وہ اپنی مزدوری مانگنے کے لئے تمہارا غلہ نہیں روک سکتا۔ کیونکہ وہاں سے لانے کی وجہ سے غلہ میں کوئی بات نہیں پیدا ہوئی۔ اور پہلی صورتوں میں ایک نئی بات کپڑے میں پیدا ہوگئی۔

مسئلہ ۳ اگر کسی نے یہ شرط کر لی کہ میرا کپڑا تم ہی سینا یا تم ہی رنگنا یا تم ہی دھونا تو اسکو دوسرے سے دھلوانا درست نہیں۔ اور اگر یہ شرط نہیں کی تو کسی اور سے بھی وہ کام کرا سکتی ہے۔

باب ۲۴

اجارۂ فاسدہ کا بیان

مسئلہ ۱ اگر مکان کرایہ پر لیتے وقت کچھ مدت نہیں بیان کی کہ کتنے دن کے لئے کرایہ پر لیا ہے یا کرایہ نہیں مقرر کیا یوں ہی لے لیا۔ یا یہ شرط کر لی کہ جو کچھ اس میں گر پڑ جاوے گا وہ بھی ہم اپنے پاس سے بنوا دیا کرینگے۔ یا کسی کو گھر اس وعدہ پر دیا کہ اسکی مرمت کرا دیا کرے اور اسکا یہی کرایہ ہے۔ یہ سب اجارہ فاسد ہے اور اگر یوں کہدے کہ تم اس گھر میں رہو اور مرمت کرا دیا کرو کرایہ کچھ نہیں تو یہ عاریت ہے اور جائز ہے۔

مسئلہ ۲ کسی نے یہ کہہ کر مکان کرایہ پر لیا کہ دو روپے ماہوار کرایہ دیا کرینگے تو ایک ہی مہینے کے لئے اجارہ صحیح ہوا۔ مہینے کے بعد مالک کو اسمیں سے اٹھا دینے کا اختیار ہے پھر جب دوسرے مہینے میں تم رہ پڑے تو ایک مہینے کا اجارہ اب اور صحیح ہو گیا۔ اسی طرح ہر مہینے میں نیا اجارہ ہوتا رہے گا۔ البتہ اگر یہ بھی کہہ دیا کہ چار مہینے یا چھ مہینے رہوں گا تو جتنی مدت بتلائی ہے اتنی مدت تک اجارہ صحیح ہوا۔ اس سے پہلے مالک تم کو نہیں اٹھا سکتا۔

مسئلہ ۳ پیسنے کے لئے کسی کو گیہوں دیئے اور کہا کہ اسی میں سے پاؤ بھر آٹا پسائی لے لینا۔ یا کھیت کٹوایا اور کہا کہ اسی میں سے اتنا غلہ مزدوری لے لینا یہ سب فاسد ہے۔

مسئلہ ۴ اجارہ فاسدہ کا یہ حکم ہے کہ جو کچھ طے ہوا ہے وہ نہ دلایا جاوے گا بلکہ اتنے کام کے لئے جتنی مزدوری کا دستور ہو یا ایسے گھر کے لئے جتنے کرایہ کا دستور ہو وہ دلایا جاوے گا۔ لیکن اگر دستور زیادہ ہے اور طے کم ہوا تھا تو پھر دستور کے موافق نہ دیا جاوے گا بلکہ وہی دلاوے گا جو طے ہوا ہے۔ غرضکہ جو کم ہو اسکے پانے کا مستحق ہے۔

مسئلہ ۵ گانے بجانے، ناچنے، بندر نچانے وغیرہ جتنی بیہودگیاں ہیں انکا اجارہ صحیح نہیں بالکل باطل ہے اسلئے کچھ نہ دلایا جاوے گا۔

مسئلہ ۶ کسی حافظ کو نوکر رکھا کہ اتنے دن تک فلانے کی قبر پر پڑھا کرو اور ثواب بخشا کرو۔ یہ صحیح نہیں باطل ہے نہ پڑھنے والے کو ثواب ملے گا نہ مُردے کو اور یہ کچھ تنخواہ پانے کا مستحق نہیں۔

مسئلہ ۷ پڑھنے کے لئے کوئی کتاب کرایہ پر لی تو یہ صحیح نہیں بلکہ باطل ہے۔

مسئلہ ۸ یہ جو دستور ہے کہ بکری، گائے، بھینس کے گابھن کرنے میں جس کا بکرا بیل بھینسا ہوتا ہے وہ گابھن کرائی لیتا ہے، یہ بالکل حرام ہے۔

مسئلہ ۹ بکری یا گائے بھینس کو دُودھ پینے کے لئے کرایہ پر لینا درست نہیں۔

مسئلہ۱۰ جانور کو ادھیان پر دینا درست نہیں یعنی یوں کہنا کہ یہ مرغیاں یا بکریاں لے جاؤ اور پرورش سے اچھی طرح رکھو جو کچھ بچے ہوں وہ آدھے تمہارے آدھے ہمارے یہ درست نہیں ہے۔

مسئلہ۱۱ گھر سجانے کے لئے جھاڑ فانوس وغیرہ کرایہ پر لینا درست نہیں۔ اگر لایا بھی تو وہ دینے والا کرایہ پانے کا مستحق نہیں البتہ اگر جھاڑ فانوس جلانے کے لئے لایا ہو تو درست ہے۔

مسئلہ۱۲ کوئی یکہ یا بہلی کرایہ پر کی تو معمول سے زیادہ بہت آدمیوں کا لدجانا درست نہیں۔ اسی طرح ڈولی میں بلا کہاروں کی اجازت کے دو دو بیٹھ جانا درست نہیں۔

مسئلہ۱۳ کوئی چیز کھوئی گئی اُسنے کہا جو کوئی ہماری چیز بتلادے کہ کہاں ہے اسکو ایک پیسہ دینگے۔ تو اگر کوئی بتادے تب بھی پیسہ پانے کی مستحق نہیں ہے کیونکہ یہ اجارہ صحیح نہیں ہوا۔ اور اگر کسی خاص آدمی سے کہا ہو کہ اگر تو بتلاوے تو پیسہ دونگی تو اگر اُسنے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے بتلادیا تو کچھ نہ پاوے گی۔ اور اگر کچھ چل کے بتلایا ہو تو پیسہ دھیلا جو کچھ وعدہ تھا ملے گا۔

باب ۲۵

تاوان لینے کا بیان

مسئلہ۱ رنگریز۔ دھوبی۔ درزی وغیرہ کسی پیشہ ور سے کوئی کام کرایا تو وہ چیز جو اسکو دی ہے اسکے پاس امانت ہے اگر چوری ہوجائے یا اور کسی طرح بلاقصد مجبوری سے ضائع ہوجائے تو اُن سے تاوان لینا درست نہیں البتہ اگر اُس نے اسطرح کندی کی کہ کپڑا پھٹ گیا یا عمدہ ریشمی کپڑا بھٹی پر چڑھادیا وہ خراب ہوگیا تو اسکا تاوان لینا جائز ہے۔ اسی طرح جو کپڑا اُسنے بدل دیا تو اسکا تاوان لینا بھی درست ہے۔ اور اگر کپڑا کھو یا گیا اور وہ کہتا ہے معلوم نہیں کیونکر گیا اور کیا ہوا اسکا تاوان لینا بھی درست ہے۔ اور اگر وہ کہے کہ میرے یہاں چوری ہوگئی اس میں جاتا رہا تو تاوان لینا درست نہیں۔

مسئلہ۲ کسی مزدور کو گھی تیل وغیرہ گھر پہنچانے کو کہا۔ اس سے رستہ میں گر پڑا تو اس کا تاوان لینا جائز ہے۔

مسئلہ۳ اور جو پیشہ ور نہیں بلکہ خاص تمہارے ہی کام کے لئے ہے مثلاً نوکر چاکر یا وہ مزدور جس کو تم نے ایک دن یا دو چار دن کے لئے رکھا ہے اسکے ہاتھ سے جو کچھ جاتا رہے اسکا تاوان لینا جائز نہیں۔ البتہ اگر وہ خود قصداً نقصان کر دے تو تاوان لینا درست ہے۔

مسئلہ۴ لڑکا کھلانے پر جو نوکر ہے اسکی غفلت سے اگر بچے کا زیور یا اور کچھ جاتا رہے تو اسکا تاوان لینا درست نہیں۔

باب ۲۶

اجارہ کے توڑ دینے کا بیان

مسئلہ۱ کوئی گھر کرایہ پر لیا۔ وہ بہت ٹپکتا ہے یا کچھ حصہ اسکا گر پڑا۔ یا اور کوئی ایسا عیب نکل آیا جس سے اب رہنا مشکل ہے تو اجارہ کا توڑ دینا درست ہے اور اگر بالکل ہی گر پڑا تو خود ہی اجارہ ٹوٹ گیا تمہارے توڑنے اور مالک کے راضی ہونے کی ضرورت نہیں رہی۔

مسئلہ۲ جب کرایہ پر لینے والے اور دینے والے میں سے کوئی مرجائے تو اجارہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ۳ اگر کوئی ایسا عذر پیدا ہوجائے کہ کرایہ توڑنا پڑے تو مجبوری کے وقت توڑ دینا صحیح ہے۔ مثلاً کہیں جانے کیلئے بہلی کو کرایہ کیا پھر رائے بدل گئی اب جانے کا ارادہ نہیں رہا تو اجارہ توڑ دینا صحیح ہے۔

مسئلہ۴ یہ جو دستور ہے کہ کرایہ طے کر کے اسکو کچھ بیعانہ دیدیتے ہیں اگر جانا ہوا تو پھر اسکو پورا کرایہ دیتے ہیں اور وہ بیعانہ اس کرایہ میں مجرا ہوجاتا ہے اور جو جانا نہ ہوا تو وہ بیعانہ ہضم کرلیتا ہے واپس نہیں دیتا یہ درست نہیں بلکہ اسکو واپس دینا چاہیئے۔

باب ۲۷

بلا اجازت کسی کی چیز لے لینے کا بیان

مسئلہ۱ کسی کی چیز زبردستی لے لینا یا بیٹھ پیچھے اُسکی بغیر اجازت کے لے لینا بڑا گناہ ہے بعضی عورتیں اپنے شوہر یا اور کسی عزیز کی چیز بلا اجازت لے لیتی ہیں یہ بھی درست نہیں ہے جو چیز بلا اجازت لے لی تو اگر وہ چیز ابھی موجود ہو تو بعینہ وہی پھیر دینا چاہیئے۔ اور اگر خرچ ہوگئی ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ایسی چیز تھی کہ اسی کے مثل بازار میں مل سکتی ہے جیسے غلہ گھی، تیل، روپیہ پیسہ، تو جیسی چیز لی ہے ویسی ہی چیز منگا کر دے دینا واجب ہے۔ اور اگر کوئی ایسی چیز لے کر ضائع کر دی کہ اسکے مثل ملنا مشکل ہے تو اسکی قیمت دینا پڑے گی جیسے مُرغی، بکری، امرود، نارنگی، ناشپاتی۔

مسئلہ۲ چارپائی کا ایک آدھ پایہ ٹوٹ گیا یا پٹی یا چول ٹوٹ گئی یا اور کوئی چیز لے لی تھی وہ خراب ہوگئی تو خراب ہونے سے جتنا اُسکا نقصان ہوا ہو دینا پڑے گا۔

مسئلہ۳ پرائے روپے سے بلا اجازت تجارت کی تو اس سے جو کچھ نفع ہوا اسکا لینا درست نہیں۔ بلکہ اصل روپیہ مالک کو واپس دے اور جو کچھ نفع ہو اسکو ایسے لوگوں کو خیرات کر دے جو بہت محتاج ہوں۔

مسئلہ۴ کسی کا کپڑا پھاڑ ڈالا تو اگر تھوڑا پھٹا ہے تب تو جتنا نقصان ہوا ہے اُتنا تاوان لا دینگے۔ اور اگر ایسا پھاڑ ڈالا کہ اب اس کام کا نہیں رہا جس کام کے لئے پہلے تھا۔ مثلاً دوپٹہ ایسا پھاڑ ڈالا کہ اب دوپٹہ کے قابل نہیں رہا۔ کرتیاں البتہ بن سکتی

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

ہیں تو یہ سب کپڑا اُسی پھاڑنے والے کو دیوے اور ساری قیمت اس سے لے لے۔

مسئلہ۵ کسی کا نگینہ لے کر انگوٹھی پر رکھا لیا تو اب اسکی قیمت دینا پڑے گی۔ انگوٹھی توڑ کر نگینہ نکلوا دینا واجب نہیں۔

مسئلہ۶ کسی کا کپڑا لے کر رنگ لیا تو اسکو اختیار ہے چاہے رنگا رنگایا کپڑا لے لے اور رنگنے سے جتنے دام بڑھ گئے ہیں اتنے دام دیدے اور چاہے اپنے کپڑے کے دام لے لے اور کپڑا اُسی کے پاس رہنے دے۔

مسئلہ۷ تاوان دینے کے بعد پھر اگر وہ چیز مل گئی تو دیکھنا چاہیئے کہ تاوان اگر مالک کے بتلانے کے موافق دیا ہے اب اسکا پھیرنا واجب نہیں اب وہ چیز اسکی ہو گئی۔ اور اگر اسکے بتلانے سے کم دیا ہے تو اسکا تاوان پھیر کر اپنی چیز لے سکتی ہے۔

مسئلہ۸ پرائی بکری یا گائے گھر میں چلی آئی تو اسکا دودھ دوہنا حرام ہے جتنا دودھ لیوے گی اُسکے دام دینا پڑینگے۔

مسئلہ۹ سوئی تاگہ، کپڑے کی چٹ، پان تمباکو کتھا ڈلی کوئی چیز بغیر اجازت کے لینا درست نہیں۔ جو لیا ہے اُسکے دام دینا واجب ہیں یا اس سے کہہ کے معاف کرالیوے نہیں تو قیامت میں دینا پڑے گا۔

مسئلہ۱۰ شوہر اپنے واسطے کوئی کپڑا لایا۔ قطع کرتے وقت کچھ اس میں سے بچا کر چرا رکھا اور اسکو نہیں بتایا یہ بھی جائز نہیں جو کچھ لینا ہو کہہ کے لو اور اجازت نہ دے تو نہ لو۔

باب ۲۸

شرکت کا بیان

مسئلہ۱ ایک آدمی مرگیا اور اُسنے کچھ مال چھوڑا تو اسکا سارا مال سب حقداروں کی شرکت میں ہے جب تک سب سے اجازت نہ لے لیوے تب تک اسکو اپنے کام میں کوئی نہیں لاسکتی۔ اگر لاوے گی اور نفع اٹھاوے گی تو گناہ ہو گا۔

مسئلہ۲ دو بیبیوں نے مل کر کچھ برتن خریدے تو وہ برتن دونوں کے ساجھے میں ہیں۔ بغیر اس دوسری کی اجازت لئے اکیلے ایک کو برتنا اور کام میں لانا، بیچ ڈالنا وغیرہ درست نہیں۔

مسئلہ۳ دو بیبیوں نے اپنے اپنے پیسے ملا کر ساجھے میں امرود، نارنگی، بیر، آم، جامن، لکڑی، کھیرے، خربوزے وغیرہ کوئی چیز مول منگائی۔ اور جب وہ چیز بازار سے آئی تو اسوقت ان میں سے ایک ہے اور ایک کہیں گئی ہوئی ہے تو یہ نہ کرو کہ آدھا خود لے لو اور آدھا اسکا حصّہ نکال کے رکھ دو کہ جب وہ آوے گی تو اپنا حصّہ لے لیوے گی۔ جب تک دونوں موجود نہ ہوں حصّہ بانٹنا درست نہیں ہے۔ اگر بے اسکے آئے اپنا حصّہ الگ کر کے کھا گئی تو بہت گناہ ہوا۔ البتہ اگر گیہوں یا اور کوئی غلّہ ساجھے میں منگایا اور اپنا حصّہ بانٹ کر رکھ لیا اور دوسرے کا اسکے آنے کے وقت اسکو دے دیا یہ درست ہے لیکن اس صورت میں اگر دوسرے کے حصّہ میں اسکو دینے سے پہلے کچھ چوری وغیرہ ہو گئی تو وہ نقصان دونوں آدمی

کا سمجھا جاوے گا وہ اسکے حصّہ میں ساجھی ہو جاوے گی۔

مسئلہ۴ سو سو روپے ملا کر دو شخصوں نے کوئی تجارت کی اور اقرار کیا کہ جو کچھ نفع ہو آدھا ہمارا آدھا تمہارا تو یہ صحیح ہے اور اگر کہا کہ دو حصّے ہمارے اور ایک حصّہ تمہارا تو بھی صحیح ہے چاہے دونوں کا برابر لگا ہو یا کم زیادہ لگا ہو سب درست ہے۔

مسئلہ۵ ابھی کچھ مال نہیں خریدا گیا تھا کہ وہ سب روپیہ چوری ہو گیا یا دونوں کا روپیہ ابھی الگ الگ رکھا تھا اور دونوں میں ایک کا مال چوری ہو گیا تو شرکت جاتی رہی پھر سے شریک ہوں تب سوداگری کریں۔

مسئلہ۶ دو شخصوں نے ساجھا کیا اور کہا کہ سو روپیہ ہمارا اور سو روپیہ اپنا ملا کر تم کپڑے کی تجارت کرو اور نفع آدھا آدھا بانٹ لیویں گے۔ پھر دونوں میں سے ایک نے کچھ کپڑا خرید لیا۔ پھر دوسرے کے پورے سو روپے چوری ہو گئے تو جتنا مال خریدا ہے وہ دونوں کے ساجھے میں ہے اسلئے آدھی قیمت اس سے لے سکتا ہے۔

مسئلہ۷ سوداگری میں یہ شرط ٹھہرائی کہ نفع میں دس روپے یا پندرہ روپے ہمارے ہیں باقی جو کچھ نفع ہو سب تمہارا ہے تو یہ درست نہیں۔

مسئلہ۸ سوداگری کے مال میں سے کچھ چوری ہو گیا تو دونوں کا نقصان ہوا۔ یہ نہیں کہ جو نقصان ہو وہ سب ایک ہی کے سر پڑے۔ اگر یہ اقرار کر لیا کہ اگر نقصان ہو تو وہ سب ہمارے ذمہ اور جو نفع ہو وہ آدھا آدھا بانٹ لو تو یہ بھی درست نہیں۔

مسئلہ۹ جب شرکت ناجائز ہو گئی تو اب نفع بانٹنے میں قول و قرار کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ اگر دونوں کا مال برابر ہے تو نفع بھی برابر ملے گا۔ اور اگر برابر نہ ہو تو جس کا مال زیادہ ہے اسکو نفع بھی اس حساب سے ملیگا چاہے جو کچھ اقرار کیا ہو۔ اقرار کا اسوقت اعتبار ہوتا ہے جب شرکت صحیح ہو اور ناجائز نہ ہونے پاوے۔

مسئلہ۱۰ دو عورتوں نے ساجھا کیا کہ اِدھر اُدھر سے جو کچھ سینا پرونا آوے ہم تم مل کر سیا کریں اور جو کچھ سلائی ملا کرے آدھی آدھی بانٹ لیا کریں تو یہ شرکت درست ہے۔ اگر یہ اقرار کیا کہ دونوں مل کر سیا کریں اور نفع دو حصّے ہمارے اور ایک حصّہ تمہارا تو بھی درست ہے اور اگر یہ اقرار کیا کہ چار آنے یا آٹھ آنے ہمارے اور باقی سب تمہارا تو یہ درست نہیں۔

مسئلہ۱۱ ان دونوں میں سے ایک عورت نے کوئی کپڑا سینے کے لئے لے لیا تو دوسری یہ نہیں کہہ سکتی کہ یہ کپڑا تم نے کیوں لیا تم نے لیا ہے تم ہی سیو بلکہ دونوں کے ذمہ اسکا سینا واجب ہو گیا۔ یہ نہ سی سکے تو وہ سی دے یا دونوں مل کر سییں غرضکہ سینے سے انکار نہیں کر سکتی۔

مسئلہ۱۲ جس کا کپڑا تھا وہ مانگنے کیلئے آئی اور جس عورت نے لیا تھا وہ اسوقت نہیں ہے بلکہ دوسری عورت ہے، تو اس دوسری عورت سے بھی تقاضا کرنا درست ہے وہ عورت یہ نہیں کہہ سکتی کہ مجھے کیا مطلب جس کو دیا ہو اس سے مانگو۔

مسئلہ۱۳ اسی طرح ہر عورت اس کپڑے کی مزدوری اور سلائی مانگ سکتی ہے جس نے کپڑا دیا تھا وہ یہ بات نہیں کہہ سکتی کہ میں

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

تم کو سلائی نہ دونگی بلکہ جسکو کپڑا دیا تھا اُسی کو سلائی دوں گی۔ جب دونوں ساجھے میں کام کرتی ہیں تو ہر عورت سلائی کا تقاضا کر سکتی ہے ان دونوں میں سے جس کو سلائی دے دیگی اسکے ذمہ سے ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۴ دو عورتوں نے شرکت کی کہ آؤ دونوں مل کر جنگل سے لکڑیاں چُن لاویں یا کنڈے بن لاویں تو شرکت صحیح نہیں جو جسکے ہاتھ میں آئے وہی اسکی مالک ہے۔ اس میں ساجھا نہیں۔

مسئلہ ۱۵ ایک نے دُوسری سے کہا ہمارے انڈے اپنی مُرغی کے نیچے رکھدو جو بچے نکلیں دونوں آدمی آدھوں آدھ بانٹ لیں یہ درست نہیں۔

باب ۲۹ ساجھے کی چیز تقسیم کرنے کا بیان

مسئلہ ۱ دو آدمیوں نے مل کر بازار سے گیہوں منگوائے تو اب تقسیم کرتے وقت دونوں کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے دُوسرا حصّہ دار موجود نہ ہو تب بھی ٹھیک ٹھیک تول کر اس کا حصّہ الگ کر کے اپنا حصّہ الگ کر لینا درست ہے جب اپنا حصّہ الگ کر لیا تو کھاؤ پیو کسی کو دے دو جو چاہو سو کرو سب جائز ہے۔ اسی طرح گھی، تیل، انڈے وغیرہ کا بھی حکم ہے غرضکہ جو ایسی چیز ہو کہ اس میں کچھ فرق نہ ہوتا ہو جیسے کہ انڈے انڈے سب برابر ہیں یا گیہوں کے دو حصّے کئے تو جیسا یہ حصّہ ویسا وہ حصّہ دونوں برابر۔ ایسی سب چیزوں کا یہی حکم ہے کہ دوسرے کے نہ ہوتے وقت بھی حصّہ بانٹ کر لینا درست ہے لیکن اگر دُوسری نے ابھی اپنا حصّہ نہیں لیا تھا کہ کسی طرح جاتا رہا تو وہ نقصان دونوں کا ہوگا جیسے شرکت میں بیان ہوا۔ اور جن چیزوں میں فرق ہوا کرتا ہے جیسے امرود، نارنگی وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ جب تک دونوں حصّہ دار موجود نہ ہوں حصّہ بانٹ کر لینا درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۲ دو لڑکیوں نے مل کر آم، امرود وغیرہ کچھ منگوایا اور ایک کہیں چلی گئی تو اب اس میں سے کھانا درست نہیں جب وہ آجائے اسکے سامنے اپنا حصّہ الگ کرو تب کھاؤ نہیں تو بہت گناہ ہوگا۔

مسئلہ ۳ دو نے مل کر چنے بھُنوائے تو فقط انداز سے تقسیم کرنا درست نہیں بلکہ خُوب ٹھیک ٹھیک تول کر آدھا آدھا کرنا چاہیئے اگر کسی طرف کمی بیشی ہو جائے گی تو سود ہو جائے گا۔

باب ۳۰ گروی رکھنے کا بیان

مسئلہ ۱ تم نے کسی سے دس روپے قرض لئے اور اعتبار کے لئے اپنی کوئی چیز اسکے پاس رکھدی کہ تجھے اعتبار نہ ہو تو

میری یہ چیز اپنے پاس رکھ لے۔ جب روپے ادا کر دوں تو اپنی چیز لے لوں گی یہ جائز ہے اسی کو گروی کہتے ہیں لیکن سُود دینا کسی طرح درست نہیں جیسا کہ آجکل مہاجن سُود لے کر گروی رکھتے ہیں یہ درست نہیں سود لینا اور دینا دونوں حرام ہیں۔

مسئلہ ۲ جب تم نے کوئی چیز گروی رکھ دی تو اب بغیر قرضہ ادا کئے اپنی چیز کے مانگنے اور لے لینے کا حق نہیں ہے۔

مسئلہ ۳ جو چیز تمہارے پاس کسی نے گروی رکھی تو اب اس چیز کو کام میں لانا اس سے کسی طرح کا نفع اُٹھانا اپنے باغ کا پھل کھانا، ایسی زمین کا غلّہ یا روپیہ لے کر کھانا ایسے گھر میں رہنا کچھ درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۴ اگر بکری گائے وغیرہ گروی ہو تو اسکا دُودھ بچّہ وغیرہ جو کچھ ہو وہ بھی مالک ہی کے ہیں۔ جسکے پاس گروی ہے اسکو لینا درست نہیں۔ دُودھ کو بیچ کر دام کو بھی گروی میں شامل کر دے۔ جب وہ تمہارا قرضہ ادا کر دے تو گروی کی چیز اور یہ دام دودھ کے سب واپس کر دو اور کھلائی کے دام کاٹ لو۔

مسئلہ ۵ اگر تم نے اپنا روپیہ کچھ ادا کر دیا تب بھی گروی کی چیز نہیں لے سکتیں جب سب روپیہ ادا کرو گی تب وہ چیز ملیگی۔

مسئلہ ۶ اگر تم نے دس روپے قرض لئے اور دس ہی روپے کی چیز یا پندرہ بیس روپے کی چیز گروی کر دی اور وہ چیز اسکے پاس سے جاتی رہی تو اب نہ تو وہ تم سے اپنا کچھ قرض لے سکتا ہے اور نہ تم اس سے اپنی گروی کی چیز کے دام لے سکتی ہو۔ تمہاری چیز گئی اور اس کا روپیہ گیا۔ اور اگر پانچ ہی روپے کی چیز گروی رکھی اور وہ جاتی رہی تو پانچ روپے تم کو دینا پڑیں گے پانچ روپے مجرا ہو گئے۔

باب ۳۱ وصیت کا بیان

مسئلہ ۱ یہ کہنا کہ میرے مرنے کے بعد میرا اتنا مال فلانے آدمی کو یا فلانے کام میں دے دینا، یہ وصیت ہے چاہے تندرستی میں کہے چاہے بیماری میں۔ پھر چاہے اس بیماری میں مر جائے یا تندرست ہو جاوے اور جو خود اپنے ہاتھ سے کہیں دیدے، کسی کو قرضہ معاف کر دے تو اسکا حکم یہ ہے کہ تندرستی میں ہر طرح درست ہے اور اسی طرح جس بیماری سے شفا ہو جاوے اس میں بھی درست ہے اور جس بیماری میں مر جاوے وہ وصیت ہے جسکا حکم آگے آتا ہے۔

مسئلہ ۲ اگر کسی کے ذمّے نمازیں یا روزے یا زکوٰۃ یا قسم و روزہ وغیرہ کا کفّارہ باقی رہ گیا ہو اور اتنا مال بھی موجود ہو تو مرتے وقت اسکے لئے وصیت کر جانا ضروری اور واجب ہے۔ اسی طرح اگر کسی کا کچھ قرض ہو یا کوئی امانت اسکے پاس رکھی ہو اسکی وصیت کر دینا بھی واجب ہے نہ کرے گی تو گنہگار ہوگی۔ اور اگر کچھ رشتہ دار غریب ہوں جن کو شرع سے کچھ میراث نہ پہنچتی ہو اور اسکے پاس بہت مال و دولت ہے تو انکو کچھ دلا دینا اور وصیت کر جانا مستحب ہے اور باقی

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

اور لوگوں کے لئے وصیت کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے۔

مسئلہ مرنے کے بعد مُردے کے مال میں سے پہلے تو اُسکی گور و کفن کا سامان کریں پھر جو کچھ بچے اُس سے قرضہ ادا کر دیویں۔ اگر مُردے کا سارا مال قرضہ ادا کرنے میں لگ جائے تو سارا مال قرضہ میں لگا دینگے وارثوں کو کچھ نہ ملے گا۔ اسلئے قرضہ ادا کرنے کی وصیت پر بہر حال عمل کرینگے۔ اگر سب مال اس وصیت کی وجہ سے خرچ ہو جاوے تب بھی کچھ پرواہ نہیں بلکہ اگر وصیت بھی نہ کر جاوے تب بھی قرضہ اوّل ادا کر دینگے اور قرض کے سوا اور چیزوں کی وصیت کا اختیار فقط تہائی مال میں ہوتا ہے یعنی جتنا مال چھوڑا ہے اسکی تہائی میں سے اگر وصیت پوری ہو جاوے مثلاً کفن دفن اور قرضہ میں لگا کر تین سو روپے بچے اور سو روپے میں سب وصیتیں پوری ہو جاویں تب تو وصیت کو پورا کرینگے اور تہائی مال سے زیادہ لگانا وارثوں کے ذمّہ واجب نہیں۔ تہائی میں سے جتنی وصیتیں پوری ہو جائیں اسکو پورا کریں باقی چھوڑ دیں۔ البتہ اگر سب وارث خوشی سے رضامند ہو جاویں کہ ہم اپنا اپنا حصّہ نہ لیویں گے تم اسکی وصیت میں لگا دو تو البتہ تہائی سے زیادہ بھی وصیت میں لگا دینا جائز ہے لیکن نابالغوں کی اجازت کا بالکل اعتبار نہیں ہے وہ اگر اجازت بھی دیں تب بھی ان کا حصّہ خرچ کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۴ جس شخص کو میراث میں مال ملنے والا ہو جیسے ماں باپ، شوہر، بیٹا وغیرہ اسکے لئے وصیت کرنا صحیح نہیں۔ اور جس رشتہ دار کا اسکے مال میں کچھ حصّہ نہ ہو یا رشتہ دار ہی نہ ہو کوئی غیر ہو اسکے لئے وصیت کرنا درست ہے لیکن تہائی مال سے زیادہ دلانے کا اختیار نہیں۔ اگر کسی نے اپنے وارث کو وصیت کر دی کہ میرے بعد اسکو فلانی چیز دے دینا یا اتنا مال دے دینا تو اس وصیت سے پانے کا اسکو کچھ حق نہیں ہے البتہ اگر اور سب وارث راضی ہو جاویں تو دے دینا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو تہائی سے زیادہ وصیت کر جاوے اسکا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سب وارث بخوشی راضی ہو جاویں تو تہائی سے زیادہ ملے گا ورنہ فقط تہائی مال ملیگا اور نابالغوں کی اجازت کا کسی صورت میں اعتبار نہیں ہے۔ ہر جگہ اس کا خیال رکھو ہم کہاں تک لکھیں۔

مسئلہ ۵ اگرچہ تہائی مال میں وصیت کر جانے کا اختیار ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پوری تہائی کی وصیت نہ کرے کم کی وصیت کرے بلکہ اگر بہت زیادہ مالدار نہ ہو تو وصیت ہی نہ کرے وارثوں کے لئے چھوڑ دے کہ اچھی طرح فراغت سے بسر کریں کیونکہ اپنے وارثوں کو فراغت اور آسائش میں چھوڑ جانے میں بھی ثواب ملتا ہے۔ ہاں البتہ اگر ضروری وصیت ہو جیسے نماز روزہ کا فدیہ تو اسکی وصیت بہر حال کر جاوے ورنہ گنہگار ہوگی۔

مسئلہ ۶ کسی نے کہا میرے بعد میرے مال میں سے سو روپے خیرات کر دینا تو دیکھو گور و کفن اور قرض ادا کرنے کے بعد کتنا مال بچا ہے کہ تین سو یا اس سے زیادہ ہو تو پورے سو روپے دینا چاہئیں۔ اور جو کم ہو تو صرف تہائی دینا واجب ہے۔

ہاں اگر سب وارث بلا کسی دباؤ و لحاظ کے منظور کر لیں تو اور بات ہے۔

مسئلہ ۷ اگر کسی کے کوئی وارث نہ ہو تو اسکو پورے مال کی وصیت کر دینا بھی درست ہے اور اگر صرف بیوی ہو تو تین چوتھائی کی وصیت درست ہے۔ اسی طرح اگر کسی کے صرف میاں ہے تو آدھے مال کی وصیت درست ہے۔

مسئلہ ۸ نابالغ کا وصیت کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۹ یہ وصیت کی کہ میرے جنازہ کی نماز فلاں شخص پڑھے فلاں شہر میں یا فلانے قبرستان یا فلاں کی قبر کے پاس مجھکو دفنانا۔ فلانے کپڑے کا کفن دینا۔ میری قبر پکی بنا دینا۔ قبر پر قبّہ بنا دینا۔ قبر پر کوئی حافظ بٹھلا دینا کہ پڑھ پڑھ کے بخشا کرے تو اس کا پورا کرنا ضروری نہیں۔ بلکہ تین وصیتیں اخیر کی بالکل جائز ہی نہیں۔ پورا کرنے والا گنہگار ہوگا۔

مسئلہ ۱۰ اگر کوئی وصیت کر کے اپنی وصیت سے لَوٹ جائے یعنی کہہ دے کہ اب مجھے ایسا منظور نہیں اس وصیت کا اعتبار نہ کرنا تو وہ وصیت باطل ہو گئی۔

مسئلہ ۱۱ جس طرح تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کر جانا درست نہیں اسی طرح بیماری کی حالت میں اپنے مال کو تہائی سے زیادہ بجز اپنے ضروری خرچ کھانے پینے دوا دارو وغیرہ کے خرچ کرنا بھی درست نہیں۔ اگر تہائی سے زیادہ دے دیا تو بدون وارثوں کی اجازت کے یہ دینا صحیح نہیں ہوا۔ جتنا تہائی سے زیادہ ہے وارثوں کو اسکے لے لینے کا اختیار ہے اور نابالغ اگر اجازت دیں تب بھی معتبر نہیں۔ اور وارث کو تہائی کے اندر بھی بدون سب وارثوں کی اجازت کے دینا درست نہیں اور یہ حکم جب ہے کہ اپنی زندگی میں دے کر قبضہ بھی کرا دیا ہو اور اگر دے تو دیا لیکن قبضہ ابھی نہیں ہوا تو مرنے کے بعد وہ دینا بالکل ہی باطل ہے اسکو کچھ نہ ملے گا وہ سب مال وارثوں کا حق ہے اور یہی حکم ہے بیماری کی حالت میں خدا کی راہ میں دینے اور نیک کام میں لگانے کا۔ غرضکہ تہائی سے زیادہ کسی طرح صرف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۲ بیمار کے پاس بیمار پرسی کی رسم سے کچھ لوگ آ گئے اور کچھ دن یہیں لگ گئے کہ یہیں رہتے اور اسکے مال میں کھاتے پیتے ہیں تو اگر مریض کی خدمت کے لئے اُن کے رہنے کی ضرورت ہو تو خیر کچھ حرج نہیں اور اگر ضرورت نہ ہو تو اُن کی دعوت مدارات کھانے پینے میں بھی تہائی سے زیادہ لگانا جائز نہیں۔ اور اگر ضرورت بھی نہ ہو اور وہ لوگ وارث ہوں تو تہائی سے کم بھی بالکل جائز نہیں یعنی انکو اسکے مال میں کھانا جائز نہیں ہاں اگر سب وارث بخوشی اجازت دیں تو جائز ہے۔

مسئلہ ۱۳ ایسی بیماری کی حالت میں جس میں بیمار مر جاوے اپنا قرض معاف کرنے کا بھی اختیار نہیں ہے۔ اگر کسی وارث پر قرض آتا تھا اسکو معاف کیا تو معاف نہیں ہوا۔ اگر سب وارث یہ معافی منظور کریں اور بالغ ہوں تب معاف ہوگا اور اگر کسی غیر کو معاف کیا تو تہائی مال سے جتنا زیادہ ہوگا معاف نہ ہوگا۔ اکثر دستور ہے کہ بی بی مرتے وقت اپنا مہر معاف

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

کر دیتی ہے یہ معاف کرنا صحیح نہیں۔

مسئلہ ۱۴- حالتِ حمل میں درد شروع ہو جانے کے بعد اگر کسی کو کچھ دیوے یا مہر وغیرہ معاف کرے تو اسکا بھی وہی حکم ہے جو مرتے وقت دینے لینے کا ہے یعنی اگر خدا نہ کرے اسمیں مرجاوے تب تو یہ وصیت ہے کہ وارث کے لئے کچھ جائز نہیں اور غیر کے لئے تہائی سے زیادہ دینے' و معاف کرنیکا اختیار نہیں۔ البتہ اگر خیر و عافیت سے بچہ ہو گیا تو اب وہ دینا لینا اور معاف کرنا صحیح ہو گیا۔

مسئلہ ۱۵- مرجانے کے بعد اسکے مال میں گور و کفن کرو جو کچھ بچے تو سب سے پہلے اسکا قرض ادا کرنا چاہیئے وصیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ قرضہ کا ادا کرنا بہرحال مقدم ہے۔ بی بی کا مہر بھی قرضہ میں داخل ہے۔ اگر قرضہ نہ ہو یا قرضہ سے کچھ بچ رہے تو دیکھنا چاہیئے کچھ وصیت تو نہیں کی ہے۔ اگر کی ہے تو تہائی میں وہ جاری ہوگی۔ اور اگر نہیں کی یا وصیت سے جو بچا ہے وہ سب وارثوں کا حق ہے شرع میں جن جن کا حصہ ہو کسی عالم سے پوچھ کر دے دینا چاہیئے۔ یہ جو دستور ہے کہ جو جس کے ہاتھ لگا لے بھاگا۔ بڑا گناہ ہے یہاں نہ دوگے تو قیامت میں دینا پڑے گا جہاں روپے کے عوض نیکیاں دینا پڑینگی۔ اسی طرح لڑکیوں کا حصہ بھی ضرور دینا چاہیئے شرع سے ان کا بھی حق ہے۔

مسئلہ ۱۶- مردے کے مال میں سے لوگوں کی مہمانداری آنے والوں کی خاطر مدارات کھانا پلانا۔ صدقہ خیرات وغیرہ کچھ کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح مرنے کے بعد سے دفن کرنے تک جو کچھ اناج وغیرہ فقیروں کو دیا جاتا ہے مردہ کے مال میں سے اسکا دینا بھی حرام ہے۔ مردے کو ہرگز کچھ ثواب نہیں پہنچتا۔ بلکہ ثواب سمجھنا سخت گناہ ہے کیونکہ اب یہ سب مال تو وارثوں کا ہو گیا پرائی حق تلفی کر کے دینا ایسا ہی ہے جیسے غیر کا مال چرا کے دے دینا۔ سب مال وارثوں کو بانٹ دینا چاہیئے ان کو اختیار ہے اپنے اپنے حصے میں سے چاہے شرع کے موافق کچھ کریں یا نہ کریں بلکہ وارثوں سے اس خرچ کرنے اور خیرات کرنے کی اجازت بھی نہ لینا چاہیئے کیونکہ اجازت لینے سے فقط ظاہر دل سے اجازت دیتے ہیں کہ اجازت نہ دینے میں بدنامی ہوگی۔ ایسی اجازت کا کچھ اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۱۷- اسی طرح یہ جو دستور ہے کہ اسکے استعمالی کپڑے خیرات کر دیئے جاتے ہیں یہ بھی بغیر اجازت وارثوں کے ہرگز جائز نہیں اور اگر وارثوں میں کوئی نابالغ ہو تب تو اجازت دینے پر بھی جائز نہیں پہلے مال تقسیم کر لو تب بالغ لوگ اپنے حصے میں سے جو چاہیں دیں بغیر تقسیم کئے ہرگز نہ دینا چاہیئے۔

باب ۲ تجوید یعنی قرآن شریف کو اچھی طرح سنوار کر صحیح پڑھنے کا بیان

مسئلہ- اسمیں کوشش کرنا واجب ہے اسمیں بے پروائی اور سستی کرنے سے گناہ ہوتا ہے۔

فائدہ- اس کے قاعدے بہت سے ہیں مگر تھوڑے سے قاعدے جو بہت ضروری اور آسان ہیں لکھے جاتے ہیں۔

تنبیہ- ان حرفوں میں خوب اہتمام سے فرق کرنا چاہیئے اور اچھی طرح ادا کرنا چاہیئے (ا-ع-ء) میں اور (ت-ط) میں اور (ث-س-ص) میں (ح-ہ) میں اور (د-ض) میں اور (ذ-ظ-ز) میں کہ (ت) پُر نہیں ہوتی ہے (ط) پُر ہوتی ہے اور (ث) نرم ہوتی ہے (س) سخت ہوتا ہے (ص) پُر ہوتا ہے اور (ض) کے نکالنے میں زبان کی کروٹ بائیں طرف کی ڈاڑھ سے لگتی ہے۔ سامنے کے دانتوں سے اس کا پڑھنا غلط ہے اور اسکی زیادہ مشق کرنا چاہیئے۔ اور (ذ) نرم ہوتی ہے (ز) سخت ہوتی ہے (ظ) پُر ہوتی ہے۔

قاعدہ ۱- یہ حروف ہمیشہ پُر ہوتے ہیں (خ-ص-ض-ط-ظ-غ-ق)

قاعدہ ۲- (ن-م) پر جب تشدید ہو غنہ سے پڑھو یعنی اُسی آواز کو ذرا دیر تک ناک میں نکالتی رہو۔

قاعدہ ۳- جس حرف پر زبر یا زیر یا پیش ہو اور اس سے آگے (ا) یا (ی) یا (و) نہ ہو تو اسکو بڑھا کر مت پڑھو جیسے اکثر لڑکیوں کو عادت پڑ جاتی ہے اسطرح پڑھنا غلط ہے جیسے اَلْحَمْدُ کو اسطرح پڑھنا الحمدُو یا اَنَا لِلّٰہِ کو اسطرح پڑھنا ملکی یا اِیَّاکَ کو اسطرح پڑھنا اِیَّاکا اور جہاں (ا) یا (ی) یا (و) ہو اسکو گھٹاؤ مت۔ غرض کھڑے پڑے کا بہت خیال رکھو۔

قاعدہ ۴- پیش کو (واؤ) کی بو دیکر پڑھو اور زیر کو (ی) کی بو دے کر۔

قاعدہ ۵- جہاں نون پر جزم ہو اور اُس نون کے بعد ان حرفوں میں سے کوئی حرف ہو اُس نون کو غنہ سے پڑھو وہ حروف یہ ہیں (ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک) جیسے اَنْتُمْ - مِنْ ثَمَرَةٍ فَاَنْجَیْنٰکُمْ - اَنْدَادًا - اَنْذَرْتَھُمْ - اَنْزَلَ مِنْسَاَتَہٗ - نَنْشُرُ - لِمَنْ صَبَرَ - مَنْصُوْرٍ - فَاِنْ طِبْنَ - فَانْظُرْ - یُنْفِقُوْنَ - مِنْ قَبْلِکَ - اِنْ کُنْتُمْ۔

قاعدہ ۶- اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس حرف کے بعد ان پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف آ جاوے تب بھی اس نون کی آواز بغنہ کرو جیسے جَنّٰتٍ تَجْرِیْ - جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰی مِنْ نَّفْسٍ شَیْئًا - رِزْقًا قَالُوْا - رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ - اسی طرح اور مثالیں ڈھونڈ لو۔

قاعدہ ۷- جہاں نون پر جزم ہو اور اسکے بعد حرف (ر) یا حرف (ل) آوے تو اُس نون میں نون کی آواز بالکل نہیں رہتی

ع بعض باتیں جو باریک تھیں وہ سمجھ میں نہ آتیں یا جو بہت ظاہر تھیں کہ خود بخود ان کے موافق پڑھتے ہیں ایسی باتیں نہیں لکھیں ۱۲ منہ

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

بالکل (ر) یا (ل) میں ملجاتا ہے جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ۔

قاعدہ نمبر ۸۔ اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس حرف کے بعد (ر) یا (ل) ہو جب بھی اس نون کی آواز نہ رہے گی (ر) یا (ل) میں ملجاوے گا جیسے غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔

قاعدہ نمبر ۹۔ اگر نون پر جزم ہو اور اسکے بعد حرف (ب) ہو تو اس نون کو میم کی طرح پڑھیں گے اور اس پر غنہ بھی کرینگے جیسے اَنْۢبِئْهُمْ اسکو اسطرح پڑھیں گے اَمْبِئْهُمْ اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہو اور اسکے بعد (ب) ہو وہاں بھی اس نون کی آواز کو میم کی طرح پڑھینگے جیسے اَلِيْمٌۢ بِمَا اسکو اسطرح پڑھینگے اَلِيْمُمْ بِمَا۔ بعضے قرآنوں میں ایسے موقع پر ننھی سی میم لکھ دیتے ہیں اور بعضوں میں نہیں لکھتے مگر پڑھنا سب جگہ چاہیئے جہاں جہاں یہ قاعدہ پایا جاوے۔

قاعدہ نمبر ۱۰۔ جہاں میم پر جزم ہو اور اسکے بعد حرف (ب) ہو تو اس میم پر غنہ کرو جیسے يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ۔

قاعدہ نمبر ۱۱۔ جس حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں اور اسکے بعد والے حرف پر جزم ہو تو وہاں دو زبر کی جگہ ایک زبر پڑھینگے اور وہاں جو الف لکھا ہے اسکو نہ پڑھینگے اور ایک نون زیر والا اپنی طرف سے نکال کر اس جزم والے حرف سے ملادیں گے جیسے خَيْرَ ۨالْوَصِيَّةُ اس کو اسطرح پڑھینگے خَيْرَنِ الْوَصِيَّةُ اسی طرح دو زیر کی جگہ ایک زیر پڑھینگے اور ویساہی نون پچھلے حرف سے ملادینگے نَّخْوَةِ الَّذِيْنَ اسکو اس طرح پڑھینگے نَّخْوَتِنِ الَّذِيْنَ اسی طرح دو پیش کی جگہ ایک پیش پڑھینگے اور ویساہی نون پچھلے حرف سے ملادینگے جیسے نُوْحُ ۨابْنَهٗ اسکو اسطرح پڑھینگے نُوْحُنِ ابْنَهٗ۔ بعضے قرآنوں میں ننھا سا نون بیچ میں لکھ دیتے ہیں لیکن اگر کسی قرآن میں نہ لکھا ہو جب بھی پڑھنا چاہیئے۔

قاعدہ نمبر ۱۲۔ (ر) پر اگر زبر یا پیش ہو تو پر پڑھنا چاہیئے جیسے رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَمْرُهُمْ اور اگر (ر) کے نیچے زیر ہو تو باریک پڑھو جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ اور اگر (ر) پر جزم ہو تو اس سے پہلے والے حرف کو دیکھو اگر اس پر زبر یا پیش ہے تو (ر) کو پُر پڑھو جیسے اَنْذَرْتَهُمْ۔ مُرْسَلٌ اور اگر اس سے پہلے والے حرف پر زیر ہو تو اس جزم والی (ر) کو باریک پڑھو جیسے لَمْ تُنْذِرْهُمْ اور کہیں کہیں یہ قاعدہ نہیں چلتا مگر وہ مواقع تمہاری سمجھ میں نہ آوینگے زیادہ جگہ یہی قاعدہ ہے تم یونہی پڑھا کرو۔

قاعدہ نمبر ۱۳۔ اَللّٰهُ اور اَللّٰهُمَّ میں جو لام ہے اس لام سے پہلے والے حرف پر اگر زبر یا پیش ہو تو لام کو پُر پڑھو جیسے خَتَمَ اللّٰهُ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ۔ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ۔ اور اگر پہلے والے حرف پر زیر ہو تو اس لام کو باریک پڑھو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

قاعدہ نمبر ۱۴۔ جہاں گول (ة) لکھی ہو چاہے الگ ہو اس طرح (ة) چاہے ملی ہوئی ہو اس طرح (ـة) اور اس پر ٹھیرنا ہو تو اس (ة) کو (ہ) کی طرح پڑھینگے جیسے قَسْوَةً ط اسکو اسطرح پڑھینگے قَسْوَهْ۔ اسی طرح اٰتُوا الزَّكٰوةَ ط اور طَيِّبَةً میں بھی (ہ) پڑھینگے۔

قاعدہ نمبر ۱۵۔ جس حرف پر دو زبر ہوں اور اس پر ٹھیرنا ہو تو اس حرف سے آگے الف پڑھینگے جیسے نِدَآءً کو اس طرح پڑھینگے نِدَآءَا

قاعدہ نمبر ۱۶۔ جس جگہ قرآن میں ایسی نشانی لکھی ہوئی ہو (ـــ) وہاں ذرا بڑھا دو جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ یہاں الف کو اور الفول سے بڑھاکر پڑھو جیسے قَالُوْٓا اٰمَنُوْا یہاں (وٓ) کو اور جگہوں کے واؤ سے بڑھادو۔ جیسے فِيْٓ اٰذَانِهِمْ (س ی) کو دوسری جگہ کی (ی) سے بڑھادو۔

قاعدہ نمبر ۱۷۔ جہاں ایسی نشانیاں بنی ہوں وہاں ٹھیر جاؤ (م ط ہ قف ل) اور جہاں (س) یا (سکتہ) یا (وقفہ) ہو وہاں سانس نہ توڑو مگر ذرا رُک کر آگے پڑھتی چلی جاؤ۔ اور جہاں ایک آیۃ میں دو جگہ تین نقطے بنے ہوں اس طرح ∴ وہاں ایک جگہ ٹھیرو ایک جگہ نہ ٹھیرو چاہے پہلی جگہ ٹھیرو چاہے دُوسری جگہ ٹھیرو۔ اور جہاں (لا) لکھا ہو وہاں مت ٹھیرو۔ اور جہاں اور نشانیاں بنی ہوں جی چاہے ٹھیرو جی چاہے نہ ٹھیرو۔ اور جہاں اُوپر نیچے دو نشانیاں بنی ہوں جو اُوپر لکھی ہو اس پر عمل کرو۔

قاعدہ نمبر ۱۸۔ جس حرف پر جزم ہو اور اُسکے بعد والے حرف پر تشدید ہو تو اُس جگہ پر پہلا حرف نہ پڑھینگے جیسے قَدْ تَّبَيَّنَ میں دال نہ پڑھیں گے اور قَالَتْ طَّآئِفَةٌ میں (ت) نہ پڑھیں گے اور لَئِنْۢ بَسَطْتَّ میں (ط) نہ پڑھیں گے اور اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ میں (ت) نہ پڑھیں گے اور اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا میں (ت) نہ پڑھیں گے اور اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں (ق) نہ پڑھیں گے۔ البتہ اگر یہ جزم والا حرف (ن) ہو یا دو زبر یا دو زیر یا دو پیش سے نون پیدا ہو گیا ہو اور اسکے بعد تشدید والا حرف (ی) ہو یا واؤ ہو تو وہاں پڑھنے میں نون کی بُو رہے گی جیسے مَنْ يَّقُوْلُ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ میں نون کی آواز ناک میں پیدا ہوگی۔

فائدہ نمبر ۱۔ پارہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ کے چوتھے رکوع کی چھٹی آیت میں جو یہ بول آیا ہے مَجْرٖىهَا اس (ر) کے زیر کو اور زیروں کی طرح نہ پڑھیں گے بلکہ جس طرح لفظ سارے کی (ر) کا زیر پڑھا جاتا ہے اس طرح اسکو بھی پڑھینگے۔

فائدہ نمبر ۲۔ پارہ حٰمٓ میں سورہ حجرات کے دوسرے رکوع کی پہلی آیۃ میں جو یہ بول آیا ہے بِئْسَ الِاسْمُ اسمیں بِئْسَ کا سین کسی حرف سے نہیں ملتا اور اسکے بعد کا لام اگلے سین سے ملتا ہے اور اس طرح پڑھا جاتا ہے بِئْسَ لِسْمُ۔

فائدہ نمبر ۳۔ پارہ تِلْكَ الرُّسُلُ سورۃ آل عمران کے شروع میں جو الٓمّٓ آیا ہے اسکی میم کو اگلے لفظ اللّٰہ کے لام سے اس طرح ملایا جاتا ہے جس کے ہجے یوں ہوتے ہیں م ی زیر مِیْ۔ م ل زبر مَلْ مِیْمَلْ اور بعضی پڑھنے والی جو اس طرح پڑھتی ہیں مِیْم مَلْ یہ غلط ہے۔

فائدہ نمبر ۴۔ یہ چند مقام ایسے ہیں کہ لکھا جاتا ہے اور طرح اور پڑھا جاتا ہے اور طرح۔ ان کا بہت خیال رکھو۔ اور قرآن میں یہ مقامات نکال کر لڑکیوں کو دکھلا دو اور سمجھا دو۔

مقام اول۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں لفظ اَنَا آیا ہے اسمیں نون کے بعد کا الف نہیں پڑھا جاتا بلکہ فقط پہلا الف اور نون زبر کے

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

ساتھ پڑھتے ہیں اسکو بڑھاتے نہیں اس طرح اَنَ۔

مقام ۲- پارہ سَیَقُولُ کے سولھویں رکوع کی تیسری آیت میں یَبْصُطُ (ص) سے لکھا جاتا ہے مگر (س) سے پڑھا جاتا ہے اس طرح یَبْسُطُ اکثر قرآنوں میں ایک ننھا سا سین بھی لکھ دیتے ہیں لیکن اگر نہ بھی لکھا ہو جب بھی سین پڑھے۔ اسی طرح پارہ وَلَوْ اَنَّنَا کے سولھویں رکوع کی پانچویں آیت میں جو بَصْطَۃً آیا ہے اسمیں بھی (ص) کی جگہ (س) پڑھتے ہیں۔

مقام ۳- پارہ لَنْ تَنَالُوا کے چھٹے رکوع کی پہلی آیت میں اَفَائِنْ میں (ف) کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ اس طرح پڑھتے ہیں اَفَئِنْ۔

مقام ۴- پارہ لَنْ تَنَالُوا کے آٹھویں رکوع کی تیسری آیت میں لَاۡاِلَی اللّٰہِ میں پہلے لام کے بعد دو الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک الف پڑھا جاتا ہے اس طرح لَاِلَی اللّٰہِ۔

مقام ۵- پارہ لَایُحِبُّ اللّٰہُ کے نویں رکوع کی تیسری آیت میں تَبُوْٓءَا میں ہمزہ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں تَبُوْٓءَ۔

مقام ۶- پارہ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کے تیسرے رکوع کی چوتھی آیت میں مَلَائِہٖ میں لام کے بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں مَلَئِہٖ اسی طرح یہ لفظ قرآن میں جہاں آیا ہے اسی طرح پڑھا جاتا ہے۔

مقام ۷- پارہ وَاعْلَمُوْا کے تیرھویں رکوع کی پانچویں آیت میں لَاۡاَوْضَعُوْا میں لام الف کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لَاَوْضَعُوْا۔

مقام ۸- پارہ وَمَامِنْ دَآبَّۃٍ کے چھٹے رکوع کی آٹھویں آیت میں ثَمُوْدَا میں دال کے بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں ثَمُوْدَ اسی طرح پارہ قَالَ فَمَا خَطْبُکُمْ سورۃ والنجم کے تیسرے رکوع کی انیسویں آیت میں جو ثَمُوْدَا آیا ہے اس میں بھی الف نہیں پڑھا جاتا۔

مقام ۹- پارہ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ کے دسویں رکوع کی چوتھی آیت میں لِتَتْلُوَا میں واؤ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لِتَتْلُوَ۔

مقام ۱۰- پارہ سُبْحٰنَ الَّذِیْ کے چودھویں رکوع کی دوسری آیت میں لَنْ نَّدْعُوَا میں واؤ کے بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لَنْ نَّدْعُوَ اسی طرح پارہ سُبْحٰنَ الَّذِیْ کے سولھویں رکوع کی پہلی آیت میں لِشَایْءٍ میں الف نہیں پڑھا جاتا بلکہ اسطرح پڑھتے ہیں لِشَیْءٍ۔

مقام ۱۱- پارہ سُبْحٰنَ الَّذِیْ کے سترھویں رکوع کی ساتویں آیت میں لٰکِنَّا میں نون کے بعد الف لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا

نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لٰکِنَّ۔

مقام ۱۲- وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ کے سترھویں رکوع کی ساتویں آیت میں لَاۡاَذْبَحَنَّہٗ میں لام کے بعد دو الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک پڑھا جاتا ہے اس طرح لَاَذْبَحَنَّہٗ۔

مقام ۱۳- پارہ وَمَالِیَ کے چھٹے رکوع کی سینتالیسویں آیت میں لَاۡاِلَی الْجَحِیْمِ میں پہلے لام کے بعد دو الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک پڑھا جاتا ہے اس طرح لَاِلَی الْجَحِیْمِ۔

مقام ۱۴- پارہ حٰمٓ سورہ مُحَمَّدٌ کے پہلے رکوع کی چوتھی آیت میں لِیَبْلُوَا میں واؤ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لِیَبْلُوَ اسی طرح اس سورۃ کے چوتھے رکوع کی تیسری آیت میں نَبْلُوَا میں واؤ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں نَبْلُوَ۔

مقام ۱۵- پارہ تَبٰرَکَ الَّذِیْ سورہ دہر کے پہلے رکوع کی چوتھی آیت میں سَلٰسِلَا میں دوسرے لام کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں سَلٰسِلَ اور اسی رکوع کی پندرھویں اور سولھویں آیت میں دو جگہ قَوَارِیْرَا قَوَارِیْرَا آیا ہے اور دونوں جگہ دوسری را کے بعد الف لکھا جاتا ہے۔ سو اکثر پڑھنے والے پہلے قَوَارِیْرَا پر ٹھہر جاتے ہیں اور دوسرے قَوَارِیْرَا پر نہیں ٹھہرتے۔ اس طرح پڑھنے میں تو یہ حکم ہے کہ پہلی جگہ الف پڑھیں، دوسری جگہ الف نہ پڑھیں بلکہ اسطرح پڑھیں قَوَارِیْرَ۔ اور اگر کوئی پہلی جگہ نہ ٹھہرے اور دوسری جگہ ٹھہر جاوے تو دوسری جگہ کسی حال میں الف نہ پڑھا جائیگا خواہ وہاں وقف کرے یا نہ کرے۔ اور پہلی جگہ اگر وقف کرے تو الف پڑھے ورنہ نہیں صحیح یہی ہے (کما فی جمال القرآن ۱۲ محشی)

فائدہ- پارہ وَاعْلَمُوْا میں جو سورہ توبہ بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ سے شروع ہوتی ہے اس پر بِسْمِ اللّٰہِ نہیں لکھی۔ اسکا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی اوپر سے پڑھتی چلی آتی ہے وہ اس پر پہنچکر بِسْمِ اللّٰہِ نہ پڑھے ویسے ہی شروع کر دے۔ اور اگر کسی نے اسی جگہ سے پڑھنا شروع کیا ہے یا کچھ سورۃ پڑھ کر پڑھنا بند کر دیا تھا پھر بیچ میں سے پڑھنا شروع کیا تو ان دونوں حالتوں میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا چاہیئے۔

اُستاد کے لئے ضروری ہدایت:-

یہ سب قاعدے سمجھا کر ایک ایک کو کئی کئی روز تک یاد، یا دو آدھے آدھے پارہ میں خوب جاری اور مشق کرا دو۔

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

باب ۲۰

شوہر کے حقوق کا بیان

اللہ تعالیٰ نے شوہر کا بڑا حق بتایا ہے اور بہت بزرگی دی ہے۔ شوہر کا راضی اور خوش رکھنا بڑی عبادت ہے اور اسکا ناخوش اور ناراض کرنا بہت گناہ ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھے اور اپنی آبرو کو بچائے رہے یعنی پاک دامن رہے اور اپنے شوہر کی تابعداری اور فرمانبرداری کرتی رہے تو اسکو اختیار ہے جس دروازے سے چاہے جنت میں چلی جاوے۔ مطلب یہ ہے کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے اسکا جی چاہے جنت میں بے کھٹکے چلی جاوے۔ اور حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جسکی موت ایسی حالت میں آئے کہ اسکا شوہر اس سے راضی ہے تو وہ جنتی ہے۔ اور حضرت نے فرمایا ہے کہ اگر میں خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کے لئے کہتا تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ اپنے میاں کو سجدہ کیا کرے۔ اگر مرد اپنی عورت کو حکم دے کہ اس پہاڑ کے پتھر اٹھا کر اس پہاڑ تک لیجاوے اور اس پہاڑ کے پتھر اٹھا کر تیسرے پہاڑ تک لیجاوے تو اسکو یہی کرنا چاہیئے۔ اور حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مرد اپنی بی بی کو اپنے کام کے لئے بلاوے تو ضرور اسکے پاس آوے۔ اگر چولھے پر بیٹھی ہو تب بھی چلی آوے۔ مطلب یہ ہے کہ چاہے جتنے ضروری کام پر بیٹھی ہو سب چھوڑ چھاڑ کر چلی آوے۔ اور حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جب کسی مرد نے اپنے پاس اپنی عورت کو لیٹنے کے لئے بلایا اور وہ نہ آئی۔ پھر وہ اسی طرح غصہ میں لیٹ رہا تو صبح تک سارے فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ اور حضرت نے فرمایا ہے کہ دنیا میں جب کوئی عورت اپنے میاں کو ستاتی ہے تو جو حور قیامت میں اسکی بی بی بنے گی یوں کہتی ہے کہ تیرا خدا ناس کرے تو اسکو مت ستا۔ یہ تو تیرے پاس مہمان ہے تھوڑے ہی دنوں میں تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آویگا۔ اور حضرت نے فرمایا ہے کہ تین طرح کے آدمی ایسے ہیں کہ جن کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے نہ کوئی اور نیکی منظور ہوتی ہے۔ ایک تو وہ لونڈی غلام جو اپنے مالک سے بھاگ جائے۔ دوسرے وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناخوش ہو۔ تیسرے وہ جو نشہ میں مست ہو۔ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ سب سے اچھی عورت کون ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ عورت جب اس کا میاں اسکی طرف دیکھے تو خوش کر دے۔ اور جب کچھ کہے تو کہا مانے اور اپنی جان و مال میں کچھ اسکے خلاف نہ کرے جو اسکو ناگوار ہو۔ ایک حق مرد کا یہ ہے کہ اسکے پاس ہوتے ہوئے بے اس کی اجازت کے نفل روزے نہ رکھا کرے اور بے اسکی اجازت کے نفل نماز نہ پڑھے۔ ایک حق اسکا یہ ہے کہ اپنی صورت بگاڑ کے اور میلی کچیلی نہ رہا کرے بلکہ بناؤ سنگار سے رہا کرے۔ یہاں تک کہ اگر مرد کے کہنے پر بھی عورت سنگار نہ کرے تو مرد کو مارنے کا اختیار ہے۔ ایک حق یہ ہے کہ بے میاں کی اجازت گھر سے باہر کہیں نہ جاوے نہ عزیز اور رشتہ دار کے گھر نہ کسی غیر کے گھر۔

باب ۲۱

میاں کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ

یہ خوب سمجھ لو کہ میاں بی بی کا ایسا سابقہ ہے کہ ساری عمر اسی میں بسر کرنا ہے۔ اگر دونوں کا دل ملا ہوا رہا تو اس سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ اور اگر خدانخواستہ دلوں میں فرق آگیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں اسلئے جہاں تک ہوسکے میاں کا دل ہاتھ میں لئے رہو اور اسکے آنکھ کے اشارہ پر چلا کرو۔ اگر وہ حکم کرے کہ رات بھر ہاتھ باندھے کھڑی رہو تو دنیا اور آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف گوارا کر کے آخرت کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کرو۔ کسی وقت کوئی بات ایسی نہ کرو جو اسکے مزاج کے خلاف ہو۔ اگر وہ دن کو رات بتلاوے تو تم بھی دن کو رات کہنے لگو۔ کم سمجھی اور انجام نہ سوچنے کی وجہ سے بعض بیبیاں ایسی باتیں کر بیٹھتی ہیں جس سے مرد کے دل میں میل آجاتا ہے۔ کہیں بے موقع زبان چلادی کوئی بات طعنہ و تشنیع کی کہڈالی غصہ میں جلی کٹی باتیں کہدیں کہ خواہ مخواہ سُنکر بُرا لگے۔ پھر جب اسکا دل پھر گیا تو روتی پھرتی ہیں یہ خوب سمجھ لو کہ دل پر میل آجانے کے بعد اگر دو چار دن میں تم نے کہہ سُنکر منا بھی لیا تب بھی وہ بات نہیں رہتی جو پہلے تھی۔ پھر ہزار باتیں بناؤ عذر معذرت کرو لیکن جیسا پہلے دل صاف تھا ویسی محبت نہیں رہتی۔ جب کوئی بات ہوتی ہے تو یہی خیال آجاتا ہے کہ یہ وہی ہے جس نے فلانے دن ایسا کہا تھا اسلئے اپنے شوہر کے ساتھ خوب سوچ سمجھ کر رہنا چاہیئے کہ خدا اور رسول کی بھی خوشی ہو اور تمہاری دنیا اور آخرت دونوں درست ہو جائیں۔ سمجھدار بیبیوں کو کچھ بتلانے کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے وہ خود ہی ہر بات کے نیک و بد کو دیکھ لیویں گی لیکن پھر بھی ہم بعض ضروری باتیں بیان کرتے ہیں جب تم اُن کو خوب سمجھ لوگی تو اور باتیں بھی اسی سے معلوم ہو جایا کریں گی۔ شوہر کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگو جو کچھ جڑے اسے اپنا گھر سمجھ کر چٹنی روٹی کھا کے بسر کرو۔ اگر کبھی کوئی زیور یا کپڑا پسند آیا تو اگر شوہر کے پاس خرچ نہ ہو تو اس کی فرمائش نہ کرو نہ اسکے نہ ملنے پر حسرت کرو۔ بالکل منہ سے نہ نکالو۔ خود سوچو کہ اگر تم نے کہا تو وہ اپنے دل میں کہے گا کہ اسکو ہمارا کچھ خیال نہیں کہ ایسی بے موقع فرمائش کرتی ہے بلکہ اگر میاں امیر ہو تب بھی جہاں تک ہوسکے خود کبھی کسی بات کی فرمائش ہی نہ کرو البتہ اگر وہ خود پوچھے کہ تمہارے واسطے کیا لادیں تو خیر بتلا دو کہ فرمائش کرنے سے آدمی نظروں سے گھٹ جاتا ہے اور اسکی بات ہیٹی ہو جاتی ہے۔ کسی بات پر ضد اور ہٹ نہ کرو۔ اگر کوئی بات تمہارے خلاف بھی ہو تو اس وقت جانے دو پھر کسی دوسرے وقت مناسب طریقے سے طے کر لینا اگر میاں کے یہاں تکلیف سے گذرے تو کبھی زبان پر نہ لاؤ اور ہمیشہ خوشی ظاہر کرتی رہو کہ مرد کو رنج نہ پہنچے اور تمہارے اس نباہ سے اس کا دل بس تمہاری مٹھی میں ہو جاوے۔ اگر تمہارے لئے کوئی چیز لادے تو پسند آوے یا نہ آوے ہمیشہ اس پر خوشی ظاہر کرو۔ یہ نہ کہو کہ یہ چیز بُری ہے ہمارے پسند نہیں اس سے اس کا دل تھوڑا ہو جائے گا اور پھر کبھی کچھ لانے کو نہ چاہیگا

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

اور اگر اس کی تعریف کر کے خوشی سے لے لوگی تو دل اور بڑھے گا اور پھر اس سے زیادہ چیز لا دے گا کبھی غصہ میں آ کر خاوند کی ناشکری نہ کرو اور یوں نہ کہنے لگو کہ اس مُوئے اُجڑے گھر میں آ کر میں نے دیکھا کیا ۔ بس ساری عمر مصیبت اور تکلیف ہی میں کٹی میا بابا نے میری قسمت پھوڑ دی کہ مجھے ایسی بلا میں پھنسا دیا ۔ ایسی آگ میں جھونک دیا کہ ایسی باتوں سے پھر دل میں جگہ نہیں رہتی ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے دوزخ میں عورتیں بہت دیکھیں ۔ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ دوزخ میں عورتیں کیوں زیادہ جاویں گی ؟ تو حضرت نے فرمایا کہ یہ اوروں پر لعنت بہت کیا کرتی ہیں اور اپنے خاوند کی ناشکری بہت کیا کرتی ہیں ۔ تو خیال کرو کہ یہ ناشکری کتنی بُری چیز ہے اور کسی پر لعنت کرنا یا یُوں کہنا کہ فلانی پر خدا کی مار خدا کی پھٹکار فلانی کا لعنتی چہرہ ، منہ پر لعنت برس رہی ہے ۔ یہ سب باتیں بہت بُری ہیں ۔ شوہر کو کسی بات پر غصہ آ گیا تو ایسی بات مت کہو کہ غصہ اور زیادہ ہو جاوے ۔ ہر وقت مزاج دیکھ کر بات کرو۔ اگر دیکھو کہ اسوقت ہنسی دل لگی میں خوش ہے تو ہنسی دل لگی کرو اور نہیں تو ہنسی دل لگی نہ کرو ۔ جیسا مزاج دیکھو ویسی باتیں کرو کسی بات پر تم سے خفا ہو کر روٹھ گیا تو تم بھی منہ پھلا کر نہ بیٹھ رہو بلکہ خوشامد کر کے عذر معذرت کر کے ہاتھ جوڑ کے جس طرح بنے اسکو منا لو چاہے تمہارا قصور نہ ہو شوہر ہی کا قصور ہو تب بھی تم ہرگز نہ روٹھو اور ہاتھ جوڑ کر قصور معاف کرانے کو اپنا فخر اور اپنی عزت سمجھو اور خوب سمجھ لو کہ میاں بی بی کا ملاپ فقط خالی خولی محبت سے نہیں ہوتا بلکہ محبت کے ساتھ میاں کا ادب بھی کرنا ضرور ہے میاں کو اپنے برابر درجہ میں سمجھنا بڑی غلطی ہے ۔ میاں سے ہرگز کبھی کوئی کام مت لو ۔ اگر وہ محبت میں آ کر کبھی ہاتھ یا سر دبانے لگے تو تم نہ کرنے دو ۔ بھلا سوچو کہ اگر تمہارا باپ ایسا کرے تو کیا تم کو گوارہ ہو گا ۔ پھر شوہر کا رتبہ تو باپ سے بھی زیادہ ہے ۔ اُٹھنے بیٹھنے میں بات چیت میں غرضکہ ہر بات میں ادب تمیز کا پاس اور خیال رکھو اور اگر خود تمہارا ہی قصور ہو تو ایسے وقت اینٹھ کر الگ بیٹھنا تو اور بھی پوری بیوقوفی اور نادانی ہے ایسی باتوں سے دل پھٹ جاتا ہے ۔ جب کبھی پردیس سے آوے تو مزاج پوچھو ۔ خیریت دریافت کرو کہ وہاں کس طرح رہے تکلیف تو نہیں ہوئی ہاتھ پاؤں پکڑ لو کہ تم تھک گئے ہو گے ۔ بھوکا ہو تو روٹی پانی کا بندوبست کرو ۔ گرمی کا موسم ہو تو پنکھا جھل کر ٹھنڈا کرو ۔ غرضکہ اسکی راحت و آرام کی باتیں کرو ۔ روپے پیسے کی باتیں ہرگز نہ کرنے لگو کہ ہمارے واسطے کیا لائے کتنا خرچ لائے ۔ خرچ کا بٹوا کہاں ہے دکھیں کتنا ہے جب وہ خود دیوے تو لے لو ۔ یہ حساب نہ پوچھو کہ تنخواہ تو بہت ہے اتنے مہینے میں بس اتنا ہی لائے ۔ تم بہت خرچ کر ڈالتے ہو ۔ کاہے میں اُٹھایا ۔ کیا کر ڈالا کبھی خوشی کے وقت سلیقہ کے ساتھ باتوں باتوں میں پوچھ لو تو خیر اسکا کچھ حرج نہیں ۔ اگر اسکے ماں باپ زندہ ہوں اور روپیہ پیسہ سب اُن ہی کو دیوے تمہارے ہاتھ پر نہ رکھے تو کچھ بُرا مانو بلکہ اگر تم کو دیوے بھی تب بھی عقلمندی کی بات یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ میں نہ لو اور یہ کہو کہ ان ہی کو دیوے تاکہ اُن کا دل

میلا نہ ہو اور تم کو بُرا نہ کہیں کہ بہو نے لڑکے کو اپنے ہی پھندے میں کر لیا ۔ جب تک ساس خسر زندہ رہیں اُن کی خدمت کو اُن کی تابعداری کو فرض جانو اور اسی میں اپنی عزت سمجھو اور ساس نندوں سے الگ ہو کر رہنے کی ہرگز فکر نہ کرو ۔ کہ ساس نندوں سے بگاڑ ہو جانے کی یہی جڑ ہے ۔ خود سوچو کہ ماں باپ نے اُسے پالا پوسا اور اب بڑھاپے میں اِس آسرے پر اس کی شادی بیاہ کیا کہ ہم کو آرام ملے اور جب بہو آئی تو ڈولے سے اُترتے ہی یہ فکر کرنے لگی کہ میاں آج ہی ماں باپ کو چھوڑ دیں ۔ پھر جب ماں کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیٹے کو ہم سے چھڑاتی ہے تو فساد پھیلتا ہے ۔ کنبے کے ساتھ مل جل کر رہو اپنا معاملہ شروع سے ادب لحاظ کا رکھو ۔ چھوٹوں پر مہربانی بڑوں کا ادب کیا کرو ۔ اپنا کوئی کام دوسروں کے ذمے نہ رکھو اور اپنی کوئی چیز پڑی نہ رہنے دو کہ فلانی اسکو اُٹھا لیوے گی جو کام ساس نندیں کرتی ہیں تم اسکے کرنے سے عار نہ کرو تم خود بے کہے اُن سے لے لو اور کر دو اس سے اُنکے دلوں میں تمہاری محبت پیدا ہو جاوے گی ۔ جب دو آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں تو اُن سے الگ ہو جاؤ اور اسکی ٹوہ مت لگاؤ کہ آپس میں کیا باتیں ہوتی تھیں اور خواہ مخواہ یہ بھی خیال کرو کہ کچھ ہماری ہی باتیں ہوتی ہوں گی ۔ یہ بھی ضرور خیال رکھو کہ سسرال میں بے دلی سے مت رہو اگرچہ نیا گھر نئے لوگ ہونے کی وجہ سے جی نہ لگے لیکن جی کو سمجھانا چاہیئے نہ کہ وہاں رونے بیٹھ گئیں اور جب دیکھو تو بیٹھی رو رہی ہیں ۔ جاتے دیر نہیں ہوئی اور آنے کا تقاضا شروع کر دیا ۔ بات چیت میں خیال رکھو نہ تو آپ ہی آپ اتنی بک بک کرو جو بُری لگے نہ اتنی کم کہ منت خوشامد کے بعد بھی نہ بولو کہ یہ بھی بُرا ہے اور غرور سمجھا جاتا ہے ۔ اگر سسرال میں کوئی بات ناگوار اور بُری لگے تو میکے میں آ کر چغلی نہ کھاؤ ۔ سسرال کی ذرا ذرا سی بات آ کر ماں سے کہنا اور ماؤں کا خود کھود کھود کر پوچھنا بڑی بُری بات ہے ، اسی سے لڑائیاں پڑتی ہیں اور جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں اسکے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا ۔ شوہر کی چیزوں کو خوب سلیقہ اور تمیز سے رکھو ۔ رہنے کا کمرہ صاف رکھو گندہ نہ رہے ۔ بستر میلا کچیلا نہ ہو ۔ شکن نکال ڈالو ۔ تکیہ میلا ہو گیا ہو تو غلاف بدل دو نہ ہو تو سی ڈالو ۔ جیب خود اُسنے کہا اور اُسکے کہنے پر تم نے کیا تو اس میں کیا بات رہی لُطف تو اسی میں ہے کہ بے کہے سب چیزیں ٹھیک کر دو ۔ جو چیزیں تمہارے پاس رکھی ہوں اُن کو حفاظت سے رکھو ۔ کپڑے ہوں تو تہ کر کے رکھو ۔ یونہی ملگوج کے نہ ڈالو ۔ اِدھر اُدھر نہ ڈالو کہیں قرینے سے رکھو کبھی کسی کام میں حیلہ حوالہ نہ کرو ۔ نہ کبھی جھوٹی باتیں بناؤ کہ اس سے اعتبار جاتا رہتا ہے پھر سچی بات کا بھی یقین نہیں آتا ۔ اگر غصہ میں کبھی کچھ بُرا بھلا کہے تو تم ضبط کرو اور بالکل جواب نہ دو ۔ وہ چاہے جو کچھ کہے تم چپکی بیٹھی رہو ۔ غصہ اُترنے کے بعد دیکھنا کہ خود پشیمان ہو گا اور تم سے کتنا خوش رہے گا اور پھر کبھی انشاء اللہ تعالیٰ تم پر غصہ نہ کرے گا ۔ اور اگر تم بھی بول اُٹھیں تو بات بڑھ جائے گی پھر نہ معلوم کہاں تک نوبت پہنچے ۔ ذرا ذرا سے شبہ پر تہمت نہ لگاؤ کہ تم فلانی کے ساتھ بہت ہنسا کرتے ہو ۔ وہاں زیادہ جایا کرتے ہو ۔ وہاں بیٹھے کیا کرتے ہو کہ اسمیں اگر مرد بے قصور ہو تو تم ہی

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

سوچو کہ اسکو کتنا بُرا لگے گا۔ اور اگر سچ مچ اس کی عادت ہی خراب ہے، تو یہ خیال کرو کہ تمہارے غصّہ کرنے اور بکنے جھکنے سے کوئی دباؤ ڈال کر زبردستی کرنے سے تمہارا ہی نقصان ہے۔ اپنی طرف سے دل میلا کرانا ہو تو کرا لو۔ ان باتوں سے کہیں عادت چھوٹتی ہے۔ عادت چھڑانا ہو تو عقلمندی سے رہو۔ تنہائی میں چپکے سے سمجھاؤ بجھاؤ۔ اگر سمجھانے اور تنہائی میں غیرت دلانے سے بھی عادت نہ چھوٹے تو خیر صبر کر کے بیٹھی رہو۔ لوگوں کے سامنے گاتی مت پھرو اور اسکو رُسوا نہ کرو۔ نہ گرم ہو کر اسکو زیر کرنا چاہو کہ اسمیں زیادہ ضِد ہو جاتی ہے اور غصّہ میں آکر زیادہ کرنے لگتا ہے اگر تم غصّہ کرو گی اور لوگوں کے سامنے بک جھک کر رُسوا کرو گی تو جتنا تم سے بولتا تھا اتنا بھی نہ بولے گا پھر اُسوقت روتی پھرو گی۔ اور یہ خوب یاد رکھو کہ مَردوں کو خدا نے شیر بنایا ہے دباؤ اور زبردستی سے ہرگز زیر نہیں ہو سکتے۔ ان کے زیر کرنے کی بہت آسان ترکیب خوشامد اور تابعداری ہے۔ ان پر غصّہ کر کے دباؤ ڈالنا بڑی غلطی اور نادانی ہے۔ اگرچہ اسکا انجام ابھی سمجھ میں نہیں آتا لیکن جب فساد کی جڑ پڑ گئی تو کبھی نہ کبھی ضرور اس کا خراب نتیجہ پیدا ہو گا۔ لکھنؤ میں ایک بی بی کے میاں بڑے بدچلن ہیں۔ دن رات باہر ہی بازاری عورت کے پاس رہا کرتے ہیں گھر میں بالکل نہیں آتے اور طرہ یہ کہ وہ بازاری فرمائشیں کرتی ہے کہ آج پلاؤ پکے آج فلانی چیز پکے اور وہ بیچاری دم نہیں مارتی جو کچھ میاں کہلا بھیجتے ہیں روزمرہ برابر پکا کر کھانا باہر بھیج دیتی ہے اور کبھی کچھ سانس نہیں لیتی ہے۔ دیکھو ساری خلقت اس بی بی کو کیسی واہ واہ کرتی ہے اور خدا کے یہاں جو اسکو رُتبہ ملے گا وہ الگ رہا۔ اور جس دن میاں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بدچلنی چھوڑ دی اُس دن سے بس بی بی کے غلام ہی ہو جاوینگے۔

باب ۳۲

اَولاد کے پرورش کرنے کا طریقہ

جاننا چاہیئے کہ یہ امر بہت ہی خیال رکھنے کے قابل ہے۔ کیونکہ بچپن میں جو عادت بھلی یا بُری پختہ ہو جاتی ہے وہ عمر بھر نہیں جاتی اسلئے بچپن سے جوان ہونے تک ان باتوں کا ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے۔

نمبر ۱۔ نیک بخت دیندار عورت کا دودھ پلاویں۔ دُودھ کا بڑا اثر ہوتا ہے۔

نمبر ۲۔ عورتوں کی عادت ہے کہ بچوں کو کہیں سپاہی سے ڈراتی ہیں کہیں اور ڈراؤنی چیزوں سے سو یہ بُری بات ہے اس سے بچہ کا دل کمزور ہو جاتا ہے۔

نمبر ۳۔ اسکے دُودھ پلانے کے لئے اور کھانا کھلانے کے لئے وقت مقرر رکھو کہ وہ تندرست رہے۔

نمبر ۴۔ اس کو صاف سُتھرا رکھو کہ اس سے تندرستی رہتی ہے

نمبر ۵۔ اس کا بہت بناؤ سنگار مت کرو۔

نمبر ۶۔ اگر لڑکا ہو اسکے سر پر بال مت بڑھاؤ۔

نمبر ۷۔ اگر لڑکی ہے اسکو جب تک پردہ میں بیٹھنے کے لائق نہ ہو جائے زیور مت پہناؤ۔ اس سے ایک تو اُنکی جان کا خطرہ ہے دوسرے بچپن ہی سے زیور کا شوق دل میں ہونا اچھا نہیں۔

نمبر ۸۔ بچوں کے ہاتھ سے غریبوں کو کھانا کپڑا پیسہ اور ایسی چیزیں دلوایا کرو اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں اُن کے بھائی بہنوں کو یا اور بچوں کو تقسیم کرایا کرو تاکہ اُنکو سخاوت کی عادت ہو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ تم اپنی چیزیں اُنکے ہاتھ سے دلوایا کرو خود جو چیز شرع سے اُن ہی کی ہو اسکا دلوانا کسی کو درست نہیں۔

نمبر ۹۔ زیادہ کھانے والوں کی بُرائی اسکے سامنے کیا کرو مگر کسی کا نام لے کر نہیں بلکہ اس طرح کہ جو کوئی بہت کھاتا ہے لوگ اُسکو حبشی سمجھتے ہیں اُسکو بیل جانتے ہیں۔

نمبر ۱۰۔ اگر لڑکا ہو سفید کپڑے کی رغبت اُسکے دل میں پیدا کرو۔ اور رنگین اور تکلف کے لباس سے اسکو نفرت دلاؤ کہ ایسے کپڑے لڑکیاں پہنتی ہیں تم ماشاء اللہ مرد ہو۔ ہمیشہ اسکے سامنے ایسی باتیں کیا کرو۔

نمبر ۱۱۔ اگر لڑکی ہو جب بھی زیادہ مانگ چوٹی بہت تکلف کے کپڑوں کی اسکو عادت مت ڈالو۔

نمبر ۱۲۔ اسکی سب ضدیں پوری مت کرو کہ اس سے مزاج بگڑ جاتا ہے۔

نمبر ۱۳۔ چلّا کر بولنے سے روکو۔ خاصکر اگر لڑکی ہو تو چلّانے پر خوب ڈانٹو ورنہ بڑی ہو کر وہی عادت ہو جاوے گی۔

نمبر ۱۴۔ جن بچوں کی عادتیں خراب ہیں یا پڑھنے لکھنے سے بھاگتے ہیں یا تکلف کے کھانے کپڑے کے عادی ہیں اُنکے پاس بیٹھنے سے اُن کے ساتھ کھیلنے سے انکو بچاؤ۔

نمبر ۱۵۔ ان باتوں سے اسکو نفرت دلاتی رہو۔ غصّہ، جھوٹ بولنا کسی کو دیکھ کر جلنا یا حرص کرنا، چوری، چغلی کھانا، اپنی بات کی پچ کرنا، خواہ مخواہ اسکو بنانا، بے فائدہ بہت باتیں کرنا۔ بے بات ہنسنا یا زیادہ ہنسنا، دھوکہ دینا بھلی بُری بات کا نہ سوچنا۔ اور جب ان باتوں میں سے کوئی بات ہو جاوے فوراً اُسکو روکو اسپر تنبیہ کرو۔

نمبر ۱۶۔ اگر کوئی چیز توڑ پھوڑ دے یا کسی کو مار بیٹھے مناسب سزا دو تاکہ پھر ایسا نہ کرے ایسی باتوں میں پیار دلار ہمیشہ کو بچہ کو کھو دیتا ہے۔

نمبر ۱۷۔ بہت سویرے مت سونے دو۔

نمبر ۱۸۔ سویرے جاگنے کی عادت ڈالو۔

نمبر ۱۹۔ جب سات برس کی عمر ہو جاوے نماز کی عادت ڈالو۔

نمبر ۲۰۔ جب مکتب میں جانے کے قابل ہو جاوے اوّل قرآن مجید پڑھواؤ۔

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

نمبر۲۱- جہاں تک ہوسکے دیندار اُستاد سے پڑھواؤ۔

نمبر۲۲- مکتب میں جانے میں کبھی رعایت مت کرو۔

نمبر۲۳- کبھی کبھی وقت اُن کو نیک لوگوں کی حکایتیں سُنایا کرو۔

نمبر۲۴- اُنکو ایسی کتابیں مت دیکھنے دو جن میں عاشق معشوق کی باتیں یا شرع کے خلاف مضمون یا اور بیہودہ قصے یا غزلیں وغیرہ ہوں۔

نمبر۲۵- ایسی کتابیں پڑھواؤ جن میں دین کی باتیں اور دُنیا کی ضروری کارروائی آجاوے۔

نمبر۲۶- مکتب سے آجانے کے بعد کسی قدر دِل بہلانے کے لئے اسکو کھیلنے کی اجازت دو تاکہ اُسکی طبیعت کند نہ ہوجاوے لیکن کھیل ایسا ہو جسمیں کوئی گناہ نہ ہو چوٹ لگنے کا اندیشہ نہ ہو۔

نمبر۲۷- آتشبازی یا باجہ یا فضول چیزیں مول لینے کے لئے پیسے مت دو۔

نمبر۲۸- کھیل تماشے دکھلانے کی عادت مت ڈالو۔

نمبر۲۹- اولاد کو ضرور کوئی ایسا ہنر سکھا دو جس سے ضرورت اور مصیبت کے وقت چار پیسے حاصل کرکے اپنا اور اپنے بچّوں کا گذارہ کرسکے۔

نمبر۳۰- لڑکیوں کو اتنا لکھنا سکھلادو کہ ضروری خط اور گھر کا حساب کتاب لکھ سکیں۔

نمبر۳۱- بچوں کو عادت ڈالو کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کیا کریں اپاہج اور سست نہ ہوجاویں اُنکو کہو کہ رات کو بچھونا اپنے ہاتھ سے بچھاویں صبح کو سویرے اُٹھکر تہ کرکے احتیاط سے رکھدیں کپڑوں کی گٹھڑی اپنے انتظام میں رکھیں اُدھڑا پھٹا خود سی لیا کریں۔ کپڑے خواہ میلے ہوں خواہ اُجلے ہوں ایسی جگہ رکھیں جہاں کپڑے کا چوہے کا اندیشہ نہ ہو دھوبن کو خود گن کر دیں اور لکھ لیں اور گن کر پڑتال کرکے لیں۔

نمبر۳۲- لڑکیوں کو تاکید کرو کہ جو زیور تمہارے بدن پر ہے رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو جب اُٹھو دیکھ بھال لیا کرو۔

نمبر۳۳- لڑکیوں سے کہو کہ جو کام کھانے پکانے سینے پرونے کپڑے رنگنے چیز بُننے کا گھر میں ہوا کرے اُسمیں غور کرکے دیکھا کرو کہ کیونکر ہوتا ہے۔

نمبر۳۴- جب بچّہ سے کوئی بات خوبی کی ظاہر ہو اُس پر خوب شاباش دو پیار کرو بلکہ اسکو کچھ انعام دو تاکہ اسکا دِل بڑھے اور جب اسکی کوئی بُری بات دیکھو اوّل تنہائی میں اسکو سمجھاؤ کہ دیکھو بُری بات ہے دیکھنے والے دل میں کیا کہتے ہونگے اور جس جس کو خبر ہوگی وہ دل میں کیا کہے گا خبردار پھر ایسا مت کرنا نیک بخت لڑکے ایسا نہیں کیا کرتے۔ اور پھر وہی کام کرلے تو مناسب سزا دو۔

نمبر۳۵- ماں کو چاہیئے کہ بچّہ کو باپ سے ڈراتی رہے۔

نمبر۳۶- بچّہ کو کوئی کام چھپا کر مت کرنے دو کھیل ہو یا کھانا ہو یا کوئی اور شغل ہو جو کام چھپا کر کرے گا سمجھ جاؤ کہ وہ اسکو بُرا سمجھتا ہے سو وہ اگر بُرا ہے تو اُس سے چھڑاؤ اور اگر اچھا ہے جیسے کھانا پینا تو اُس سے کہو کہ سب کے سامنے کھائے پیئے۔

نمبر۳۷- کوئی کام محنت کا اُسکے ذمّہ مقرر کردو جس سے صحت اور ہمّت رہے سُستی نہ آنے پاوے مثلاً لڑکوں کے لئے ڈنڈ

مُگدر کرنا۔ ایک آدھ میل چلنا۔ اور لڑکیوں کے لئے چکّی یا چرخہ چلانا ضرور ہے۔ اسمیں یہ بھی فائدہ ہے کہ ان کاموں کو عیب نہ سمجھیں گی۔

نمبر۳۸- چلنے میں تاکید کرو کہ بہت جلدی نہ چلے نگاہ اُوپر اُٹھا کر نہ چلے۔

نمبر۳۹- اسکو عاجزی اختیار کرنے کی عادت ڈالو زبان سے چال سے برتاؤ سے شیخی نہ بگھارنے پاوے یہاں تک کہ اپنے ہم عمر بچوں میں بیٹھ کر اپنے کپڑے یا مکان یا خاندان یا کتاب قلم و دوات تختی تک کی تعریف نہ کرنے پاوے۔

نمبر۴۰- کبھی کبھی اسکو دو یا چار پیسے دے دیا کرو کہ اپنی مرضی کے موافق خرچ کیا کرے مگر اسکو یہ عادت ڈالو کہ کوئی چیز تم سے چھپا کر نہ خریدے۔

نمبر۴۱- اسکو کھانے کا طریقہ اور محفل میں اُٹھنے بیٹھنے کا طریقہ سکھلاؤ۔ تھوڑا تھوڑا ہم لکھے دیتے ہیں۔

باب ۳۳ کھانے کا طریقہ

داہنے ہاتھ سے کھاؤ شروع میں بسم اللہ کہو۔ اپنے سامنے سے کھاؤ۔ اوروں سے پہلے مت کھاؤ۔ کھانے کو گھور کر مت دیکھو کھانے والوں کی طرف مت دیکھو۔ بہت جلدی جلدی مت کھاؤ۔ خُوب چبا کر کھاؤ۔ جب تک لقمہ نہ نگل لو دوسرا لقمہ منہ میں مت رکھو۔ شوربا وغیرہ کپڑے پر نہ ٹپکنے پاوے۔ اُنگلیاں ضرورت سے زیادہ نہ سننے پاویں۔

باب ۳۴ محفل میں اُٹھنے بیٹھنے کا طریقہ

جس سے ملو ادب سے ملو نرمی سے بولو۔ محفل میں تھوکو نہیں۔ وہاں ناک صاف مت کرو۔ اگر ایسی ضرورت ہو وہاں سے الگ چلی جاؤ وہاں اگر جماہی یا چھینک آوے منہ پر ہاتھ رکھ لو آواز پست کرو۔ کسی کی طرف پُشت مت کرو۔ کسی کی طرف پاؤں مت کرو۔ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ دے کر مت بیٹھو۔ انگلیاں مت چٹخاؤ۔ بلا ضرورت بار بار کسی کی طرف مت دیکھو۔ ادب سے بیٹھی رہو۔ بہت مت بولو۔ بات بات میں قسم مت کھاؤ۔ جہاں تک ممکن ہو خود کلام مت شروع کرو جب دوسرا شخص بات کرے خوب توجہ سے سنو تاکہ اسکا دل نہ بُجھے البتہ اگر گناہ کی بات ہو مت سُنو یا تو منع کردو یا وہاں سے اُٹھ جاؤ۔ جب تک کوئی شخص بات پوری نہ کرلے بیچ میں مت بولو۔ جب کوئی آوے اور محفل میں جگہ نہ ہو ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ مِل مِل کر بیٹھ جاؤ کہ جگہ ہو جاوے۔

باب ۳۵ حقوق کا بیان

ماں باپ کے حقوق نمبر۱- اُنکو تکلیف نہ پہنچاوے اگرچہ اُن کی طرف سے کچھ زیادتی ہو۔ نمبر۲- زبان سے برتاؤ سے اُن کی تعظیم کرے۔ نمبر۳- جائز کاموں میں اُن کی اطاعت کرے۔ نمبر۴- اگر اُن کو حاجت ہو مال سے اُن کی خدمت کرے اگرچہ وہ

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

دونوں کافر ہوں۔ ماں باپ کے انتقال کے بعد اُن کے حقوق یہ ہیں نمبر۱- اُن کے لئے دُعائے مغفرت و رحمت کرتا رہے۔ نفل عبادت اور خیرات کا ثواب اُنکو پہنچاتا رہے نمبر۲- اُن کے ملنے والوں کے ساتھ احسان اور خدمت سے اچھی طرح پیش آوے نمبر۳- اُن کے ذمہ جو قرضہ ہو یا کسی جائز کام کی وصیت کر گئے ہوں اور خدا نے مقدور دیا ہو اسکو ادا کردے نمبر۴- اُن کے مرنے کے بعد خلافِ شرع رونے اور چلّانے سے بچے ورنہ اُنکی رُوح کو تکلیف ہوگی۔ اور دادا دادی اور نانا نانی کا حکم شرع میں مثل ماں باپ کے ہے۔ اُن کے حقوق بھی مثل ماں باپ کے سمجھنا چاہیئے۔ اسی طرح خالہ اور ماموں مثل ماں کے اور چچا اور پھوپی مثل باپ کے ہیں۔ حدیث کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے۔

انّا کے حقوق یہ ہیں نمبر۱- اسکے ساتھ ادب سے پیش آنا نمبر۲- اگر اسکو مال کی حاجت ہو اور اپنے پاس گنجائش ہو اسکا خیال رکھنا۔

سوتیلی ماں چونکہ باپ کی دوست ہے اور باپ کے دوست کے ساتھ احسان کرنے کا حکم آیا ہے اسلئے سوتیلی ماں کے بھی کچھ حقوق ہیں جیسا ابھی مذکور ہوا۔

بڑا بھائی حدیث کی رُو سے مثل باپ کے ہے اسلئے معلوم ہوا کہ چھوٹا بھائی مثل اولاد کے ہے پس اُنکے آپس میں ویسے ہی حقوق ہوں گے جیسے ماں باپ اور اولاد کے ہیں اسی طرح بڑی بہن اور چھوٹی بہن کو سمجھ لینا چاہیئے۔

قرابت داروں کے حقوق نمبر۱- اپنے سگے اگر محتاج ہوں اور کھانے کمانے کی قدرت نہ رکھتے ہوں تو گنجائش کے موافق اُن کے ضروری خرچ کی خبر گیری رکھے نمبر۲- گاہ گاہ اُن سے ملتا رہے۔ نمبر۳- ان سے قطع قرابت نہ کرے بلکہ اگر کسی قدر اُن سے ایذا بھی پہنچے تو صبر افضل ہے۔

علاقہ مُصاہرة یعنی سُسرالی رشتہ کو قرآن میں خدائے تعالےٰ نے نسب میں ذکر فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ساس اور سُسر اور سالے اور بہنوئی داماد اور بہو اور بیوی کی پہلی اولاد اور اسی طرح میاں کی پہلی اولاد کا بھی کسی قدر حق ہوتا ہے۔ اس لئے ان علاقوں میں بھی رعایت احسان و اخلاق کی اَوروں سے زیادہ رکھنا چاہیئے۔

عام مُسلمانوں کے حقوق نمبر۱- مسلمان کی خطا کو معاف کرے۔ نمبر۲- اسکے رونے پر رحم کرے۔ نمبر۳- اسکے عیب کو ڈھانکے۔ نمبر۴- اُسکے عذر کو قبول کرے۔ نمبر۵- اسکی تکلیف کو دُور کرے۔ نمبر۶- ہمیشہ اُسکی خیرخواہی کرتا رہے۔ نمبر۷- اس کی محبت نباہے۔ نمبر۸- اسکے عہد کا خیال رکھے نمبر۹- بیمار ہو تو پُوچھے نمبر۱۰- مرجاوے تو دُعا کرے۔ نمبر۱۱- اسکی دعوت قبول کرے۔ نمبر۱۲- اُسکا تحفہ قبول کرے نمبر۱۳- اسکے احسان کے بدلے احسان کرے نمبر۱۴- اسکی نعمت کا شکر گذار ہو۔ نمبر۱۵- ضرورت کے وقت اُسکی مدد کرے۔ نمبر۱۶- اسکے بال بچوں کی حفاظت کرے۔ نمبر۱۷- اسکا کام کردیا کرے نمبر۱۸- اسکی بات کو سُنے نمبر۱۹- اسکی سفارش کو قبول کرے نمبر۲۰- اسکو مراد سے ناامید نہ کرے نمبر۲۱- وہ چھینک کر الحمد للہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہے نمبر۲۲- اُسکی

گم ہوئی چیز اگر ملجائے تو اسکے پاس پہنچا دے نمبر۲۳- اُسکے سلام کا جواب دے نمبر۲۴- نرمی و خوش خلقی کے ساتھ اس سے گفتگو کرے نمبر۲۵- اسکے ساتھ احسان کرے نمبر۲۶- اگر وہ اسکے بھروسہ قسم کھا بیٹھے تو اسکو پُورا کردے نمبر۲۷- اگر اس پر کوئی ظلم کرتا ہو اسکی مدد کرے اگر وہ کسی پر ظلم کرتا ہو تو روکدے نمبر۲۸- اسکے ساتھ محبت کرے دُشمنی نہ کرے نمبر۲۹- اُسکو رُسوا نہ کرے۔ نمبر۳۰- جو بات اپنے لئے پسند کرے اسکے لئے بھی پسند کرے نمبر۳۱- ملاقات کے وقت اسکو سلام کرے اور مرد سے مرد اور عورت سے عورت مصافحہ بھی کرے تو اور بہتر ہے نمبر۳۲- اگر باہم اتفاقاً کچھ رنجش ہوجاوے تین روز سے زیادہ کلام ترک نہ کرے نمبر۳۳- اس پر بدگمانی نہ کرے نمبر۳۴- اُس پر حسد اور بغض نہ کرے نمبر۳۵- اسکو اچھی بات بتلاوے بُری بات سے منع کرے۔ نمبر۳۶- چھوٹوں پر رحم بڑوں کا ادب کرے۔ نمبر۳۷- دو مسلمانوں میں رنج ہوجاوے اُن کے آپس میں صلح کرادے نمبر۳۸- اسکی غیبت نہ کرے نمبر۳۹- اسکو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچاوے نہ مال میں نہ آبرو میں نمبر۴۰- اُسکو اُٹھا کر اسکی جگہ نہ بیٹھے۔

ہمسایہ کے حقوق نمبر۱- اُسکے ساتھ احسان اور رعایت سے پیش آوے۔ نمبر۲- اسکی بیوی بچوں کی آبرو کی حفاظت کرے۔ نمبر۳- کبھی کبھی اُسکے گھر تحفہ وغیرہ بھیجتا رہے۔ بالخصوص جب وہ فاقہ زدہ ہو تو ضرور تھوڑا بہت کھانا اسکو دے نمبر۴- اسکو تکلیف نہ دے۔ ہلکی ہلکی باتوں میں اُس سے نہ اُلجھے اور جیسے شہر میں ہمسایہ ہوتا ہے اسی طرح سفر میں بھی ہوتا ہے یعنی سفر کا رفیق جو گھر سے ساتھ ہوا ہو یا راہ میں اتفاقاً اس کا ساتھ ہوگیا ہو اس کا حق بھی مثل اُسی ہمسایہ کے ہے۔ اسکے حقوق کا خلاصہ یہ ہے کہ اسکی راحت کو اپنی راحت پر مقدم رکھے بعض آدمی ریل میں یا بہلی میں دوسری سواریوں کے ساتھ بہت آپا دھاپی کرتے ہیں یہ بہت بُری بات ہے اسی طرح جو دوسروں کا محتاج ہو جیسے یتیم اور بیوہ یا عاجز و ضعیف یا مسکین و بیمار اور ہاتھ پاؤں سے معذور یا مسافر یا سائل ان لوگوں کے یہ حقوق زائد ہیں نمبر۱- اُن لوگوں کی خدمت مال سے کرنا نمبر۲- ان لوگوں کا کام اپنے ہاتھ پاؤں سے کردینا نمبر۳ ان لوگوں کی دلجوئی و تسلی کرنا نمبر۴- اُن کی حاجت اور سوال کو رد نہ کرنا۔

بعضے حقوق صرف آدمی ہونے کی وجہ سے ہیں گو وہ مسلمان نہ ہو وہ یہ ہیں نمبر۱- بے خطا کسی کو جان و مال کی تکلیف نہ دے۔ نمبر۲- بے وجہ شرعی کسی کے ساتھ بدزبانی نہ کرے نمبر۳- اگر کسی کو مصیبت اور فاقہ اور مرض میں مبتلا دیکھے اسکی مدد کرے کھانا پانی دیدے۔ علاج معالجہ کرے نمبر۴- جس صورت میں شریعت نے سزا کی اجازت دی ہے اس میں بھی ظلم و زیادتی نہ کرے۔

حیوانات کے حقوق نمبر۱- جس جانور سے کوئی فائدہ متعلق نہ ہو اسکو مقید نہ کرے بالخصوص بچوں کو آشیانہ سے نکال لانا اُن کے ماں باپ کو پریشان کرنا بڑی بے رحمی ہے نمبر۲- جو جانور قابل کھانے کے ہیں اُنکو بھی محض دل بہلانے کے طور پر قتل نہ کرے نمبر۳- جو جانور اپنے کام میں ہیں اُن کے کھانے پینے و راحت رسانی و خدمت کا پورے طور سے اہتمام کرے۔ اُن کی قوت سے زیادہ اُن سے کام نہ لے اُنکو حد سے زیادہ نہ مارے نمبر۴ جن جانوروں کو ذبح کرنا ہو یا بوجہ موذی ہونے کے قتل کرنا ہو تیز

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

اور ذرا سے جلدی کام تمام کرے اسکو تڑپاوے نہیں مجھو کا پیاسا رکھ کر جان نہ لے۔

باب ۳۶

ضروری بات

اگر کسی آدمی کے حق میں کچھ کمی ہوگئی ہو تو اُن میں جو حق ادا کرنے کے قابل ہوں ادا کرے یا معاف کرائے مثلاً کسی کا قرض رہ گیا تھا یا کسی کی خیانت وغیرہ کی تھی۔ اور جو صرف معاف کرانے کے قابل ہوں اُن کو فقط معاف کرالے مثلاً غیبت وغیرہ کی تھی یا مارا تھا۔ اور اگر کسی وجہ سے حقداروں سے نہ معاف کرا سکتا ہے نہ ادا کر سکتا ہے تو ان لوگوں کیلئے ہمیشہ بخشش کی دُعا کرتا رہے عجب نہیں کہ اللہ تعالےٰ قیامت میں ان لوگوں کو رضامند کر کے معاف کرادیں مگر اسکے بعد بھی جب موقع ادا کرنے یا معاف کرانے کا ہو اسوقت اسمیں بے پروائی نہ کرے۔ اور جو حقوق خود اُسکے اوروں کے ذمہ رہ گئے ہوں جن سے اُمید وصول کی ہو نرمی کے ساتھ اُن سے وصول کرے اور جن سے اُمید نہ ہو یا وہ حقوق قابلِ وصول نہ ہوں جیسے غیبت وغیرہ تو اگرچہ قیامت میں اُن کے عوض نیکیاں ملنے کی اُمید ہے مگر معاف کر دینے میں اور زیادہ ثواب آیا ہے اس سے بالکل معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے خاصکر جب کوئی شخص منت خوشامد کر کے معافی چاہے۔

مسئلہ ۱۔ جہاں حرام چیز زیادہ ہو بے پُوچھے کھانا وہاں درست نہیں البتہ اگر پوچھنے سے یہ معلوم ہو جاوے کہ یہ خاص چیز حلال کی ہے تو اگر بتلانے والا نیک دیندار ہے تو بے کھٹکے اس پر عمل درست ہے، اور اگر وہ آدمی بُرا ہے یا حال نہیں معلوم کہ اچھا ہے یا بُرا تو اسکا حکم یہ ہے کہ اگر دل گواہی دے کہ یہ آدمی سچا ہے تو عمل درست ہے، اور جو دل گواہی نہ دے تو عمل درست نہیں جیسے آموں کے آنے سے پہلے کسی نے فصل بیچ ڈالی اس کو تو تم سُن چکی ہو کہ حرام ہیں تو جس بستی میں اسکا زیادہ رواج ہو اور پھلنے کے بعد کم بکتا ہو وہاں یہ مسئلہ چلے گا جو ہم نے بیان کیا تو جس آم کا حال معلوم ہو جاوے کہ یہ پھلنے کے بعد بکا ہے وہ درست ہے، اور بے پوچھے کھانا درست نہیں۔

مسئلہ ۲۔ بیماری کو بُرا کہنا منع ہے۔

مسئلہ ۳۔ اگر کوئی کافر عورت تمہارے پاس خوشی سے مسلمان ہونے آوے اور اسکے مسلمان کرنے میں کسی جھگڑے فساد کا اندیشہ نہ ہو تو مسلمان کرلو اور طریقہ مسلمان کرنے کا یہ ہے کہ اس سے کہلاؤ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کوئی پوجنے کے لائق نہیں سوا ایک اللہ کے اور محمد سچے رسول بھیجے ہوئے ہیں اللہ کے۔ اور سچا جانتی ہوں میں سب پیغمبروں کو اور خدا کی سب کتابوں کو اور مانتی ہوں فرشتوں کو اور قیامت کو اور تقدیر کو۔ میں نے چھوڑ دیا اپنا پہلا دین اور قبول کیا میں نے مسلمانوں کا دین۔ اور میں پانچوں وقت کی نماز پڑھا کروں گی اور رمضان کے روزے رکھا کروں گی اور اگر مال و متاع ہوا تو زکوٰۃ دوں گی۔ اگر زیادہ خرچ ہوگا تو حج کروں گی اور اللہ رسول کے سب حکم بجالاؤں گی اور جتنی چیزوں سے اللہ رسول نے منع کیا ہے سب سے بچتی رہوں گی اے اللہ مجھ کو دین اور ایمان پر ثابت رکھیو اور دین کے کاموں میں میری مدد کیجو۔ پھر جتنے موجود ہوں سب اللہ سے دُعا کریں کہ اے اللہ اسکے اسلام کو قبول کر اور ہم کو بھی اسلام پر قائم رکھ اور ایمان پر خاتمہ کر۔

مسئلہ ۴۔ لگائی بجھائی مت کرو۔

مسئلہ ۵۔ سُنی ہوئی بات کا اعتبار مت کرلیا کرو۔

مسئلہ ۶۔ بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ناپاک کپڑا دھو کر جب تک سُوکھ نہ جاوے وہ پاک نہیں ہوتا اس سے نماز درست نہیں یہ بالکل غلط بات ہے۔ بعضی عورتیں اس مسئلہ کے نہ جاننے سے نمازیں قضا کر دیتی ہیں اور پھر وقت نکلے پیچھے کون پڑھتا ہے ایسا مت سمجھو۔ گیلے کپڑے سے بھی بے تکلف نماز درست ہے۔

مسئلہ ۷۔ بعضی عورتوں کا اعتقاد ہے کہ جس کے آٹھواں بچہ پیدا ہوا تو اُسکو ایک چرخہ صدقہ میں دینا چاہیئے ورنہ بچہ پر خطرہ ہے یہ محض واہیات اعتقاد ہے توبہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۸۔ بعضی عورتیں چیچک کو کوئی آسیب بھُوت سمجھتی ہیں اور اس وجہ سے اس گھر میں بہت سے بکھیڑے کرتی ہیں یہ سب واہیات خیال ہیں توبہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۹۔ جس کپڑے میں سے باہیں یا سر کے بال یا گردن جھلکتی ہو اس سے نماز نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۰۔ جو فقیر محنت مزدوری کر سکتا ہو اور پھر وہ بھیک مانگنے کا پیشہ اختیار کرلے اُسکو بھیک دینا درست نہیں۔

مسئلہ ۱۱۔ ریل کے سفر میں اگر پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھو نماز قضا مت کرو۔

مسئلہ ۱۲۔ بعضی عورتیں غریب مزدوروں سے پردہ نہیں کرتیں بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ۱۳۔ پرائی چیز چاہے کیسے ہی ہلکے داموں کی ہو مگر بدون مالک کی اجازت کے ہرگز مت برتو اور جب برتو اسکو چھوڑ کر مت اُٹھ جاؤ مالک کے سپرد کر دو کہ دیکھو بہن تمہاری قینچی یا سُوئی رکھی ہے۔

مسئلہ ۱۴۔ ریل کی سواری میں کرایہ کا اور محصول کا اور اسباب کے لے جانے کا قاعدہ ریل والوں کی طرف سے مقرر ہے اس کے خلاف کرنا یا دھوکا دینا یا اصل بات کو چھپانا درست نہیں مثلاً وہاں یہ قاعدہ ہے کہ جو مسافر سب سے سستے درجے میں سفر کرے

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

جس کو تیسرا درجہ کہتے ہیں اسکو نشستہ کا کونا اور اوڑھنا بچھونا اور ان چیزوں کے علاوہ پچیس سیر بوجھ کا اسباب لیجانے کی اجازت ہے اس پر محصول نہیں پڑتا فقط اپنا کرایہ دینا پڑتا ہے اور اگر تھوڑا سا بھی اس سے بڑھ جاوے تو اس کو ریل پر تلوا کر محصول جتنا وہاں قاعدہ ہو دینا چاہیئے۔ اور یہ پچیس[۲۵] سیر اس سیر سے ہے جو سیر اسّی روپے کے برابر ہوتا ہے تو اب اگر کوئی شخص چھبیس[۲۶] ستائیس[۲۷] سیر اسباب بھی بے تلوائے ساتھ لیجاوے چاہے ریل والے اسکو نہ ٹوکیں مگر وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک گنہگار ہوگا اور بعضے یوں کرتے ہیں کہ اسباب تلنے سے تیس[۳۰] سیر نکلا بابو نے کہا ہم بیس[۲۰] سیر لکھ دیں گے ہم کو اتنی رشوت دو اس میں دو گناہ ہونگے ایک تو زیادہ اسباب لے جانا اور محصول کم دینا دوسرا رشوت دینا اسی طرح وہاں یہ قاعدہ ہے کہ جو بچہ تین برس سے کم ہو اسکا محصول معاف ہے اور جو تین برس کا ہو اسکا آدھا محصول ہے اور پھر بارہ برس سے کم کا آدھا ہے جب پورے بارہ برس کا ہو تب پورا ہے تو اگر کسی کے پاس تین برس کا بچہ ہو اور وہ اسکو بے محصول دیئے ہوئے لے جاوے یا تین برس سے کم کا اسکو بتلاوے تو اسکو گناہ ہوگا۔ اسی طرح اگر بارہ برس کے بچے کو کم کا بتلا کر آدھے کرایہ میں لیجانا چاہے اسکو بھی گناہ ہوگا اور ان سب صورتوں میں قیامت کے دن بجائے پیسوں روپوں کے نیکیاں دینی پڑینگی یا ان ریل والوں کے گناہ اسکے سر پر دھرے جاوینگے۔

مسئلہ ۱۵۔ آجکل جو انگریزی بہت پڑھتے ہیں اور اس میں بعضی باتیں ایسی ایسی لکھی ہیں جو دین ایمان کے بالکل خلاف ہیں اور دین کا علم ان پڑھنے والوں کو ہوتا نہیں اسلئے بہت لڑکے ایسے ہو جاتے ہیں کہ ان کے دل میں ایمان نہیں رہتا اور منہ سے بھی ایسی باتیں کہ ڈالتے ہیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے اگر ایسے لڑکوں سے کوئی مسلمان لڑکی بیاہی گئی شرع سے وہ نکاح ہی نہیں ہوتا۔ اور جب نکاح ہی نہیں ہوتا تو ساری عمر برا کام ہوتا ہے تو اسکا وبال ماں باپ پر دنیا میں بھی پڑے گا اور آخرت میں بھی عذاب کا بہت اندیشہ ہے اسلئے ضروری اور لازمی ہے کہ اپنی لڑکی بیاہنے کے وقت جسطرح داماد کے حسب نسب گھر بار کی تحقیق کرتے ہیں اس سے زیادہ اسکی چھان پچھوڑ کر لیا کریں کہ وہ دیندار بھی ہے یا نہیں۔ اگر دینداری نہ معلوم ہو تو ہرگز لڑکی نہ دیں غریب دیندار ہزار درجے بہتر ہے بددین امیر سے۔ اور ایک بات یہ بھی دیکھی ہے کہ جو شخص دیندار نہیں ہوتا وہ بی بی کا بھی حق نہیں سمجھتا۔ اور اس سے رغبت بھی نہیں رکھتا بلکہ کہیں کہیں تو یہ حال ہے کہ کوڑی پیسے سے بھی تنگ رکھتا ہے پھر جب چین نصیب نہ ہوا تو نری امیری کے نام کو لے کر کیا چاٹینگے۔

مسئلہ ۱۶۔ یہ جو مشہور ہے کہ قطب تارے کی طرف پاؤں نہ کرے یہ بالکل غلط ہے ان تاروں کا شرع میں کوئی ادب نہیں۔

مسئلہ ۱۷۔ اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ رات کے وقت درخت سویا کرتے ہیں یہ بھی بالکل غلط بات ہے۔

مسئلہ ۱۸۔ اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ چارپائی پر نماز پڑھنے سے بندر ہو جاتا ہے یہ بالکل واہیات بات ہے۔ اگر چارپائی خوب کسی ہوئی ہو اس پر نماز درست ہے اگر وہ ناپاک ہو تو کوئی پاک کپڑا اس پر بچھا لے لیکن بے ضرورت اس پر نماز پڑھنے سے خواہ مخواہ شور و غل ہوتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۔ اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ پہلی امتوں کے کچھ لوگ بندر ہو گئے تھے یہ بندر انہیں کی نسل کے ہیں یہ بھی بالکل غلط ہے حدیث میں آیا ہے کہ وہ سب بندر مر گئے تھے انکی نسل نہیں چلی۔ یہ جانور بندر پہلے سے بھی تھا۔ یہ نہیں کہ بندر انہیں سے شروع ہوئے ہیں۔

مسئلہ ۲۰۔ قرآن میں جو غلطی نکلے اسکو فوراً صحیح کر لو یا کرا لو نہیں تو پھر یاد کا بھروسہ نہیں ہمیشہ غلط پڑھا کرو گی جس سے گنہگار ہو گی۔

مسئلہ ۲۱۔ یہ دستور ہے کہ اگر قرآن مجید کسی کے ہاتھ سے گر پڑے تو اسکے برابر اناج تول کر دیتی ہیں یہ کوئی شرع کا حکم نہیں ہے پہلے بزرگوں نے شاید تنبیہ کے واسطے یہ قاعدہ مقرر کیا ہوگا تاکہ آگے کو زیادہ خیال رہے یہ واقع میں بہت اچھی مصلحت ہے لیکن قرآن کو بے ضرورت ترازو کے پلے میں رکھنا یہ بھی ادب کے خلاف ہے اسلئے اگر اناج دینا ہو تو ویسے ہی جتنی ہمت ہو دیدے قرآن کو نہ تولے۔

مسئلہ ۲۲۔ جو مسئلہ اچھی طرح یاد نہ ہو کبھی کسی کو مت بتلاؤ۔

مسئلہ ۲۳۔ بعضی عورتیں ایسا کرتی ہیں کہ ڈولی میں بیٹھنے کے وقت ظاہر کرتی ہیں کہ ایک سواری ہے اور بیٹھ لیتی ہیں دو دو یہ دھوکا اور حرام ہے البتہ کہاروں سے کہدے اگر وہ خوشی سے اٹھالیں تو کچھ حرج نہیں ورنہ ان پر زبردستی درست نہیں۔

مسئلہ ۲۴۔ اکثر عورتیں ایک صندوق سر پر لئے پھرا کرتی ہیں اس صندوق میں طرح طرح کے نقشے اور تصویریں بنی ہوتی ہیں اور صندوق کے تختے میں ان کے دیکھنے کے واسطے آئینہ لگا ہوا ہوتا ہے پیسہ دو پیسہ لے کر دکھاتی پھرتی ہیں تو جس صندوق میں جاندار چیز کی ایک بھی تصویر ہو اسکی سیر کرنا منع ہے۔ اسی طرح بعضے لڑکے تصویر دار نقشے خرید کر رات کو لالٹین سامنے رکھ کر ان تصویروں کی سیر کراتے ہیں وہ بھی منع ہے۔ اسی طرح بعضے آدمی اپنے گھروں میں وہ باجہ لا کر سب کو سنایا کرتے ہیں جس میں ہر چیز کی آواز بند ہو جاتی ہے تو یاد رکھو کہ جس آواز کا ویسے سننا منع ہے اس باجے میں بھی سننا منع ہے۔ جیسے گانا بجانا۔ اور بعضے اس میں قرآن پڑھنا بند کرتے ہیں تو قرآن سننا تو بہت اچھی بات ہے۔ مگر اس میں بند کرنے کا مطلب فقط کھیل تماشا ہوتا ہے اسلئے یہ بھی منع ہے لڑکیوں اور عورتوں کو ایسی چیزوں کی حرص نہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۵۔ بعضے آدمی ایسا کرتے ہیں کہ کھوٹا روپیہ جب ان کے پاس نہیں چلتا تو دھوکہ دے کر کسی کو دے دیتے ہیں یا رات کو اسی طرح چلا دیتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے جس نے وہ روپیہ تم کو دیا ہے اسی کو دے دو چاہے اسکو جتلا کر دو چاہے کسی ترکیب سے دیدو سب درست ہے مگر یہ اس وقت درست ہے جب خوب معلوم ہو کہ فلانے کے پاس سے آیا ہے اور اگر ذرا بھی شک ہے تو درست نہیں اور اگر کسی شخص کو جتلا کر دو اور وہ خوشی سے لے لے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۲۶۔ بعضی دفعہ ایک آدمی آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا رہتا ہے اور دو آدمی اسکو سوتا جان کر آپس میں کوئی بات پوشیدہ کرنے لگتے ہیں لیکن اگر ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ شخص سوتا نہیں ہے تو وہ بات ہرگز نہ کریں ایسے موقع میں اس لیٹنے والے کو واجب ہے کہ بول پڑے اور انکی باتیں دھوکے سے نہ سنے نہیں تو گناہ ہوگا۔

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

مسئلہ ۲۷۔ بعضی بڑی بوڑھیوں کی بلکہ بعضی جوانوں کی بھی عادت ہے کہ منت مانتی ہیں کہ اگر میری فلانی مراد پوری ہو جاوے تو مسجد میں جا کر سلام کروں یا مسجد کا طاق بھروں پھر مسجد میں جا کر اپنی منت پوری کرتی ہیں۔ سو یاد رکھو عورتوں کو مسجد میں جانا اچھا نہیں نہ جوان کو نہ بوڑھی کو۔ کچھ نہ کچھ بے پردگی ضرور ہوتی ہے۔ اللہ میاں کا سلام یہی ہے کہ کچھ نفلیں پڑھ لو۔ دل سے زبان سے شکر ادا کر لو سو یہ گھر میں بھی ممکن ہے اور طاق بھرنا یہی ہے کہ جو توفیق ہو محتاجوں کو بانٹ دو سو یہ بھی گھر میں ہو سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۔ نوٹ کم یا زیادہ پر چلانا درست نہیں مثلاً پانچ روپے کا نوٹ ہو تو پونے پانچ یا سوا پانچ کے بدلے بیچنا درست نہیں اگر کمی میں تو کچھ لاچاری بھی ہو اگرچہ گناہ ہو گا مگر زیادہ بیچنے میں تو کوئی لاچاری بھی نہیں یا کمی پر خریدنے میں وہ تو زیادہ برا اور بہت گناہ ہے۔

مسئلہ ۲۹۔ کسی کا خط پڑھنا بلا اس کی اجازت کے درست نہیں۔

مسئلہ ۳۰۔ کنگھی میں جو بال نکلیں ان کو ویسے ہی مت پھینک دیا کرو نہ دیوار میں رکھ دیا کرو جس کو نامحرم لوگ دیکھیں ان بالوں کا بھی پردہ ہے بلکہ لکڑی وغیرہ سے تھوڑی زمین کرید کر اس میں دبا دیا کرو۔

مسئلہ ۳۱۔ جس مضمون کا زبان سے بیان کرنا گناہ ہے اس کا خط میں لکھنا بھی گناہ ہے جیسے کسی کی غیبت شکایت اپنی بڑائی وغیرہ۔

مسئلہ ۳۲۔ تار کی خبر میں کئی طرح کا شبہ ہے اسلئے چاند وغیرہ کی خبر میں اسکا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۳۳۔ طاعون کی جگہ سے دوسرے شہر کو یہ سمجھ کر بھاگ جانا کہ ہم بھاگنے سے بچ جاوینگے منع ہے اور جو اسی جگہ صبر سے قائم رہے اسکو شہادت کا درجہ ملتا ہے۔

مسئلہ ۳۴۔ بعضوں کی عادت ہے کہ کسی لڑکے یا ماما سے کہہ دیا کہ مسجد میں جا کر وہیں کے لوٹے میں پانی لے کر سب نمازیوں سے دم کرا کر لیتے آنا فلانے بیمار کو پلاوینگے یا قرآن ختم ہونے کے وقت پانی دم کرا کر برکت کے واسطے لیتے آنا۔ یاد رکھو کہ مسجد کا لوٹا اپنے برتاؤ میں لانا منع ہے اپنے گھر سے کوئی برتن دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۵۔ جاہلوں میں مشہور ہے کہ ایک ہاتھ میں پانی اور ایک ہاتھ میں آگ لیکر چلنا منحوس ہے یا یہ مشہور ہے کہ میاں بی بی ایک برتن میں دودھ نہ کھاویں نہیں تو بھائی بہن ہو جاوینگے یا ایک پیر کے مرید نہ ہوں نہیں تو بھائی بہن ہو جاوینگے یا یہ مشہور ہے کہ مریدنی سے نکاح درست نہیں یا یہ مشہور ہے کہ قینچی نہ بجاؤ آپس میں لڑائی ہو جاوے گی یا دو آدمیوں کے بیچ میں سے آگ لیکر مت نکلو نہیں تو ان میں لڑائی ہو جاوے گی یا گھر میں گھونگچیاں مت رہنے دو نہیں تو گھر میں لڑائی ہو گی یا دو آدمی ایک کنگھی نہ کریں نہیں تو دونوں میں لڑائی ہو جاوے گی یا دن میں کہانیاں مت کہو نہیں تو مسافر رستہ بھول جاوینگے۔ یہ سب باتیں واہیات بے اصل ہیں ایسا اعتقاد رکھنا بہت گناہ ہے۔

مسئلہ ۳۶۔ کسی کو حرام زادی یا کُتیا کی جنی یا سُور کی بچی یا اور کوئی ایسی بات مت کہو جس سے اُسکے ماں باپ کو گال لگے

ان بیچاروں نے تمہاری کیا خطا کی ہے اور خود قصوروار کو بھی قصور سے زیادہ بُرا مت کہو۔

مسئلہ ۲۷۔ تمباکو کھانا یا حقہ پینا یوں ہی بلا ضرورت مکروہ ہے اور اگر کوئی لاچاری ہو تو کچھ ڈر نہیں مگر نماز کے وقت منہ خوب صاف کر لے خواہ مسواک سے یا دھنیہ چبا کر یا جس طرح سے ہو سکے۔ اگر نماز میں منہ کے اندر بدبو رہے تو فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے اسواسطے منع ہے۔

مسئلہ ۲۸۔ افیون اگر علاج کے لئے کسی دوا میں اتنی سی ملا کر کھا لی جائے جس سے بالکل نشہ نہ ہو تو درست ہے۔ اور جیسے بعضی عورتیں بچوں کو دے دیتی ہیں کہ نشہ کی غفلت میں پڑے رہیں روئیں نہیں یہ درست نہیں۔

مسئلہ ۲۹۔ اکثر عورتیں قرآن پڑھنے میں اگر ان کے میاں کا نام آ جائے تو اسکو چھوڑ جاتی ہیں یا چپکے سے کہہ لیتی ہیں یہ واہیات بات ہے۔ قرآن پڑھنے میں کیا شرم۔

مسئلہ ۴۰۔ سیانی لڑکی کو جوان مرد سے قرآن مجید یا کتاب پڑھوانا نہ چاہیئے۔

مسئلہ ۴۱۔ لکھے ہوئے کاغذ کا ادب ضروری ہے ویسے ہی نہ پھینک دینا چاہیئے۔ جو خط ردی ہو جائے یا پنساری کے گھر سے دوا کاغذ میں بندھی ہوئی آوے اور وہ دوا سے خالی کر لیا جاوے تو ایسے کاغذوں کو یا تو کہیں حفاظت سے رکھ دو یا ان کو آگ میں جلا دیا کرو اسی طرح جو لکھا ہوا کاغذ راستہ میں پڑا ہوا ملے اور کسی کے کام کا نہ ہو اسکو بھی اٹھا کر رکھ دیا کرو۔ یا جلا دیا کرو۔

مسئلہ ۴۲۔ دسترخوان میں روٹی کے جو ریزے رہ جاتے ہیں انکو ایسی ویسی جگہ مت جھاڑ دیا کرو بلکہ کسی علیحدہ جگہ جہاں پاؤں نہ پہنچے وہاں جھاڑ دیا کرو۔

مسئلہ ۴۳۔ اگر کوئی خط لکھ رہا ہو تو اسکے پاس بیٹھ کر اسکا خط پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۴۴۔ اگر کسی کے نیچے کے آدھے دھڑ میں زخم یا دانے ہوں اور پانی پہنچنے سے نقصان ہو اور اسکو نہانے کی ضرورت ہو اور نہانے میں اسکو بچا نہ سکے تو تیمم کرنا درست ہے۔

مسئلہ ۴۵۔ جاہلوں میں مشہور ہے کہ تسبیح پھیرنا اس طرح سیدھا ہے اور اس طرح الٹا ہے یہ سب واہیات ہے اصل مطلب گننے سے ہے جس طرح چاہو پھیرو۔

مسئلہ ۴۶۔ درود شریف بے وضو اور بے غسل اور حیض و نفاس کی حالت میں بھی پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ ۴۷۔ لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا منع ہے۔

مسئلہ ۴۸۔ برا نام رکھنا منع ہے اچھا نام رکھے تو نبیوں کے نام پر نام رکھے یا اللہ کے ناموں میں سے کسی نام پر لفظ عبد بڑھا دے جیسے عبداللہ۔ عبدالرحمن۔ عبدالباری۔ عبدالقدوس عبدالفتاح۔ یا اور کوئی نام کسی عالم سے رکھوا لے

مسئلہ ۴۹۔ جاہل عورتوں میں مشہور ہے کہ نماز پڑھ کر جانماز کو الٹ دو نہیں تو اس پر شیطان نماز پڑھتا ہے یہ بات محض غلط ہے۔

مسئلہ ۵۰۔ جاہل سمجھتے ہیں کہ عورت اگر زچہ خانہ میں مر جائے تو بھوتنی ہو جاتی ہے یہ بالکل غلط عقیدہ ہے بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایسی عورت شہید ہوتی ہے۔

Download more beautiful books plz visit http://pdfbooksfree.blogspot.com

مسئلہ ۵۱۔ جاہل کہتے ہیں کہ عورت مرجاوے تو اسکا خاوند جنازے کا پایا بھی نہ پکڑے یہ بالکل غلط ہے بلکہ اگر وہ ... تو کچھ ڈر نہیں۔

مسئلہ ۵۲۔ اگر عورت مرجاوے اور اسکے پیٹ میں بچہ زندہ معلوم ہو تو اسکا پیٹ چاک کرکے نکال لینا چاہیئے۔ ایک عالم ... نے ایسی جہالت کی کہ اس عورت کے نہلاتے وقت بچہ پیدا ہونے کی نشانیاں معلوم ہوئیں تو عورتوں نے کہا جلدی کرو ... معلوم کیا ہوجاوے گا غرض اسکو جلدی جلدی کفنا کرلے گئے جب قبر میں رکھا تو کفن کے اندر بچے کے گرنے کی حرکت معلوم ہوئی۔ افسوس ہے کہ کسی نے کفن کھول کر بھی نہ دیکھا فوراً قبر پر تختے رکھ کر مٹی ڈالدی افسوس ہے عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی کیسی جہالت آگئی ہے یہ ساری خرابی دین کا علم نہ ہونے کی ہے۔

مسئلہ ۵۳۔ یہ جاہلوں میں مشہور ہے کہ اگر خاوند نامرد ہو تو اُس سے نکاح ہی درست نہیں ہوتا اور بیوی اس سے پردہ کرے یہ بالکل غلط بات ہے۔

مسئلہ ۵۴۔ فال نکالنا، نام نکالنا چاہے بدھنی پر ہو چاہے جوتی پر یا اور کسی طرح بہت گناہ ہے۔

مسئلہ ۵۵۔ عورتوں میں السلام علیکم کہنے کا اور مصافحہ کرنے کا رواج نہیں ہے یہ دونوں باتیں ثواب کی ہیں ان کو پھیلانا چاہیئے۔

مسئلہ ۵۶۔ جہاں مہمان جاو کسی فقیر وغیرہ کو روٹی بے حکم مت دو۔

مسئلہ ۵۷۔ بعضے جاہلوں کا دستور ہے کہ جس روز گھر سے بونے کے واسطے اناج نکلتا ہے اس روز دانے نہیں بھنجاتے ایسا اعتقاد بالکل گناہ ہے چھوڑنا چاہیئے۔

اضافہ از جانب مولوی محمد رشید صاحب مدرس جامع العلوم کان پور

مسئلہ ۱۔ ہر جانور کا پتہ اسکے پیشاب کے برابر ناپاک ہے اور جگالی میں جو نکلتا ہے وہ اسکے پاخانہ کے برابر ناپاک ہے۔

مسئلہ ۲۔ قرآن مجید اور سیپارے جب ایسے بوسیدہ ہوجائیں کہ ان میں پڑھا نہ جاسکے یا اس قدر زیادہ غلط لکھے ہوئے ہوں کہ ان کا صحیح کرنا مشکل ہو تو ان کو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر ایسی جگہ دفن کردے جو پیروں تلے نہ آوے اور اس طرح دفن کرے کہ اسکے اوپر مٹی نہ پڑے یعنی یا تو بغلی قبر کی طرح کھود کر بغل میں دفن کردے یا اس پر کوئی تختہ وغیرہ رکھ کر مٹی ڈال دے۔

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ

نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

لڑکیوں اور عورتوں کو

اس آیت کے مضمون پر عمل کرنیکا طریقہ بتلانے کے لیے یہ رسالہ مسمّٰی بہ

اصلی بہشتی زیور مکمل اشرفی عکسی

حصہ ششم ٦

اور اس کے مجموعہ حصص میں مستورات کی تمام ضروریات، عقائد و مسائل اخلاق و ادب، معاشرت اور تربیت اولاد وغیرہ مذکور ہیں

مصنفہ: حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

جسیم بک ڈپو

۴۰۱، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶